اوم شری گنیش آئینمہ

نیوگ آدی بیبھچار کھنڈن

المعروف

سناتن پتی برت دھرم منڈن

مولفہ

ٹھاکر داس وکیل چیف کورٹ پنجاب مقیم

ہوشیارپور

لالہ دیوراج مرواہ کی اہتمام سے سرین پریس ہوشیارپور میں چھپا

بار اول ۵۰۰ جلد قیمت ۴؍

سمرپن

سناتن پتی برت دھرم کے کرم سے پالن کرنیوالی۔ اپنے پتی کو ہی پوجیہ۔
اشٹر ادیکھ استہان سمجھنے والی۔ پتی کے جیتے یا مرے۔ اوسکی مریادا کو
نہ توڑنے والی۔ پتی برتا استریوں کی سیوا میں مولف اپنی ودّلی
بھاونا سے اس رسالہ کو ارپن کرتا ہے ❖

مولف

سوچنا

جلدی کے سبب اس رسالہ میں بعض جگہ الفاظ اور عبارت غلط چھپ گئی ہو
اس لیئے آخیر پر ایک صحت نامہ لکھدیا گیا ہو۔ ناظرین اس رسالہ کو پڑھنے
سے پیشتر اغلاط کو مطابق صحت نامہ مذکور درست کرلیں تاکہ مولف کی
ٹھیک آشا رسالہ کی عبارت سے معلوم ہوسکے ❖

مولف

نیوگ

آریہ سماج کی پیدائش سے پہلے جس کو قریباً عرصہ پچیس (۲۵) سال کا گذرتا ہے۔ **نیوگ** کے لفظ سے شاذ و نادر ہی عام لوگ واقف تھے۔ اور اس کے معانی اور مفہوم سے کثیر التعداد عامہ خلائق نا آشنا تھی۔ **باوا دیانند** کے آریہ سماج نامی مت اختراع کرنے پر لفظ **نیوگ** بھی ایک عجوبہ پن کو ساتھ لئے ہوئے عامہ خلائق کی دلچسپی کا موجب بنا۔ اول ہی اول جبکہ سماجی لیکچراروں نے **نیوگ** کا آشاعوام پر ظاہر کیا تو اکثر اشخاص نے اس کو **بدھوا لواہ** یا **پنر لواہ** (ازدواج ثانی) کا مترادف سمجھ کر من سمجھوتی کرنی شروع کی۔

دیانند کے اس نئے پنتھ کے پرچار کرنے سے پیشتر بھی چند مصلحان قوم نے بیوگان کی حالت کی طرف قوم کی توجہ کو کھینچا تھا۔ اسی لئے عوام نے بادی النظر میں دیانند کو بھی نئی روشنی کی شعاع کا مشعلچی سمجھ کر بدھوا لواہ کا پرچارک جانا۔

عوام کا **باوا دیانند** کی بنائی ہوئی پستکوں کا پڑھنا یا اون سے واقف ہو کر کسی نتیجہ پر پہنچنا تو ایک طرف خواندہ اشخاص نے بھی اون سے واقفیت حاصل کرنے کی کوشش کو لا یعنی خیال کیا۔ بھیڑ چال کے طور پر ایک دوسرے کے پیچھے ہاں میں ہاں ملا کر سماجی بن بیٹھے۔ کسی نے اپنے دھارمک پستکوں سے دیانند کے پرچار کردہ مسایل کو جانچنے اور محک امتحان پر پرکھنے کی تکلیف گوارا نہ کی۔ اب تک بھی ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ آریہ سماج کے ممبران کا کافی حصہ **باواجی** کی تحریرات سے محض اُمّی ہے پھر آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ عوام کو دیانند کی مذہبی عقائد اور اخلاقی تعلیم کا کس طرح پتہ لگ سکتا تھا۔

جبکہ ہندو سوسائٹی نے بذریعہ انعقاد سناتن دھرم سبھاؤں کے آریہ سماجی مسایل کی تردید شروع کی اور سماجک پستکوں سے دیانند کے اصلی عقاید اور اخلاقی

تعلیم کا سُراغ نکال کر عوام میں پرکاش کرنے کا بیڑہ اوٹھایا۔ ایسے وقت میں پبلک کو بھی اون کی نسبت بحث مباحثہ کرنے اور حق و باطل کی تحقیقات کا موقعہ ملا۔ اب پتہ لگا کہ **نیوگ** کیا بلا ہے۔ نہ یہ بدھوا بواہ ہے نہ پنر بواہ۔ اگر اہل اسلام کے شرعی مسئلہ کے لفظوں میں اس کو مُتعہ (سفری شادی) کہو تو کسیقدر عقل چکر اسنے سے بند ہو جائیگی۔

نیوگ ایک استری کا اپنے خاوند کے سوائے دوسرے پُرش سے اوس تعلق چندروزہ کا نام ہے۔ جو وہ اپنے اصلی خاوند کے بیمار یا ناقابل کار رجولیت یا اوس کے مرنے پر یا اپنے خاوند کے پردیس چلے جانے پر پیدا کر لیتی ہے۔ نیوگ کا یہ تعلق محض عارضی ایک یا دو اولاد کے تولد یا رفع حاجت نفسانی تک محدود ہے۔ برخلاف اس کے بدھوا بواہ یا پنر بواہ مثل شادی اول دائمی سمبندھ کا نام ہے۔ اوس سے نیوگ کو بالکل متمیز اور جدا سمجھنا چاہیے۔

باوا دیانند نے مسئلہ نیوگ کے پرچار میں ست شاستروں سے بھی کام لیا ہے۔ اور اوس کی بنیاد ویدوں سے نکالنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے یہ مسئلہ نہایت ہی توجہ کے لایق ہو گیا ہے۔ اگر ویدوں اور ست شاستروں سے نیوگ پرمانک ہے تو بلا شبہ ہندوؤں کو قابل تسلیم ہونا چاہیے۔ کیونکہ اون کے دھرم کے ماخذ وید ہیں الا اگر صرف دیانند کی ہی جودت طبع کا نمونہ اور وید و رودھ ہے تو قابل حقارت ہے۔ مسئلہ نیوگ کے کھنڈن میں بھی مثل دیگر سماجک سدھانتوں کے بہت سی تحریرات موجود ہیں۔ جن کے ذریعے ہی خواہان قوم نے اس ناپاک اور مکروہ عمل سے عوام کو نفرت دلائی ہے۔ اور دیانند کی لٹھکوں کو ویدوں اور ست شاستروں کے پرمانوں سے جھٹلایا ہے۔ الا آریہ سماجی مہاشے اب تک بھی وہی "ڈھاک کے تین پات" سمجھ کر نیوگ کو اپنا پرم پوتر اور اعلیٰ مسئلہ جانکر پرچار کرتے اور عوام کو اس کی خوبیوں پر مائل کر رہے ہیں۔ اس لئے ہم بھی بخیال ہمدردی قومی پبلک کا تھوڑا سا وقت لینا چاہتے ہیں۔

ہم نے اپنی سماجک زندگی میں اور بعد علیحدگی بھی مسئلہ نیوگ پر گہرا وچار کیا ہے اور اوس کی موید اور مخالف حوالہ جات کو غور سے پڑھا۔ اور سُنا ہے۔ آریہ سماجی

پیشواؤں اور سناتن دھرمی پنڈتوں اور ودوانوں سے اوس کے سمجھنے کے لئے کافی مدد لی ہے۔ ہم اوس محققانہ تجسس اور تفحص کا نتیجہ عوام کے سامنے پیش کرتے ہوئے ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ کہ نیوگ سے بڑھ کر غیر مہذب۔ شرمناک۔ اور گندہ مسئلہ آجتک کسی قوم کے ہادی نے پرچار نہیں کیا۔

جبکہ ہم مسئلہ نیوگ کو ہندو جاتی کی پاکدامن استریوں کے شیشۂ عصمت اور پتی برت دھرم کا چکنا چور کر دینے والا کٹھور پتھر سمجھتے ہیں تو ہمارا پرمُ دھرم تھا ایسے پتھر کو ریزہ ریزہ کرنے کے لئے ایک وزندار آہنی ہتھوڑا ہونا چاہئے۔ گو ہم جانتے ہیں۔ کہ آریہ سماجی تہذیب کے پتلے دلائل معقول اور شاستری منقول کا سیدھا اور شافی جواب دینے کے بجائے اپنے معترضوں پر بدزبانی اور ذاتی حملوں کی بوچھاڑ کو اپنا ہتھیار بنایا کرتے ہیں (جیسا کہ ہمارے "وہ سکھ ہندو ہیں" رسالے پر گھاس پارٹی کے بڑے مہاتما نے اور "وہ سناتن دھرم کا پرساد" ٹریکٹ پر ایک میاں مٹھو نے طبع آزمائی کی اور ہمکو اپنی مہربانی کا مشکور بنایا) الّا سچائی کے اظہار سے بخوف ایسی لچر مخالفت کے کنارہ کشی کرنا انسانیت سے بعید ہے۔ اور ہندو قوم کو آریہ سماجی مایا روپی جال سے نکالنے کے لئے کوشش کرنا خواہ اپنی جان۔ جسم۔ مال اور عزت کو خطرہ میں ڈال کر ہی کیوں نہ ہو۔ ہمارے خیال میں ایک حق بجانب کوشش اور فرض انسانی کا ادا کرنا ہے۔ اور اس سے گریز کرنا پاپ ہے۔

ہمکو چند ایسے آریہ سماجی صاحبان سے بھی واسطہ پڑا ہے جو مسئلہ نیوگ کو ہماری طرح سے جائیز اور مناسب خیال نہیں کرتے۔ بلکہ بعض دیگر امور میں بھی آریہ سماج کے عقائد سے اختلاف رکھتے ہیں۔ الّا باوجود اس کے آریہ سماج سے علیحدگی کو عار سمجھتے ہیں۔ اور ظاہرداری کی شبکی اور انگشت نمائی جانکر جبراً قہراً شامل رہتے ہیں۔ ہمارے خیال میں وہ آریہ سماج کے سچے ممبر کہلانے کا حق نہیں رکھتے۔ بلکہ اپنی ضمیر کُشی کرتے ہوئے دیگر بھائیوں کے لئے نیک مثال نہیں بنتے۔ ہم ایسے آدمی کو جو کسی سوسائیٹی کا ممبر ہو کر سچے دل سے اوس کے اصول اور فروع کا ماننے اور عمل کرنے والا ہو انسان سمجھتے ہیں۔ الّا اس سے مخالف طریقہ اور چلن والا نہ صرف درجہ انسانی سے گرا ہوا ہے۔ سچ مچ ریاکاری کا نمونہ اپنی قوم۔ آتما اور پرماتما کو دھوکہ دیتا ہوا پاپ بھاگی بنتا ہے۔ ایسے اصحاب کا

علیحدہ ہوجانا اونکی نیک نیتی اور سچائی کا ثبوت ہے۔ اور آتم گھات پاپ
سے رہائی پاکر دنیا اور پرماتما کے سامنے سرخروئی کا موجب ہے ؛

ہندو قوم کا داس
ٹھاکرداس

رسالہ

اس رسالہ میں نیوگ آدی بھوچار کا کھنڈن کرکے ست سناتن پتی برت دھرم کا منڈن کیا گیا ہے۔ نیوگ کا مسئلہ باوادیانند کی پستک ستیارتھ پرکاش میں بصفحہ ۱۱۳ لغایت ۱۲۲ درج ہے۔ اور سوال وجواب کے سلسلہ سے نیوگ پر بحث کی گئی ہے۔ خود ہی سوال اوٹھا کر اوس کا جواب دیا ہے۔ ہم دیانند کی تحریر کو لفظ بلفظ نقل کرکے اوس پر بحث کرینگے۔

چونکہ باواجی نے مسئلہ نیوگ کے ثبوت کے لئے ویدوں اور شاستروں کے پرمان (ثبوت) سنسکرت میں لکھے ہیں۔ اور اصل منتر یا اشلوک کو درج کرنے کے بدون اون کی توضیح اور تعبیر کماحقہ نہیں ہوسکتی۔ اس لئے ہمکو بھی ایسے منتر یا اشلوک سنسکرت میں درج کرنے ہونگے۔ اون کا ترجمہ اور مطلب جہانتک ہوسکیگا۔ قابل فہم پیرایہ میں لکھنے کی کوشش کیجائیگی۔ الاہم اون سندات زبان سنسکرت کو جو اپنی طرف سے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ بخیال طوالت سنسکرت میں نہیں لکھیں گے کیونکہ وہ باواجی کے پرمانوں کی نسبت کئی درجہ زیادہ ہیں۔ اون کا ترجمہ اردو اور نیز اون کا صحیح پتہ درج کرنا کافی ہوگا۔ ناظرین اون کے لئے

اصل کُتب کی طرف بشرط ضرورت رجوع کر سکتے ہیں۔
باوادیانند کی کتاب ستیارتھ پرکاش کی عبارت نقل کرتے ہوئے ابتدا میں لفظ دیانند کا واسطے تمیز کے دیا جائیگا۔ اور ایک جگہ صرف اوسیقدر حصہ اوسکی عبارت کا نقل کیا جائیگا۔ جو کسی جملہ یا مضمون کا خاتمہ یا حصہ ہوسکے اور اس کے نیچے تردید کی عبارت شروع ہوگی۔ اور تردیدی عبارت کے شروع میں لفظ محقق کا لکھا جائیگا۔ ایسی کُل تحریر مولف کی طرف سے سمجھنی چاہئیے۔
ستیارتھ پرکاش نامی اصل پستک ہندی بھاشا میں ہے۔ اور اوس کا ترجمہ بزبان اُردو آریہ سماج کی طرف سے شائع ہوچکا ہے۔ چونکہ ہندی بھاشا کے الفاظ کو عام اُردو خواں بخوبی نہیں سمجھ سکتے۔ اس لئے ہم ستیارتھ پرکاش کی عبارت کو اس آریہ سماج کی ہی اُردو کتاب سے نقل کریں گے ۔ جہانتک کہ یہ ترجمہ اصل سے مطابق ہو اگر ناظرین ہمارے رسالہ کی مندرجہ عبارت کو جو ہم منجانب باوادیانند موسوم کرینگے۔ غیر فرضی ہونے کے لئے امتحان کرنا چاہیں تو وہ مستند اردو ترجمہ ستیارتھ پرکاش مطبوعہ منجانب آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے صفحہ ۱۴۵ لغایتہ ۱۵۶ سے میلان کر سکتے ہیں۔
آجکل عوام کی طبیعت مذہبی اور اخلاقی تحریرات سے ایسی اوچاٹ ہو رہی ہے کہ اول تو اون کو دیکھنے اور پڑھنے کی تکلیف ہی نہیں اوٹھاتے۔ اگر بعض اون پر اپنا وقت دینے کو تیار ہی ہوتے ہیں۔ تو دنیاوی مصروفیت کے سبب ایسی تحریرات کو سرسری نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور ورق گردانی کرکے کتاب یا رسالہ پڑھ لیا۔ جانکر اپنے دل کو خوش کر لیتے ہیں۔ حق و باطل کی تمیز کرنے کے لئے ناظرین کا فرض ہے۔ کہ اس رسالہ کو شروع سے آخیر تک پڑھیں۔ نہ صرف پڑھیں۔ بلکہ سندات اور دلائل مندرجہ پر پوری توجہ اور فکر سے کام لیکر اپنا وقت لگاتے ہوئے فیصلہ کریں۔ ہمنے باوادیانند کی کتاب میں سے مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر ایک مسئلہ پر بالفعل بحث کی ہے۔ جس سے ناظرین نتیجہ نکال سکیں گے۔ کہ باواجی کی باقی تحریر بھی ایسی ہی کیفیت اور حیثیت سے بڑھ کر نہیں ہو سکتی

مولف

مضمون

دیانند۔ سوال ۱۔ عورت اور مرد کے بہت بواہ ہونے جائیز ہیں یا نہیں۔

جواب۔ ایک وقت میں نہیں۔

سوال ۲۔ کیا مختلف وقتوں میں ایک سے زیادہ بواہ ہونے چاہئیں۔

جواب۔ ہاں جیسے (منو ادھیائے ۹۔ اشلوک نمبر ۱۷۶)

या स्त्री त्वक्षतयोनिः स्याद्गत प्रत्यागताऽपि वा ।
पौनर्भवेन भर्त्रा सा पुनः संस्कारमर्हति ॥

ترجمہ۔ جب عورت یا مرد کا پانی گرہن یعنی سنسکار ہوا ہو اور میل نہ ہوا ہو یعنے جو اکھشت یونی (باکرہ) استری اور اکھشت ویرج مرد ہو۔ اونکا دوسری عورت یا مرد کے ساتھ پنر بواہ ہونا چاہئے۔ الّا برہمن۔ کھشتری۔ اور ویش ورنوں میں کھشت یونی عورت اور کھشت ویرج مرد کا پنر بواہ نہ ہونا چاہئے

تحقیق۔ باواجی لکھتے ہیں کہ منوسمرتی کے اشلوک مندرجہ بالا کے حوالہ سے بحالات مندرجہ اشلوک مذکور مرد یا عورت کا ازدواج ثانی ہو سکتا ہے۔ الّا واضح رہے کہ منو مہاراج دو جون میں۔ ازدواج ثانی بیوگان یا نیوگ کے حق میں نہ تھے اور نہ ہی انہوں نے حالات بالا میں پنر بواہ کی اجازت دی ہے۔ اس اشلوک کا محل وقوع اور مطلب کچھ اور ہی ہے۔ جو کہ ہم ابھی ناظرین پر ظاہر کریں گے۔ الا جب تک کہ ہم یہ نہ بتلا دیویں کہ باواجی نے اس اشلوک کی تحریر میں کیا کارسازی کی ہے۔ تب تک آپ کو کچھ لطف نہ آئیگا۔

ناظرین اشلوک محولہ بالا کے ابتدا کے شبد (**या स्त्री तु**) یا استری تو باواجی نے لکھے ہیں۔ آپ ذرہ منوسمرتی نکال کر دیکھئے تو اوسجگہ آپ (**सा चेद्**) ساچید لکھا پائیں گے۔ باواجی کے الفاظ تبدیل کردہ کا ترجمہ "جس استری کا" ہے اور اصل منوسمرتی کے ابتدائی الفاظ کا ترجمہ "وہ اگر" ہے۔

باواجی نے ان الفاظ کو اس مدعا سے تبدیل کر دیا ہے کہ ایک عام حکم بدھوا بواہ کا باکرہ استری کی صورت میں منو مہاراج کیطرف سے ظاہر کرکے پبلک میں پرچار

کریں۔ الّا منوسمرتی کے الفاظ سے یہ مُراد حاصل نہیں ہو سکتی تھی۔ جسکا ترجمہ "وہ اگرہ" ہے۔ کیونکہ وہ کا لفظ کسی پہلے بیان شدہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ دراصل منوسمرتی کا یہ اشلوک اپنے پہلے اشلوک نمبر ١٧٥ کے ساتھ قطعہ بند یا اکٹھا ارتھ کیا جا سکتا ہے۔ جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے ؛

ترجمہ۔ جو خاوند سے چھوڑی گئی۔ بدھوا۔ اپنی اِچھیا سے دوسرے پتی کی استری بنکر پوتر کو پیدا کرے اوس پوتر کا نام پوشر بھو (पौन र्भव) پوتر ہے۔ اور پھر اگلے اشلوک نمبر ١٧٦ میں لکھا ہے کہ وہ اگر (یعنے ویسی استری جو خاوند سے چھوڑی گئی یا بیوہ) اکرہ ہو تو اوس کا پوشر بھو نامی آدمی سے بیاہ ہو سکتا ہے۔ یعنے اوس کا ایسے پُرش سے بیاہ ہو سکتا ہے جو بحالات مندرجہ اشلوک نمبر ١٧٥ کسی خاوند سے چھوڑی ہوئی یا بیوہ نے اپنی مرضی سے دوسرے انسان سے پیدا کیا ہو۔ گویا منو مہاراج نے ایک قسم کے بیٹے کا بیان اشلوک نمبر ١٧٥ میں کیا ہے۔ اور اس کا نام بھی دیا ہے۔ جو بمقابلہ صلبی پسر کے ایک حرامی لڑکا ہے۔ اور اشلوک نمبر ١٧٦ میں اوس حرامی بچے کی شادی کو ایک بیوہ یا اصلی خاوند سے چھوڑی ہوئی استری سے بشرطیکہ وہ اکرہ ہو اجازت دی ہے۔ اور صریح لفظ میں لکھا ہے۔ اوسکی پوشر بھو نامی آدمی سے شادی ہو۔ الّا منو مہاراج نے اصلی اور جائیز اولاد کی شادی کو ہرگز اس اشلوک میں بیوہ یا چھوڑی ہوئی استری سے جائیز قرار نہیں دیا ہے۔ خواہ وہ اکرہ ہی کیوں نہ ہو ہاں جسطرح سے کہ پاوادیانند نے منوسمرتی کے الفاظ تبدیل کرکے آریہ سماجیوں کے اوپکار کے لئے عام حکم لکھا ہے وہ اون کو مبارک رہے۔ الّا ہندو جاتی صحیح النسب اولاد کے لئے ایسی شادی مکروہ اور خلاف احکام ست شاستروں کے ہی بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ پوشر بھو لفظ مندرجہ اشلوک نمبر ١٧٦ سے مراد دوسرا خاوند کیوں نہ لیجاوے۔ اس کا جواب صریح ہے۔ منو مہاراج نے اس محل پر ١٢ قسم کے پوتر بیان کئے ہیں۔ ملاحظہ ہو اشلوک نمبر ١٥٩ و نمبر ١٦٠ ادھیاے ٩ منوسمرتی۔ اور چھٹویں قسم کے پوتر کا نام اشلوک نمبر ١٦٠ میں پوشر بھو لکھا ہے اور اشلوک نمبر ١٧٨ تک ان ہی بارہ قسم کے پوتروں کی ادتپتی اور تعریف لکھی ہے

اس لئے اشلوک نمبر ۱۷۶ میں اوسی پونر بہو پوتر کی شادی کا ذکر ہو سکتا ہے نہ کہ عام آدمیوں کی نسبت اور جبکہ اشلوک نمبر ۱۷۵ میں پونر بہو کی اوتپتی کا ذکر درج ہے تو کون عقلمند خیال کر سکتا ہے کہ اوس کے اگلے اشلوک نمبر ۱۷۶ میں اوسی پونر بہو کی شادی کا ذکر نہیں ہے۔ اس لئے ایسا اعتراض فضول ہے۔ کیونکہ منو جیسے وِدوان کی تحریر پرکرن وِرودھ یا خلاف سلسلہ نہیں ہو سکتی۔

ناظرین سوئے ہوئے کو جگانا بن سکتا ہے۔ الّا جو آدمی خود ہی جاگتا ہوا دکھاوے کیلئے کھسیانا ہو کر سو جاوے۔ اوسکو اوٹھانے کی کوشش کرنا۔ لاحاصل ہے۔ لیجئے ہم آپ کو خود دیانند کی ہی تحریری شہادت اس بارہ میں دیتے ہیں۔ باواجی نے اپنے پہلے ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۱۴۰ پر اسی اشلوک کو درج کیا ہے۔ وہاں الفاظ بھی کوئی تبدیل شدہ نہیں ہے اور اس کا ترجمہ خود مہاراج جی نے ایسا ہی کیا ہے۔ جو ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

"جو استری اکشت یونی ارتھات بواہ تھا جانے آنے ماتر بیوہار تو ہوا ہو پرنتو پُرش سے سماگم نہ بھیا ہو پونر بہو پُرش ارتھات بدہوا کے سنوگ سے جو اوتپن بھیا ہو وے اوس کے ساتھ اوس بدہوا کا بواہ بھی ہونا اوچت ہے"

اس پہلی ستیارتھ پرکاش میں باواجی نے دوجوں کے واسطے کسی حالت میں بھی پنر بواہ جائز نہیں لکھا۔ بلکہ صریح لکھا ہے کہ نہیں ہونا چاہئے۔ الّا دوسری طبع ستیارتھ پرکاش کے وقت اپنی امّت تے خوش کرنے کیلئے بال بدہوا کا ازدواج ثانی بھی لکھدیا اور ثبوت کے لئے منوسمرتی کے الفاظ تبدیل کرکے ایک اشلوک بھی لکھدیا۔

منو مہاراج نے نہ صرف سرلشٹ اور برن آشرم والے پُرشوں کے دھرم اپنی پُستک میں لکھے ہیں۔ بلکہ برن سنکروں اور انتجوں تک کے بھی دھرم وئے ہیں۔ نہ معلوم باوادیانند جی نے کس خیال سے بدہوا استری سے پیدا شدہ حرامی بچے کا دھرم آدیہ مہاشوں کے لئے لکھدیا۔ اور اس کی پشتی کے لئے منوسمرتی کے اصلی الفاظ بدل کر منو مہاراج جیسے آپت رشی کو بھی بدنام

کیا۔ ہاشوک باواجی کی اس پاپ کے سبب کیا دشا ہوگی۔
دوسری چال بازی جو باواجی نے اس اشلوک کے ترجمہ کرنے میں
کی ہے۔ وہ اور بھی سونے پر سوہاگے کا کام دیتی ہے۔ ناظرین باواجی
کے ترجمہ اشلوک بالا میں جن الفاظ پر ہم نے لکیر کھینچدی ہے۔ یہ الفاظ
باواجی نے اپنی طرف سے داخل کئے ہیں۔ اشلوک مذکور میں ایسے کوئی
الفاظ نہیں ہیں جنکے یہ معانی ہوں۔ باواجی کا یہ منشا، تھا کہ منو مہاراج
نے اس اشلوک کے ارتھ فرضی کرکے رنڈوے آدمیوں کو بھی دوبارہ
شادی کی کنواری عورتوں سے ممانعت کردی جاوے کیونکہ اون کے خیال
میں ایک مرد کے لئے ایک ہی استری کنواری سے شادی کرنیکا حق ہے
الّا ناظرین اس اشلوک میں کسی جگہ رنڈوے مرد کی شادی کا ذکر موجود
نہیں ہے۔ نہ ہی ایسی ممانعت ہے۔ اور ہم باواجی کے سوال نمبر ۱۲ کے تحت
اس معاملہ پر ثبوت پیش کرکے دکھائیں گے۔ کہ اونکی یہ تحریر سراسر غلط ہے
خواہ کچھ ہی ہو باواجی کی یہ تحریر آریہ سماجیوں کو ضرور ماننی چاہئیے۔ الّا ہم
تجربہ سے دیکھتے ہیں کہ آریہ سماجی ایسی تحریرات پر عامل نہیں ہیں۔
باواجی کے نام لیوا مہاشے گنو اگر مہاراج کے حکم کو سچا اور قابل قدر جانتے ہو
اور اون کی علمیت اور شاستر دانی کے لٹّو ہو تو اپنے آریہ ممبران کو آئے
دن رنڈوے ہو کر کنواری عورتوں سے شادی کرنے اور گورو جی کے خلاف
ہدایت پاپ اور ادھرم کرنے سے روکو۔ اگر وہ نہ مانیں تو اون کو کان سے
پکڑ کر آریہ سماج کی چار دیواری سے باہر کردو۔ ورنہ آپ کا دھرم دھرم پکارنا
"خود را فضیحت۔ دیگران را نصیحت" سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ اور محض
"ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور" کی مثال سے شرم کرو۔ اور
آتم گھات سے باز آؤ۔
ناظرین باواجی کے مرنے کے بعد تبدیلی الفاظ کا چرچا ہونے پر طبع سوم
ستیارتھ پرکاش کے غلط نامہ میں اور طبع چہارم ستیارتھ پرکاش میں
آریہ سماجیوں نے باواجی کی غلطی کو رفع کرکے اصلی منوسمرتی کے الفاظ تبدیل

شدہ الفاظ کی بجائے چھاپ دئے۔ الا ترجمہ وہی پہلے الفاظ کا ہی رہنے دیا۔
اون کو یہ معلوم نہ تھا کہ یہ گورو جی کی غلطی نہ تھی۔ بلکہ مہاراج جی نے ارادتاً
بیوہ عورتوں کے ازدواج ثانی کا ہوائی قلعہ بنانے کے لئے الفاظ تبدیل کئے تھے
جو اصلی منوسمرتی کے الفاظ رکھنے سے بالکل منہدم ہو گیا۔ شاید اسی خیال سے مستند
اردو ترجمہ پرتی ندھی والے میں پھر وہی باواجی کے تبدیل شدہ الفاظ یا استری تو
ہی چھاپے گئے۔ یا اون کو کوئی منوسمرتی ہی ایسے الفاظ والی باواجی کے ترکہ سے ملگئی
ہو اب تک پبلک میں پیش نہیں کئے گئے کچھ ہی ہو شاستروں کے ساتھ باواجی اور اُن
کی اُمت نہایت ہی اتیاچار (ظلم) سے کام لیکر اپنے من مانے عقاید کو ثابت کرنے
کی کوشش کر رہی ہے۔ جو نہایت ہی زبون ہے۔

دیانند۔ سوال ۱۳۴۔ پنر بواہ میں کیا نقص ہے۔

جواب پہلا۔ عورت و مرد میں محبت کا کم ہونا۔ کیونکہ جب چاہے تب مرد کو عورت اور
عورت کو مرد چھوڑ کر دوسرے کے ساتھ تعلق کر لے

دوسرا۔ جب عورت اپنے خاوند کے مرنے پر یا مرد اپنی عورت کے مرنے کے پیچھے
دوسرا بیاہ کرنا چاہیں۔ تب پہلی عورت کے یا پہلے خاوند کی جائداد کو اوڑا لیجانا اور اس
کے کنبے والوں کا اون سے جھگڑا کرنا۔

تیسرا۔ بہت سے اچھے خاندانوں کا نام و نشان ہی مٹ کر اونکی جائداد کا برباد ہو جانا

چہارم۔ پتی برت اور استری برت دھرموں کا برباد ہو جانا۔

اس قسم کے نقصوں کے سبب دوجوں میں پنر لواہ یا ایک سے زیادہ بواہ
کبھی نہ ہونے چاہئیں۔

(تحقیق) باواجی نے جو نقص پنر لواہ کے متعلق دوجوں کی صورت میں دکھائی
ہیں۔ کیا یہ شودروں میں پیدا نہیں ہو سکتے۔ اگر ہو سکتے ہیں تو اون میں بھی
انہی نقائص کے باعث پنر لواہ ناجائز ہونا چاہئے تھا۔ جبکہ آریہ سماج کے عقیدہ کے
مطابق چاروں ورن کیواسطے دھرم ایک جیسا ہے اور وید کے احکام یکساں
ہیں۔ تو پھر اس بارہ میں کیوں اختلاف کیا گیا۔ اس معمہ کا حل بھی آریہ سماجی صاحبان
ضرور کریں +

باواجی نے اپنی طبعزاد ان ینر بواہ کے نقاص پر کوئی پرمان نہیں دیا ہے۔ اور ساتھ ہی اپنی پہلی تحریر کو بھی بھول گئے۔ جبکہ اونہوں نے یہ لکھا ہے۔ کہ باکرہ عورت اور اکھشت ویرج مرد کا جو بدہوا یا رنڈوا ہو وہ جوں میں بھی ینر بواہ ہونا چاہئے۔ اب معاً اوس کے بعد لکھدیا کہ مندرجہ بالا چار نقاص کے سبب دوجوں میں ازدواج ثانی کبھی نہ ہونا چاہئے۔ تو پس گرو جی کی کونسی تحریر قابل حصر سمجھی جاوے۔ کیا ایسے ہی مہا تما اچارج کی پدوی کے بھاگی ہیں۔

باواجی نے جو نقص ینر بواہ کے عدم جواز کے لئے دئے ہیں۔ اون کے مسئلہ نیوگ میں ایسے نقص ہزار درجہ زیادہ موجود ہیں۔ مثلاً پہلے خاوند کو چھوڑکر دوسرے سے تعلق کر لینا۔ یا پتی برت دھرم کا نشٹ ہو جانا۔ جبکہ باواجی نیوگ کی صورت میں استری کو خود اجازت دیتے ہیں۔ کہ یکے بعد دیگرے گیارہ خاوند تک کرتی چلی جاوے۔ گویا نئے سے نیا تعلق پیدا کرے تو پھر ایسے نقص بدہوا بواہ کے ہی سر کیوں مڑھے گئے۔ نیوگ کی شرط سے تو پتی برت دھرم کو مہاراج جی نے بھاڑ میں جھونک دیا ہے۔ نہ معلوم پھر کیوں ایسی تحریر ہوئی۔ باواجی کی یہ تحریر ضرور قابل قدر ہے۔ کہ دوسرے پرش سے ازدواج ثانی (جس کا نتیجہ دوسرے پرش سے سماگم ہے) سے پتی پرت دھرم نشٹ ہو جاتا ہے۔

ناظرین یہی وجہ ہے کہ ہم نے محض پتی برت دھرم کی رکھشا کے لئے ہی باواجی کے مسئلہ نیوگ کو جھٹلانے کا پرن کیا ہے۔ کیونکہ نیوگ میں بھی استری کو پر پرش سیون روپی پاپ کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ فعل نہایت ہی مکروہ اور شرمناک ہے اور اس سے شریف خاندانوں کی آبروریزی اور حمیت انسانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ جبکہ باواجی نے ینر بواہ میں اس نقص کو محسوس کر لیا تو کیا وجہ ہے کہ نیوگ میں اس کو نہ دیکھ سکے

ناظرین۔ باواجی کا بیان کردہ نقص نمبر ۲ و نمبر ۳ محض بچوں کا سا خیال ہے جس پر ختم آپکا وقت نہیں لینگے۔

دیانند۔ سوال نمبر ۴۔ جب قطع نسل ہو جاوے۔ تب بھی اس کا خاندان معدوم ہو جائے گا۔ اور عورت و مرد زناکاری وغیرہ میں لگ

کر اسقاط حمل وغیرہ بہت بدفعلیاں کرینگے۔ اس لئے پُنر بیواہ ہونا اچھا ہے ؎

جواب۔ نہیں۔ نہیں۔ کیونکہ اگر عورت مرد برہمچریہ میں قایم رہنا چاہیں۔ تو کوئی بھی خرابی برپا نہوگی۔ اور اگر خاندان کے تسلسلہ کو جاری رکھنے کے لئے۔ کسی اپنی ذات والے کا لڑکا گود لیلنگی اوس سے خاندان چلے گا۔ اور زناکاری بھی نہ ہوگی۔ اور اگر برہمچریہ نہ رکھ سکیں تو نیوگ کرکے اولاد پیدا کرلیں۔

محقق۔ ناظرین۔ اب اس جگہ سے باواجی نے نیوگ کا وشئہ شروع کیا ہے پہلے صرف بدہوا بواہ کی ایک صورت میں جوازیت بحوالہ منو مہاراج ثابت کر رہے تھے۔ الّا ہرگز دوجوں کے واسطے منوسمرتی سے بدہوا بواہ ثابت کرنے میں کامیاب نہ ہوسکے۔ گو اونہوں نے اپنی امت کو خوش کرنے کے واسطے اپنی پہلے ستیارتھ پرکاش کی تحریر سے بھی اختلاف کیا۔ اور اپنے پہلے حکم کو بھی (کہ دوجوں میں بدہوا بواہ ہرگز نہونا چاہیے) منسوخ کردیا۔ اور منوسمرتی کے ادھیاے ۹۔ اشلوک نمبر ۶۷ کے الفاظ بھی تبدیل کئے اور اوس اشلوک کے ارتھ بھی من گھڑت کئے۔ الّا سچائی کی تحقیقات ہونے پر باواجی کی ساری حکمتیں طشت ازبام ہوگئیں۔ اور دوجوں کے واسطے بحوالہ منو مہاراج بدہوا بواہ جائز ثابت نہوا۔ اچھا اب باواجی کے نیوگ وشئہ پر توجہ کیجیے۔ یہی مسئلہ زیادہ تر ہماری توجہ کو کھینچنے والا ہوا ہے۔

باواجی بدہوا بواہ کی عدم ضرورت کو ثابت کرنے کے لئے لکھتے ہیں کہ بیوہ عورت برہمچریہ رکھے۔ یا اپنی ذات والیکا لڑکا گود لیلے۔ آخر اون کو بھی ہندؤں کا ذات پات کا پوتر مسئلہ کہیں نہ کہیں ماننا ہی پڑا۔ جب باواجی اور اون کے چیلے بواہ وغیرہ میں ذات پات کو جائز خیال نہیں کرتے۔ تو اس متبنے بنانے کے لئے اپنی ذات والے کا لڑکا ہی کیوں جائز سمجھا گیا۔ خیر آمدم برسر مطلب۔ باواجی کی اس تحریر سے ہمکو اتفاق ہے کہ بیوہ برہمچریہ رکھے۔ یا لڑکا گود لیکر کار برآری کرے۔ اون کی یہ تحریر ست شاستروں کے عین مطابق ہے۔ الّا اون کی تحریر کا آخری حصہ کہ "اگر برہمچریہ نہ رکھ سکے تو نیوگ

کریگے" کسی شاستر سے پرمانک نہیں ہے۔ بلکہ باواجی کا خود اختراع کردہ ہے۔ ورنہ ضرور اس وشہ پر کوئی پرمان یا حوالہ کسی ست شاستر کا دیتے۔ جیساکہ دیگر امورات پر دئے ہیں۔ اور جہانتک ہوسکا ہے۔ پورا یا ادھورا۔ چوتھا حصہ بے محل اور بے موقعہ اشلوک کتر بیونت کرکے بھی اپنے مطالب کو سدھ کرنے کے لئے لکھے ہیں۔ الا اس اہم مسئلہ پر جہاں سے کہ نیوگ کی بنیاد پڑتی تھی۔ کوئی سند نہ لکھ سکے۔ جس سے صریح ظاہر ہے کہ باواجی کی اس تحریر کوئی پرمان ویدیا شاستر کا نہیں ہے۔ اب ہم اون کے پس ماندگان کو دعوے سے کہتے ہیں۔ کہ اگر کوئی سند اس وشہ پر آپ کے پاس دھری دھرائی موجود ہو تو پیش کریں۔

ناظرین بر ہمچریہ کا سیون یا متبنے گود لینا یہ ہر دو علاج بیوہ عورتوں کے لئے بھوچار اور لاولدی کے دور کرنے کے لئے ست شاستروں میں بیان ہوئے ہیں۔ اب آپ خیال کرسکتے ہیں کہ یہ تیسرا نیوگی نسخہ کس مرض کی دوا ہے۔ صریح ظاہر ہے۔ کہ باواجی نے لذات نفسانی کے پورا کرنے کے لئے یہ ایک تجویز نکالی ہے جسکی شاستروں میں نندا موجود ہے۔ باواجی نے یہ بھی لکھدیا ہے کہ استری نیوگ کرکے اولاد پیدا کرے۔ اولاد کا نیوگ سے پیدا ہوجانا کوئی یقینی امر نہیں ہے۔ کیونکہ ہر روز کے تجربہ اور مشاہدے سے یہ بات ظاہر ہے کہ ہزاروں لاکھوں آدمی شادی شدہ سالہا سال تک اپنی دھرم پتنیوں سے سمبندھ رکھتے ہوئے بھی اولاد سے محروم رہتے ہیں یہ کارخانہ قدرت ہے۔ کسی کا اجارہ نہیں ہے۔ تو پھر خیال کیجئے۔ کہ جو بدہوا یا میدہ اولاد دوسرے پرشوں سے سمبھوگ کریگی اور اولاد بھی نہ ہوگی تو اوسکی یہ حالت زناکاری اور شہوت پرستی سے کسی طرح سے پاک نہیں ہوسکتی۔ جو بالکل قابل نفرت اور شرمناک ہے۔ باواجی نے ایسی غیر یقینی امر کے لئے بلا حوالہ شاستر دھرم کے نام پر بھوچار کا پرچار کردیا ہے۔ جبکہ اولاد کے واسطے یقینی اور معین علاج متبنے کرلینے کا موجود ہے تو پھر نیوگ کی تلقین کیوں ہوئی۔ صریح ظاہر ہے کہ اوس کی علت غائی شہوت پرستوں کی حاجت روائی ہے۔ جو نہایت ہی ذلیل اور مکروہ ہے اور تہذیب اور اخلاق کا اس سے ستیاناس ہوتا ہے۔ ہندو قوم کو باواجی کی اس تحریر کی موجودگی میں دیگر اقوام کے روبرو سرنگوں ہونا پڑتا ہے۔ حالانکہ ہندو قوم

کا دعوے ہے کہ ایسی مہذبانہ اور اخلاق مجسم قوم آجتک زمانہ نے پیدا نہیں کی۔
دیانند۔ سوال ۵ ۔ پنرّ بواہ اور نیوگ میں کیا فرق ہے۔
جواب۔ پہلا۔ بیاہ کرنے میں لڑکی اپنے باپ کا گھر چھوڑ خاوند کے گھر جاتی ہے اور اوس کا باپ سے زیادہ تعلق نہیں رہتا۔ مگر بیوہ عورت اوسی بیاہے خاوند کے گھر میں رہتی ہے۔ گو نیوگ ہو جاوے ؛

دوسرا۔ اوس بیاہی عورت کے لڑکے اوسی بیاہے خاوند کے وارث ہوتے ہیں۔ مگر نیکتا عورت کے لڑکے ویرج داتا کے نہ بیٹے کہلاتے ہیں۔ نہ اوسکا گوتر ہوتا ہے۔ اور نہ اوس کا اختیار اون لڑکوں پر رہتا ہے۔ بلکہ وے متوفی خاوند کے بیٹے کہلاتے ہیں۔ اوسی کا گوتر رہتا ہے۔ اوسی کی جایداد کے وارث ہوکر اوس کے گھر میں رہتے ہیں ؛

تیسرا۔ بیاہی عورت اور مرد کو باہم خدمت اور پرورش کرنی لازمی ہے۔ مگر نیکتا عورت مرد کا اس قسم کا کوئی تعلق نہیں رہتا ؛
چوتھا۔ بیاہی عورت مرد کا تعلق دونوں کی موت تک رہتا ہے۔ مگر نیوگ شدہ عورت مرد کا تعلق کاریہ کے بعد چھوٹ جاتا ہے ؛
پانچواں۔ بیاہی عورت مرد باہم گھر کے کاموں کو سرانجام دینے میں کوشش کیا کرتے ہیں۔ اور نیوگ شدہ عورت مرد اپنے اپنے گھر کے کام کیا کرتے ہیں۔
(محقق) باواجی نے اوپر پنرّ بواہ اور نیوگ کا فرق بتلایا ہے۔ اِلّا کوئی حوالہ یا سند کسی شاستر کا نہیں دیا ہے۔ کہ یہ قواعد کس جگہ سے اخذ کئے گئے۔ قواعد بھی عجیب ہیں ؛ ناظرین ہندو قوم کی حمیت ایسی تو نہیں گر گئی۔ کہ ایک بیوہ عورت اپنے خاوند کے رشتہ داروں کے سامنے اون ہی کے گھر میں دوسرے آدمی سے تعلق پیدا کرکے آنند کرے۔ کیا دو جوں میں غیرت اور حیا کا بالکل ابھاؤ دیانندجی مہاراج نے فرض کر لیا ہے۔ مہاراج جی نے موجودہ زمانہ کے اخلاق اور چلن پر بالکل دھیان نہیں دیا ہے۔ اگر کسی گشتریہ بنش کے بیر پُرش کے سامنے اس قسم کے تعلق کا ذرہ بھی شبہ پیدا ہو تو نیوگی بدوضع پر پُرش کا سر یکدم قلم کر دینے کے لئے اوس کا دہنا ہاتھ فوراً قبضہ تلوار پر پڑیگا۔ دو جاتی گھرانوں اور شریف خاندانوں میں

بدامنی اور رذیل اطوار پھیلانے کے لئے مہاراج جی نے خوب ہی طبع آزمائی کی ہے
باواجی مہاراج نے نہ معلوم کس شاستر کی شہادت پر لکھدیا کہ لڑکا ویرج داتا
کا نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ متوفی خاوند کا سمجھا جاتا اور اوسی کا گوتر ہوتا ہے۔منوسمرتی
کے ادھیا ۹۔ اشلوک نمبر ۱۸۱ سے آپ کی اس تحریر کی تردید ہوتی ہے
جس کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے ؞

ترجمہ۔ جو یہ کھشترج آدمی اور کے ویرج سے اوتپن پرسنگ سے پوتر کہے
وے جس کے ویرج سے پیدا ہوئے اوسی کے پتّر ہوتے ہیں۔

ناظرین۔ یہ کھیشترج نامی پوتر وہ ہے جو نیوگ سے پیدا ہوتا ہے۔پس منوجی
کی اس صریح تحریر کے مقابلہ میں دیانند بیچارے کا کیا شمار ہے۔کہ بلا حوالہ اس
کی کپول کلپت بات مانی جاوے۔

ناظرین۔ نیوگ کے طریقہ میں وشے بھوگ کے لالچی اور سہل انگار پرشوں کو خوب ہی
لگاوٹ دکھائی گئی ہے کہ اون کو کسی طرح سے   دوسرے کی پرورش یا خدمت
نکرنی پڑیگی۔ اور کام بھی چوکھا چل جائیگا۔ کم خرچ بالانشین کا مسئلہ صادق آتا ہے۔
باواجی نے یہ بھی لکھا ہے کہ اصلی بیاہی استری اور مرد کا تعلق موت تک رہتا ہے
اور نیوگ والوں کا صرف کام تک۔ اچھا نیوگ کا تعلق خواہ کسی حد تک مہاراج
جی قرار دیں۔ اِلّا اون کی یہ تحریر بالکل غلط ہے۔کہ اصلی بیاہ شدہ جوڑے کا تعلق
موت تک رہتا ہے۔ ہندو سناتن دہرم الویائی سرشٹی استری مرد کا تعلق
مرنے کے بعد بھی پتی لوک تک مانتے ہیں۔ اور یہی امر ست شاستروں سے پایۂ ثبوت
کو پہنچتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مرد کے مرنے کے بعد بھی استری دوسرا خاوند یا نیوگ
نہیں کرسکتی۔ ورنہ پتی برت دھرم سے پتت ہو جاتی ہے۔مفصلہ ذیل منو
کے اشلوک بطور حوالہ پیش کئے جاتے ہیں۔

ترجمہ۔ پتی لوک کی اچھیا کرنے والی بھلی استری جیتے وامرے پتی کے اپریہ
کوئی کام نہ کرے۔ ادھیائے ۵۔ اشلوک نمبر ۱۵۶۔

جس بر کو باپ دیوے یا باپ کی مرضی سے بھائی دیوے۔اوس کی جیتے جی سیوا کرے
اور پتی مرے پیچھے اوس کی مریادا کو اولنگھن نہ کرے۔ادھیا ۵۔ اشلوک نمبر ۱۵۱

باواجی نے بیوہ عورت کو اولاد پیدا کرنے کی غرض سے نیوگ کر لینے کی ہدایت کی ہے۔ الّا ہم ذیل میں چند اشلوک منوسمرتی سے دیتے ہیں جس سے اسکی پوری تردید ہو جائیگی۔

ترجمہ۔ پتی کے مرنے پر بھوچار کی بدی سے دوسرے پتی کا نام بھی نہ لیوے۔ پھل۔ مول۔ پتوں سے تھوڑا اہار کر کے جسم کو لاغر کرے۔ ادھیار ۵۔ اشلوک نمبر ۱۵۷۔ کھشما یکت سمجھ والی۔ اور پتی برتاؤں کے اوتم دھرم کو جاننے والی۔ برہمچریہ نز شتو بہت مرن پرینت رہے۔ اور جو پوترہت بھی ہو تو پوتر کیواسطے دوسرے پرش کو سیون نہ کرے۔ ادھیائے ۵۔ اشلوک نمبر ۱۵۸۔

اچھے اچار والی استری بھرتا کے مرنے پر دوسرے پُرش سے میتھن کو نہ کر کے پوتر رہت ہی سورگ کو جاتی ہے۔ جیسے وے بال برہمچاری گئے۔ ادھیار ۵۔ اشلوک نمبر ۱۶۰۔

پوتر سے سورگ کو پاویگی اس خیال سے جو استری بھوچار کرتی ہے۔ وہ اس لوک میں نندا کو پراپت ہوتی ہے۔ اور پتی لوک سے گر جاتی ہے۔ ادھیار ۵۔ اشلوک نمبر ۱۶۱ ٭

دیانند۔ سوال نمبر ۶۔ بواہ اور نیوگ کے قواعد یکساں ہیں یا مختلف۔

جواب۔ کچھ تھوڑا سا فرق ہے جس قدر کہ اوپر کہہ آئے۔ اور یہ کہ

(۶) بیاہی عورت مرد ایک خاوند اور ایک ہی عورت ملکر دس اولاد پیدا کر سکتے ہیں مگر نیوگ شدہ عورت مرد۔ دو یا چار سے زیادہ اولاد پیدا نہیں کر سکتے۔

(۷) ماسوا اس کے جیسے کنوارے اور کنواری ہی کا بیاہ ہوتا ہے۔ ویسے جسکی عورت یا مرد مر جاتا ہے۔ اون ہی کا **نیوگ** ہوتا ہے۔ کنوارے اور کنواری کا نہیں

(۸) جس طرح بیاہے عورت مرد ہمیشہ اکٹھے رہتے ہیں۔ ویسے نیوگ شدہ عورت مرد کا برتاؤ نہیں بلکہ بغیر رتودان کے وقت کے اکٹھے نہوں۔

(۹) اگر عورت اپنے لئے نیوگ کرے۔ تو جب دوسرا حمل بڑھ جائے اوس دن سے عورت مرد کا تعلق قطع ہو جاتا ہے۔ اور اگر مرد اپنے لئے نیوگ کرے تو بھی دوسرے حمل کے ٹھہرنے سے تعلق قطع ہو جاتا ہے۔ لیکن وہی نیوگ شدہ عورت دو تین سال تک

۱۱۸۔

اون لڑکوں کی پرورش کرکے نیوگ شدہ مرد کو دیدیوے ÷

محقق، ناظرین کسی وید یا ست شاستر میں نیوگ کی ودھی یا قواعد درج نہیں ہیں۔ جبکہ نیوگ ہی شاستروں سے پرمانک نہیں ہے۔ تو اوس کے لئے قواعد کیوں ہوتے۔ باواجی نے بھی اس وشئہ پر کوئی پرمان نہیں دیا جس سے عملاً اونہوں نے ظاہر کردیا ہے کہ یہ سب قواعد اون کے اپنے بنائے ہوئے ہیں۔ خیر ضرورت ایجادوں کی ماں ہے، جبکہ مہاراج نے نیوگ کا مسئلہ دوجاتی گھرانوں کے لئے رچا تھا۔ تو اون کا فرض تھا۔ اوس کے لئے ودھی بھی ایجاد کردیتے۔ اِلّا ان قواعد میں بھی کوئی طریق عملدرآمد یا ودھی موجود نہیں ہے۔ صرف خیالی اور قیاسی فرق یا حقوق درج کئے گئے ہیں ÷

بھلا باواجی اگر آپ نے کسی عورت کو نیوگ کے ذریعے اولاد پیدا کرنے کا حق دیا ہی تھا۔ تو دو یا چار اولاد پیدا کرکے پھر دوسرے پھر تیسرے کے پاس جانے کی کیوں ہدایت کی۔ اگر اوس کی آبروریزی کرنی ہی تھی تو ایک پرش سے ہی دس بچے پیدا کرالینے دیتے۔ بھلا اوس بیچاری کو نت نئے پتی کی تلاش کا مشکل کام کیوں گلے ڈالنا تھا۔ کیا وہ استری جو کئی ایک پتیوں سے بخیال پیدا کرانے اولاد کے سمبھوگ کریگی پاکدامن رہیگی۔ شرم ہے ایسے تعلیم پر !!!

باواجی نے آٹھویں فقرہ میں بیان کیا ہے۔ کہ نیوگ شدہ جوڑہ صرف رتودان کے سمے اکٹھے ہوتے ہیں۔ اور اصلی عورت مرد ہردم اکٹھے رہتے ہیں۔ کیوں مہاراج جی یہ کونسا مت ہے۔ ست شاستروں میں تو اصلی بیاہتا استری خاوند کو بھی سوائے رتودان کے سمے کے اکٹھے ہونے کا حکم نہیں ہے۔ اگر ہوں تو پاپ بھاگی ہوتے ہیں اِلّا آپ صرف نیوگ شدہ جوڑے کو ہی ایسا دھرم بتلاتے ہیں۔ اور اصلی بیاہے جوڑے کو اس سے مخالف۔ کیوں نہ ہو آپ اونیسویں صدی کے رشی ہیں ÷

نویں فقرہ کے آخیر پر باواجی کہتے ہیں۔ کہ دو تین سال تک استری لڑکے پرورش کرکے نیوگ شدہ پرش کو دیدیوے۔ حالانکہ پہلے کہہ چکے ہیں۔ کہ کاریہ کے بعد اون کا کوئی تعلق نہیں رہتا۔ اور نیز ایک دوسرے کو پرورش یا خدمت کرنا ضروری نہیں ہے۔ غرضیکہ باواجی نے ایسی ایسی بے سروپا باتوں کو لکھ کر اپنے پوتھے کی ضخامت بڑھانے کی کوشش

کی ہے۔ اور یوں تو آپ تپ تک لکھتے ہوئے بڑی طوالت سے کام لے رہے ہیں۔ الا اگر
بنظر غور دیکھا جاوے۔ تو مہاراج جی کا ستیارتھ پرکاش محض غلطیوں۔ مگر بیانیوں
اور ستی شاستروں کی ارتھوں کے انرتھ والی تحریرات سے پر ہے۔ اور اون کی امت
نے اون کو نہ معلوم کس لیاقت اور علمیت سے ختم المرسلین کی پدوی دیدی ہے۔
ناظرین آپ کو آئندہ اوراق سے باوا جی کے ویدوں اور شاستروں کی واقفیت
اور علمیت کا پورا ثبوت ملیگا۔ جہاں ہر کہ باوا جی نے شاستری ثبوت پیش کئے ہیں اور
اون کے ارتھ کر کے دکھائے ہیں۔ اون کی پریکشا کرنے میں ہم نے بھی اپنے قیمتی وقت
کا بہت سا حصہ صرف کیا ہے۔ آپ سے نویدن ہے کہ اوس حصہ کو بڑی توجہ سے
مطالعہ فرماویں ؀

دیانند۔ گویا ایک بیوہ عورت دو اولاد اپنے لئے اور دو دو دیگر چار نیوگ شدہ
مردوں کے لئے پیدا کر سکتی ہے۔ اور ایک رنڈوا مرد بھی دو اولاد اپنے لئے اور دو دو
دیگر چار بیوگان کے لئے پیدا کر سکتا ہے۔ اسی طرح سے ملکر دس دس اولاد پیدا کرنے
کی اجازت وید میں ہے (رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۸۵ منتر ۴۵)

इमांत्वमिन्द्र मीढ्वः सुपुत्रां सुभगां कृणु ।
दशास्यां पुत्राना धेहि पतिमेकादशं कृधि ॥

ترجمہ۔ اے ویریہ سینچنے کے قابل طاقتور مرد تو اس بیاہی عورت یا بیوہ عورتوں کو
نیک اولاد والی اور خوش نصیب کر۔ اس بیاہی عورت میں دس اولاد پیدا کر

اور گیارہواں عورت کو مان ۔ اے عورت تو بھی بیاہے مرد یا نیوگ شدہ مردوں سے
دس بچے پیدا کر اور گیارہواں خاوند کو سمجھ۔

یہ وید کا حکم ہے۔ کہ براہمن۔ کشتری۔ اور ویش ورن والی عورت اور مرد دس دس
اولاد سے زیادہ پیدا نہ کریں کیونکہ زیادہ کرنے سے اولاد کمزور۔ کم عقل۔ کم عمر ہوتی ہے۔ اور
عورت مرد بھی کمزور۔ کم عمر۔ اور بیمار ہو کر بوڑھاپے میں بہت سا دکھ پاتے ہیں۔

(محقق) باوا جی نیوگ شدہ استری کو دو اولاد اپنے لئے اور آٹھ اولاد چار دیگر
نیوگ شدہ مردوں کے لئے پیدا کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ گویا اس جگہ پانچ خاوند سے تعلق
پیدا کرنے کا اشارہ ہے۔ آگے چلکر گیارہ پتی کرنے کا بھی ایک جگہ اختیار دیں گے اور ؀

وہ بھی وید کے منتر کے حوالہ سے کیا خوب وید ہیں۔ یا باوا جی کے ارتھ ہی ریڑ کے ہیں جتنا کھینچتے جاؤ۔ بڑھتے جاتے ہیں۔

ناظرین۔ ویا نند نے اولاد پیدا کر دینے کو ایک کٹھ پتلی کا تماشہ سمجھ رکھا ہے جھٹ منگنی پٹ بیاہ۔ رات کو نیوگ۔ صبح کو لڑکا ایک نہیں دس اولاد تک پیدا ہو جاویں۔ الّا یہ نہیں سوچا کہ ان دس بچوں کے پیدا کرنے اور دو تین سال تک فی بچہ کی پرورش بھی بذمہ بیوہ مہاراج جی نے قرار دی ہے۔ تو اس طرح بیچاری عورتوں یا رنڈوے مردوں کی عمر کا کافی عرصہ قریباً ۲۵ یا ۳۰ سال نیوگ کے ہی او دھیڑ بُن میں جائیگا اور پھر اون کو ہمیشہ نئے پتی یا نئی بیوہ کی ہی تلاش اور سوچ نیوگ کے واسطے لگی رہیگی۔ واہ مہاراج جی آپ نے ہی ست سناتن ویدوں کی خوب مٹی پلید کی ہے ؛

ناظرین اب باوا جی کے ترجمہ کو دیکھیں اور امتحان کریں۔ جو اونہوں نے وید منتر محولہ بالا کو نیوگ وشئہ میں لگانے کے لئے اوپر دیا ہے۔ سب سے پہلے جبکہ منتر مذکور میں (इमाम्) اانگ کا شبد پڑا ہے۔ جو ایک بچن یعنے صیغہ واحد ہے تو کس قاعدہ صرف و نحو سے بیوہ عورتوں یا نیوگ شدہ مردوں کا اتھ جو صیغہ جمع ہے کیا جا سکتا ہے۔ باوا جی کے ترجمہ کے مطابق یہ منتر عورت یا مرد کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے۔ تو خیال کیجئے کہ اس کا متکلم یعنے کہنے والا کون ہے۔ اور کس موقعہ پر یہ منتر کہا گیا ہے۔ اگر کہو کہ ایشر اس کا متکلم ہے تو ایسا وید منتر سے نہیں نکلتا نہ ہی باوا جی ایسا لکھتے ہیں۔ اگر کہو کوئی پُرش اس کا متکلم ہے تو وہ کون ہے اوپر کے ارتھوں سے ان باتوں کا بالکل پتہ نہیں چلتا۔ اور نیز جن الفاظ پر ہم نے ترجمہ زیر بحث میں لکیر کھینچدی ہے۔ اون کا واچک کوئی شبد منتر میں نہیں ہے۔ ناظرین یہ تو مہاراج کی ارتھ شکتی ہے۔ اب ذرہ گورو جی کی سمرن شکتی (یادداشت) کا بھی ملاحظہ کیجئے۔ باوا جی نے اپنے وید آدی بھاشیہ بھومکا نامی پستک میں بھی یہی منتر بحوالہ نیوگ دیا ہے۔ اور اس جگہ اس منتر کے ارتھ حسب ذیل کئے ہیں۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۲۱۴ پستک مذکور ۔ ایشر منشوں کو آگیا دیتا ہے کہ ہے اندر پتی ایشور یہ یکت تو اس استری کو ویرج وان دیکے پوتر اور سو بھاگیہ یکت کر۔ ہے ویرج پرد۔ پتی

کے پرتی وید کی یہ آگیا ہے۔ کہ دو آہت (شادی شدہ) و انیوجت (نیوگ شدہ) استری میں دس سنتان پر ینت اوتپن کرے۔ ادہک نہیں تتھا ہے استری تو نیوگ میں گیارہ پتی تک کرے۔ ارتھات ایک تو ادسمیں بواہت اور دس پرینت نیوگ کے پتی کر ادہک نہیں۔ اس کی یہ بوستھا ہے۔ کہ بواہت پتی کے مرنے وا روگی ہونے سے دوسرے پرش وا استری کے ساتھ سنتانوں کے ابھاؤ میں نیوگ کرے۔ تتھا دوسرے کے بھی مرن وا روگی ہونے کے انتر۔ تیسرے کے ساتھ کرے۔ ایسی پرکار دس تک کرنے کی آگیا ہے۔ اسی طرح پرش بھی بیاہتا کے مرنے وا روگی ہونے پر دس بدہوا استریوں سے نیوگ کر سکتا ہے“

ناظرین۔ ایک ہی منتر ہے۔ ایک ہی ارتھ۔ کرنے والا دیانند ہے۔ ستیارتھ پرکاش کے ارتھ جو پہلے لکھے گئے اور بھومکا کے ارتھ جو اب لکھے ہیں۔ دیکھئے اور انصاف کیجئے۔ کہ ہر دو میں کس قدر اختلاف ہے۔ اس سے ناظرین کو ظاہر ہوگا۔ کہ دیانند نے ویدوں کے ارتھ کرنے میں کس قدر علمیت سے کام لیا ہے۔ دیانند کو آریہ سماجی جہاں پنڈت کہتے ہوئے پھولے جاموں میں نہیں سماتے ہیں۔ الآ باوا جی کی علمیت کا اندازہ انہی کی تحریرات سے بہتر ہو سکتا ہے (مشک آنست کہ خود ببوئید نہ کہ عطار بگوید) لیجئے۔ ذرا توجہ سے دیانند کی علمیت کا اندازہ اور امتحان کیجئے۔ وید منتر محولہ بالا میں ایک شبد ایکادشم (एकादशम्) کا پڑا ہے۔ اوس کے ارتھ دیانند نے گیارہ کئے ہیں۔ معمولی ویاکرن (صرف و نحو) جاننے والا بھی اس شبد کے ارتھ گیارہ نہیں کر سکتا۔ اگر اس منتر میں ایکادش (एकादश) کا شبد ہوتا تو بلاشبہ اوس کے ارتھ گیارہ ہو سکتے تھے۔ کیونکہ یہ شبد اکارانت کا قاعدہ ویاکرن سے بنا ہوا ہونے سے گیارہ کی تعداد کے معنے دیتا۔ الا اس منتر میں ایسا شبد ہی نہیں ہے۔ بلکہ ایکادشم ہے جو اکارانت ہے۔ جس کے ارتھ گیارھواں ہیں اس پر پانینی جی کا سوتر پرمان ہے (तस्यपूरणे डट्) جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ سنکھیا (گنتی) واچک شبدوں سے پورن ارتھ میں ڈٹ (डट्) پرتیہ (प्रत्यय) آنے سے اکارانت شبد سدھ ہوتا ہے۔ اس لئے ایکادش شبد کا گردان سے ایکادشم روپ صیغہ مفعول کا ہو جائیگا۔ جو کہ وید منتر میں موجود ہے

جس کے معنے گیارھواں کے ہیں۔ نیز ایکادشم ستمید صیغہ واحد کا ہے۔ اور یہ صفت ہے۔ اس کا موصوف اوس سے پہلا شبد وید منتر میں پتیم (पतिम्) ہے جو صریحاً صیغہ واحد کا ہے۔ اسلئے بلحاظ موصوف کے صیغہ کے بھی اس کے معنے گیارھواں ہی ہوسکتے ہیں۔ اگر بقول دیانند اس صفت کے معنے گیارہ لئے جاویں۔ تو وید منتر میں موصوف کا پاٹھ پتین۔ (पतीन्) ایسا ہونا چاہئے تھا۔ جو موجود نہیں ہے۔ اسلئے ناظرین دیانند کے ارتھ ویاکرن سے بالکل ورودھ ہیں۔ اور یہی دیانند کی علمیت کا معیار ہے ✣

آریہ سماجیو۔ کہاں پتی بِرت دھرم۔ اور کہاں ایک استری کے لئے گیارہ خصم۔ باوا جی بیچارہ تو نیوگ کا مارا پرلوک کو سدھارا۔ کیا تم کو ایسی غیر مہذبانہ اور شرمناک تعلیم پھیلاتے ہوئے ذرہ شرم نہیں آتی۔ کیسے شوک کا سمے ہے۔ کہ ایک آدمی بوجہ سخت بیماری کے چارپائی پر پڑا کراہتا ہے۔ اور اپنی مصیبت اور رنج کی گھڑیاں گن رہا ہو اودھر انیسویں صدی کے رشی اوس کی استری کو پٹی پڑھاتے ہیں کہ وہ بجائے اپنے خاوند کے بیمارداری کرنے اور اس کے رنج میں شامل ہوکر ہمدردی کرنے کے اس عرصہ میں خالی نہ بیٹھی رہے۔ بلکہ دوسرے پرشوں سے نیوگ کر کے اولاد پیدا کرتی رہے۔ تجربہ تو یہ دکھاتا ہے کہ پتی کو ذرہ دُکھ ہوتا ہے تو ہماری پتی برتا ہندو استریں دیوانہ وار اوس کی ٹہل سیوا میں اپنی جان تک نچھاور کرنے لگ جاتی ہیں۔ اور ہر وقت اسی عالم رنج و فکر میں طرح طرح کے تردد کرتی ہوتی اور منتیں مانتی ہوئی پتی کی ترقی عمر اور صحت یابی کی تگ و دو میں پڑی رہتی ہیں الا یہ آریہ مہاشوں کا ہی سنگین اور کٹھور دل ہوگا کہ ایسے وقت میں بھی استری کا اپنے پتی کو چھوڑ کر اولاد پیدا کرنے کی جرأت کرینگی۔ ہائے بھارت کے ننگ و ناموس کو دور کرنے والے پاپ کرنیچ لوگو تم کو باوا دیانند کے ایسے ایسے پرچار کس طرح بھاتے ہیں۔ ناظرین کیا آپ امید کرسکتے ہیں کہ آپ کے ویدوں میں جبکہ اون کی عظمت کے سامنے مغربی دنیا کو اپنا سر تسلیم خم کرنا پڑا ہو ایسی گندی اور بھوچار کی تعلیم ہوگی۔ ہرگز نہیں ✣

لیجئے ناظرین۔ ہم آپ کے سامنے اس منتر کے اصلی اور صحیح ارتھ آپت رشی۔
ویدوں کے بھاشہ کار شری سائناچاریہ جی مہاراج کے کئے ہوئے پیش
کرتے ہیں۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ اونہیں کیسا اوتم دھرم اوپدیش ہے۔

"ہے اندر۔ پرم ایشور یہ بھگت دیو۔ سرب سُکھ کاری پدارتھوں کی برشٹی
کرنے والے۔ اس بدھو (کنیا) کو پوتروتی اور سو بھاگیہ وتی کر۔ اس بدھو میں
دس پوتر پیدا کرنے کی شکتی دو۔ اور گیارہواں پتی ہو"

پیارے پاٹھک گن۔ یہ پرارتھنا کا منتر ہے۔ جو بواہ یگیہ کے سمے **اندر دیوتا**
سے کیجاتی ہے۔ جو سب پرکار کے سکھوں کی برشٹی کرنے والا ہے۔ اوس سے
ایسے پوتر یگیہ کے موقعہ پر یہ **ور** مانگا جاتا ہے۔ کہ وہ دیوتا کنیا کو سوبھاگیہ وتی
کرے۔ اور دس پوتر اوسمیں ہو کر گیارھواں پتی رہے۔

آخر پر باواجی نے لکھا ہے۔ کہ برہمن کھشتری۔ ویش۔ ورن کے عورت
مرد۔ دس اولاد سے اوپر پیدا نہ کریں۔ بھلا بتلائیے تو سہی کہ دو جملوں کا واپک
کونسا شبد اس منتر میں ہے۔ اور کیا شودروں کے واسطے یہ وید کا حکم ماننے
کے لائق نہیں ہے۔ یا وہ دس سے زیادہ اولاد پیدا کر کے کمزور کم عقل ہونگے معلوم
نہیں کہ کیوں بڑے بڑے لائق ڈگری یافتہ اصحاب دیانند کی ایسی ایسی غلط اور
متضاد تحریروں پر بھروسہ کر بیٹھے ہیں۔ یا تو وہ ان تحریرات کو پڑھتے ہی نہیں ہیں
یا اونمیں سے سچائی کی جانچ پڑتال کا مادہ ہی سماج کی ممبری کے بدولت جاتا رہا ہے
حق پسند آدمی کبھی بھی دیانند کی تحریرات کو باوجود ایسے ایسے نقصوں کے ماننے
کو تیار نہیں ہو سکتے۔ ہٹ دھرمی پرشو۔ ایشر کا خوف کرو اور سچائی کے معلوم ہونے پر
اپنی ضمیر کشی سے باز آؤ۔

دیانند۔ سوال نمبر ۲۔ یہ نیوگ کی بات زناکاری کی مانند نظر آتی ہے۔

جواب۔ جیسے بغیر بیاہے لوگوں کی مجامعت زناکاری ہوتی ہے۔ ویسے جو لوگ
نیوگ شدہ نہیں اون کی زناکاری کہلاتی ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ جیسے قواعد
کے مطابق بیاہ ہونے پر زناکاری نہیں کہلاتی۔ تو باقاعدہ نیوگ ہونے پر زناکاری
نہ کہی جائیگی۔ جیسے ایک کی لڑکی دوسرے کے کمار کے ساتھ شاستر کے فرمودہ طریقہ

کے مطابق بیاہ ہونے پر مجامعت میں زناکاری یا گناہ یا شرم نہیں ہوتی۔ ویسے ہی وید شاستر کے فرمان کے مطابق نیوگ میں زناکاری۔ گناہ۔ اور شرم نہ ماننی چاہیے۔

(محقق) باواجی خود ہی لکھتے ہیں کہ نیوگ کی بات زناکاری کی مانند نظر آتی ہے آپ کی قلم سے بھی حق الامر بے ساختہ نکل ہی گیا۔ آپ نے ایسا لکھ کر پھر اس زناکاری کو نیک ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہم ودیاآنندیوں کو یقین دلاتے ہیں کہ ان کے گورو کی پہلی تحریر بالکل برحق ہے۔ ودیاآنندی نیوگ سچ مچ زناکاری ہے اور مہاراج اس کو نیکی ثابت کرنے میں۔ ہرگز کامیاب نہیں ہو سکے۔

باواجی نے اپنے نیوگ کی زناکاری کو شادی شدہ جوڑے کی جائز مجامعت کے ساتھ نظیر آپیش کیا ہے۔ حالانکہ بواہ ایک ویدک سنسکار منجملہ سولہ۱۶ سنسکاروں کے ہے اور اس کے واسطے شاستروں میں جابجا ودھی موجود ہے اور اس کے لئے خاص بواہ پدھتی سوتر کاروں نے وید اور ست شاستروں کی آگیا کے مطابق تیار کر رکھی ہے۔ جس کے ذریعے ہمیشہ ہندوؤں کے بواہ سنسکار ہوتے ہیں۔ اور پانی گرہن خاص وید منتروں کے دوارا ہو کر اگنیشیر اور دیوتاؤں کے سامنے بر اور بدھو کی آئندہ زندگی کی مرحلوں کا اظہار ہو کر آپس کے قرارداد کے ذریعہ استری اور پتی کا باقاعدہ تعلق پیدا کیا جاتا ہے۔ الا باواجی نے کہیں نہ لکھا۔ کہ وہ کون سے وید منتر یا شاستر کے مطابق۔ پدھتی ہے۔ جس کے ذریعہ نیوگ کیا جاتا ہے۔ ہاں باواجی نے بھی تو اپنی امت کے لئے کھوڑش سنسکار ودھی لکھی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اس میں نیوگ سنسکار کے لئے کوئی ودھی درج نہ کی۔ پھر باواجی کا یہ کہنا کب درست ہو سکتا ہے کہ جیسا کہ باقاعدہ وید کے فرمودہ طریقہ پر بیاہ ہو جانے پر زناکاری نہیں ہے ویسے ہی باقاعدہ نیوگ ہو جانے پر زناکاری نہیں ہے۔ کیونکہ نیوگ کیلئے کوئی قاعدہ یا پدھتی خود باواجی بھی نہیں دے سکے۔

ناظرین۔ جبکہ نیوگ ہی ست شاستروں سے پرمانک نہیں ہے۔ تو اس کی ودھی یا پدھتی کہاں ہو سکتی ہے۔ منو مہاراج نے اپنی سمرتی کے ادھیائے ۹ کے اشلوک نمبر ۶۵ میں بوجہ عدم موجودگی ودھی نیوگ کو ناجائز ثابت کیا ہے۔ جس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

ترجمہ - بواہ کے منتروں میں کہیں بھی نیوگ نہیں درشٹی پڑتا - اور نہ بواہ
ودھایک شاستر میں بدھوا بواہ کہا گیا ہے - پس ثابت ہوا کہ نیوگ کی
کوئی ودھی یا قواعد شاستروں میں نہیں ہیں - اس لئے بقول باوادیانند نیوگ
کا تعلق زناکاری سے بڑھ کر نہیں ہے - جبکہ یہ فعل زناکاری ہے تو ضرور پاپ ہے
جبکہ پاپ ہے - تو ضرور غضب الٰہی - شرم اور دنیاوی ذلت کا پیدا کرنے والا ہے
اسی لئے سبھی پرشوں کے لئے قابل حقارت ہے ٭

دیانند - سوال نمبر ۸ - یہ تو ٹھیک لیکن یہ بیسوا کا سا کام نظر آتا ہے -
جواب - نہیں - کیونکہ رنڈی بازی میں کوئی مقرر آدمی یا کوئی قاعدہ نہیں ہے
اور نیوگ میں بیاہ کی مانند قواعد ہیں - جیسے دوسرے کو لڑکی دینے اور بیاہ کے بعد
دوسرے کے ساتھ مجامعت میں شرم نہیں ہوتی - ویسے ہی نیوگ میں بھی
نہ ہونی چاہئیے ٭

(محقق) بیشک دیانند جی یہ کام نہ صرف بیسواپن ہے بلکہ شرمناک بیسواپن ہے
آپ کے گورو نے جو اس کا جواب دیا ہے وہ نیوگ کو بیسواپن سے بچا نہیں سکتا -
آپ لکھتے ہیں کہ رنڈی بازی میں کوئی مقرر آدمی یا قاعدہ نہیں ہے -
قاعدہ تو آپ کے نیوگ میں بھی کوئی نہ نکلا - جیسا کہ ہم نے منو مہاراج کے
پرمان سے سوال نمبر ۷ کے بحث میں دکھایا ہے - اور آپ کی سنسکار ودھی
کی لسٹ بھی نیوگ کے قواعد یا ودھی کے بارہ میں بالکل خاموش ہے - باقی رہا
مقرر آدمی کی شرط - سو مقرر آدمی کی بھی آپ کے گورو نے ایک ہی کہی - جبکہ
آپنے بعد و بگڑے بیوہ عورت کو دس پرشوں سے نیوگ کی آگیا دی ہے - تو
پھر نیوگ میں مقرر آدمی کی حد کہاں رہی - اور جبکہ آپ نیوگ سے بظاہر اولاد
پیدا کرنا مدعا ظاہر کرتے ہیں - تو فرض کیجئے کہ ایک آدمی سے بیوہ عورت کو اولاد
نہ ہو تو پھر اوس کو دوسرا - اوس سے نہ ہوئی تو تیسرا ایسا ہی بدلنا پڑیگا - یا اگر پیدا ہو
اولاد ہو بھی گئی تو پھر باواجی کے حکم کے مطابق دو اولاد اوس سے پیدا کرکے
اوس کو لازمی طور پر دوسرے اور تیسرے وغیرہ کے ساتھ بھی اولاد پیدا کرنے
کے واسطے تعلق پیدا کرنا پڑیگا - اس لئے نہ تو آپکے نیوگ میں کوئی قاعدہ شاستر کے مطابق نکلا

اور نہ ہی مقرر آدمی کی شرط قایم رہی۔ اس لئے بقول باواجی نیوگ بیسواپن۔
اور رنڈی بازی کے درجہ سے اعلےٰ نہ ہو سکا ؛

دیانند۔ سوال نمبر ۹۔ ہمکو نیوگ کی بات میں گناہ معلوم ہوتا ہے ؛

جواب۔ اگر نیوگ کی بات میں گناہ مانتے ہو تو بیاہ میں گناہ کیوں نہیں مانتے گناہ تو نیوگ کے روکنے میں ہے۔ کیونکہ ایشر کے سلسلہ کائنات کے مطابق عورت مرد کا فطرتی عمل رک ہی نہیں سکتا۔ کیا اسقاط حمل سے بچہ کشی اور بیوہ عورت اور رنڈوے مردوں کی سخت تکلیف کو گناہ نہیں گنتے ہو۔ کیونکہ جب تک وے جوانی میں ہیں۔ دل میں اولاد کا تولد اور شہوت کی خواہش ہونے سے سرکاری یا برادری کے قاعدہ سے رکاوٹ ہونے پر خفیہ خفیہ بدفعلی و بدچلنیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اس زناکاری اور بدفعلی کے روکنے کی ایک بھی نیک تدبیر ہے کہ اگر نفس پر قادر رہ سکیں۔ یعنے بیاہ یا نیوگ بھی نہ کریں۔ تو ٹھیک ہے۔ لیکن جو ایسے نہیں ہیں۔ اون کا بیاہ اور آپت کال یعنے لاچاری کی حالتوں میں نیوگ ضرور ہونا چاہئے۔ اس سے زناکاری کم ہونا محبت سے عمدہ اولاد ہو کر انسانوں کی ترقی ہونا ممکن ہے۔ اور حمل کا اسقاط کرنا بالکل بند ہو جاتا ہے۔ رذیل مردوں سے اعلےٰ عورت اور رنڈی وغیرہ رذیل عورتوں سے اعلےٰ مردوں کی زناکاری کی بدفعلی۔ اعلےٰ خاندان کا کلنک اور نسل کا قطع ہونا۔ عورت مردوں کی تکلیف اور اسقاط وغیرہ بدفعلیوں کا بیاہ اور نیوگ سے دفعیہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے نیوگ کرنا چاہئے ؛

محقق) بیشک باواجی نیوگ میں نہ صرف پاپ ہے بلکہ گھور پاپ اور انرتھ ہے۔ سارے کلجگ کے پاپ اکٹھے کرنے پر بھی آپ کے نیوگ کا پلڑا بھاری رہیگا۔ بھوشت اور شریمد بھاگوت آدی پورانوں میں جنکو آپ گپوڑے کہا کرتے ہیں۔ اول سے ہی پیشگوئی کے طور پر کلجگ میں ہونیوالے ایسے ایسے جہاں پاپ اور اپدرو لکھے ہیں۔ اور وید شاستروں کی ورودھی اور انرتھ کرنے والے۔ نئے نئے پنتھ نکالنے والے۔ گوروں کا ذکر درج ہے۔ اون پورانوں کی سچائی اور تصدیق آج ہم تجربہ اور مشاہدے سے دیکھ رہے ہیں آپ نے شاید پورانوں کی اسیواسطے نندا کردی ہے۔ کہ آجکل کا پوج اون

کو پڑھ پاٹ نکر اور آپ جیسے مہاتما گوروں کا حلیہ لاکر نافر ہو جاوے
آپ کی یہ پیشین بندی بھی آپ کی پالیسی پر دلالت کرتی ہے۔

ناظرین۔ باواجی اب اس پاپ کو دھرم ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اگر
نیوگ کی بات میں پاپ ہے تو بیاہ میں پاپ کیوں نہیں۔ کیا خوب منطق ہے! یہی
یہ دلیل ایسی ہی ہے۔ کہ اگر چوری میں پاپ ہے تو مزدوری کرکے دوسرے
سے روپیہ لینے میں کیوں پاپ نہیں ہے۔ بیاہ جس کے قواعد سوتروں میں مقرر۔
جسکی ودھی پراچین گرنتھوں میں موجود۔ اور جسکی تفسیر میں منو آدک آپت
پرشوں کی سمرتیاں پر اوس کے ساتھ نیوگ کو نظیراً ہمدرجہ ظاہر فرمانا۔ آپ
ہی کا حصہ ہے۔ حالانکہ نیوگ کی ودھی تک ست شاستروں سے نکالنے میں قاصر
اور خود اپنی سنسکار ودھی میں بھی نیوگ کو سنسکاروں کے شمار میں درج
کرنے اور اوسکی ودھی دینے سے مخوف اور پھر حوصلہ یہ کہ نیوگ کی مانند بیاہ
میں بھی پاپ مانو۔

پھر باواجی لکھتے ہیں کہ پاپ تو نیوگ کے روکنے میں ہے" گوروجی کیوں نہ ہو۔
کلجگ کا زمانہ ہے۔ زمانہ بلوان ہے کلجگی مایا آپ کے سر پر سوار ہے۔ آپ کا کیا اختیار ہے
بھلا ایک آدھ پرمان کسی وید شاستر کا ایسا تو دیا ہوتا جس سے یہ آپ کی بات تصدیق
ہو سکے۔ کہ نیوگ کے روکنے میں پاپ ہے۔ مہاراج جی مہذب اور عقلمند۔ دنیا تو آپ کی ایسی
تحریر کو یاوہ گوئی سے بڑھ کر رتبہ نہیں دیسکتے۔ الا آپ اپنی امت کی تو خبر لیں جو آپ کو
انیہ آپت پرش اور اچارج مانتے ہیں۔ علانیہ طور پر جیسا کہ آپ کا حکم ہے نیوگ کا عملدرآمد
نہیں کرتے ہیں۔ گویا وہ لوگ نیوگ کے روکنے سے بقول آپ کے پاپی ہیں۔ باواجی
آپ ایسے پاپیوں کے بیڑے میں کیوں سوار ہوئے۔ جو آپ کی ایسی انمول تجویز پر عملدرآمد
نہیں کرتے۔

باواجی نے یہ بھی لکھا ہے کہ حرام کاری اور بدفعلیاں روکنے کی نیوگ ہی ایک تدبیر ہے
حالانکہ باواجی پہلے خود ہی لکھ آئے ہیں۔ کہ برہمچریہ رکھنے اور متبنّےٰ گود لینے سے بیوہ کار
براری کر سکتی ہے۔ ہماری ست شاستروں میں ایسے ایسے امور کے خیال سے پہلے ہی سے
اعلے اور پوتر انتظام موجود ہیں۔ جنکے عملدرآمد سے فواحش کا نام و نشان نہیں رہ سکتا

الا مہاراج جی نے تو بیوہ عورتوں اور رنڈوے مردوں کی سخت تکلیف اور شہوت کی خواہش پوری کرنے کو یہ تجویز نکالی ہے۔ جو بالکل غیر مہذبانہ ہے۔ ساتھ ہی لکھا ہے کہ اون کی تکلیف قوم پر گناہ ہے۔ کیسی فضول بات ہے۔ کیسی شرمناک۔ اور اخلاق سے بعید ڈیوٹی قوم کے ذمہ دیانند جی لگاتے ہیں۔ مہاراج جی آپ کا نیوگ فواحش کو روکنے کی بجائے ترقی کا موجب ہوگا۔ کیونکہ آپ اون اقوام کی طرز معاشرت سے جنہیں آپ کے نیوگ کے ہم پلہ بدمہوا لواہ وغیرہ مروج ہیں۔ سبق لے سکتے ہیں۔ کیا اونمیں سے باوجود ایسے رواجوں کے بدفعلیوں اور فواحش کا قلعہ قمعہ ہوگیا ہے۔ اگر نہیں تو آپ کو ہندؤں کی پوتر اور مہذبانہ قوم میں ایسے گندے مسئلہ کے پرچار سے پرہیز کرنا چاہیئے تھا۔ کیونکہ اس سے کئی بدنتائج پیدا ہونے کا احتمال بلکہ امکان ہے۔ ہمارے خیال میں اگر ہندو قوم میں بہ نسبت دیگر اقوام کے کم فواحش ہیں تو وہ صرف اسی سبب سے ہیں کہ اونمیں باوجود سرکاری اجازت زیر ایکٹ ۱۵ سنہ ۵۶ کے بیوہ کی دوبارہ شادی کا رواج نہ ہوسکا اور اسی جہت سے ہندو قوم اپنی اصلی آبائی خون اور صحیح النسلی کا دعوےٰ کرسکتی ہے۔ مگر اب کلجگ کے پربھاو سے برن سنکر بنانے والی فیکٹری (کارخانہ) باوادیانند کی بدولت بھارت ورش میں قایم ہوگئی ہے۔ اس لئے ہندو جاتی لوگوں کو اوس کے اثر سے بچنا چاہیئے۔ اور اپنی قومی عزت اور صحیح النسبی کے قایم رکھنے کے لئے سچا پور شارتھ کرنا چاہیئے۔

دیانند۔ سوال نمبر ۱۔ نیوگ میں کیا کیا بات ہونی چاہیئے ٭

جواب۔ جیسے علانیہ بیاہ ویسے علانیہ نیوگ۔ جس طرح بیاہ میں نیک اشخاص کی صلاح۔ اور دولہا دلہن کی رضامندی ہوتی ہے۔ ویسے نیوگ میں بھی ہونی چاہیئے۔ یعنے جب عورت مرد کا نیوگ ہوتا ہو تب اپنے خاندان میں مرد عورتوں کے سامنے ظاہر کریں۔ کہ ہم دونوں نیوگ اولاد پیدا کرنیکی غرض سے کرتے ہیں۔ جب نیوگ کا مدعا پورا ہوجائیگا۔ تب ہمارا قطع تعلق ہوگا۔ اگر اس کے خلاف کریں تو گناہ گار اور ذات یا راجا کی سزا کے مستوجب ہوں۔ مہینے میں ایک بار گربھا دھان کا کام کرینگے۔ حمل کے قیام سے ایک برس بعد تک جدا رہینگے۔

محقق، باوا جی نے نہیں لکھا کہ نیوگ کی یہ ودھی اونہوں نے کس شاستر سے اخذ

کی۔ جس سے صریح ظاہر ہے کہ یہ محض اپنی امُت کے خوش کرنے کے لئے مہاراج جی کی اپنی گھڑنت ہے۔ باواجی کی تحریر کے مطابق یہ فعل ضرور علانیہ ہی ہونے کے لائق ہے مگر ہم نے آجتک کسی آریہ اخبار میں نیوگ کا نوٹس نہیں پڑھا۔ جس سے ظاہر ہوگا کہ شاید سماجی صاحب خفیہ ہی خفیہ نیوگ کر لیتے ہیں ✣

باواجی کے پس ماندگان سے پرارتھنا ہے کہ وہ لوگ اپنے گورو جی کی کمی کو پورا کرنے کی غرض سے نیوگ کی اس ودہی کی مسند با حوالہ کسی سوتنتر کار یا ستیہ شاستر کے حوالہ سے پبلک میں پیش کریں۔ اور ساتھ ہی باواجی کی تحریر کردہ نیوگی اقرارنامہ کے عجیب فارم کا بھی حوالہ دیں۔ تاکہ ہمکو قواعد نیوگ کی اصلیت اور کیفیت پر بحث کرنے کا موقعہ ملے۔

ویاتھیہ۔ سوال نمبر ۱۱۔ نیوگ اپنے ورن میں ہونا چاہئیے یا دیگر ورنوں کیساتھ بھی ✣

جواب۔ اپنے ورن میں یا اپنے افضل ورن والے مرد کیساتھ یعنے ویش عورت۔ ویش کھشتری۔ اور برہمن مرد کے ساتھ۔ کھشترانی۔ کشتری اور برہمن کے ساتھ۔ برہمنی برہمن کے ساتھ نیوگ کرسکتی ہے۔ مدعا یہ ہے کہ ویرج برابر یا افضل ورن کا ہونا چاہئیے اپنے سے ادنےٰ ورن کا نہیں۔ عورت اور مرد کی پیدائش کا یہی مدعا ہے کہ دھرم سے یعنے ویدکے فرمودہ طریقہ کے مطابق بیاہ یا نیوگ سے اولاد پیدا کریں ✣

تحقیق، پیارے ناظرین باواجی نے اس وشئے میں بھی کوئی پرمان نہیں دیا۔ کہ اپنے سے افضل ورن میں استری نیوگ کرسکتی ہے۔ ہم تو اس کو شاستروں کی گواہی سے بدرن سنکر پیدا کرنیوالی تجویز سمجھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو منوسمرتی ادھیائے ۵ اشلوک نمبر ۱۶۳

ترجمہ۔ اپکرشٹ یعنے کشتری وغیرہ آدمی اپنے پتی کو چھوڑ کر او تکرشٹ یعنے برہمن آدمی کا جو آسرا لیتی ہے۔ وہ لوک میں نندا کو پراپت ہوتی ہے۔ اور وہ دوسرے خاوند والی کہی جاتی ہے۔ نیوگ کے ذریعے خواہ افضل ورن میں ہی کیوں نہو ہرگز صحیح النسب اولاد پیدا نہیں ہوسکتی۔ اصلی اور جائز اولاد کے پیدا ہونے کے ذریعے کو منو مہاراج نے صاف طور پر لکھدیا ہے۔ ملاحظہ ہو منوسمرتی ادھیائے ۱۰۔ اشلوک نمبر ۵۔

ترجمہ۔ برہمن آدمی چاروں ورنوں میں شاستر کی ریتی سے بیاہی ہوئی سمان جاتی کی اکشت یونی (باکرہ) استریوں میں رتو لوم تا سے جیسے برہمن سے برہمنی میں کشتریہ سے کشترانی میں اس سلسلے سے جو پیدا ہوتے ہیں۔ وہی اپنی ماتا پتا کی جاتی سے یکت

اودسی جاتی کے جاننے چاہئے "

پس دیانندی نیوگ سے جو افضل برن میں ہوگا۔ ہرگز صحیح النسب اولاد پیدا نہیں ہوسکتی بلکہ بقول منوجی برن سنکر اور ولدالحرام ہوگی۔ اس لئے اولاد کے لالچ سے بھی ایسے مکروہ فعل کی طرف ہرگز توجہ نہیں کرنی چاہئے۔

ناظرین۔ باواجی نے یہ بھی لکھا ہے کہ نیوگ ان استریوں کا ہونا چاہئے جو پتی سے سمبھوگ کر چکی ہیں۔ یعنے جو باکرہ نہوں۔ الّا منو مہاراج کے مندرجہ صدر وچن سے ظاہر ہوگا کہ صرف باکرہ عورتوں میں ہی بیاہ کے ذریعے جائز اور صحیح النسب اولاد پیدا ہوسکتی ہے۔ اس لئے اس وجہ سے بھی نیوگ بالکل ناجائز ثابت ہوگیا۔ اسی کی ذیل میں باواجی نے منّش جیون کا مدعا ظاہر کیا ہے اور لکھا ہے کہ بیاہ یا نیوگ سے اولاد پیدا کرنا ہی انسانی زندگی کا مدعا ہے۔

کیا خوب۔ بھلا باواجی سے ہم پوچھتے ہیں کہ آپ نے اس منّش جیون کی اصلی مدعا کو پورا کیا یا نہیں۔ کیونکہ آپ نے کوئی مستثنےٰ صورت اس جگہ درج نہیں کی ہے۔ منّش جیون کا یہی مدعا کسی دھارمک ہادی نے آجتک نہیں بتلایا۔ یہ بھی مہاراج کی ہی تعلیم کا حصہ ہے۔ اگر ستیہ وشاستر پوتر کا پیدا کرنا لازمی جانتے ہیں تو وہ جائز اور اورس پوتر سے مراد ہوسکتی ہے نکہ نیوگی۔ اولاد سے جو بقول منو مہاراج ناجائز اور برائی کی ہیتو۔ کنبہ کو ناش کرنیوالی ہوتی ہے۔ کیونکہ اصلی اولاد ہی پرانی کو نرگ سے پنڈ دان دوارا تار سکتی ہے۔

دیانند۔ سوال نمبر ۱۲۔ مرد کو نیوگ کی کیا ضرورت ہے کیونکہ وہ دوسرا بیاہ کریگا۔

جواب۔ ہم لکھ آئے ہیں کہ دوجوں میں عورت اور مرد کا ایک ہی بار بیاہ ہونا وید آدی شاستروں میں لکھا ہے۔ دوسری بار نہیں۔ کنوارے اور کنواری کے بیاہ ہونے میں انصاف۔ اور بیوہ عورت کے ساتھ کنوارے مرد اور کنواری عورت کے ساتھ رنڈوے مرد کے بیاہ ہونے میں بے انصافی یعنے پاپ ہے۔ جیسے بیوہ عورت کے ساتھ مرد بیاہ نہیں کرنا چاہتا۔ ویسے ہی بیاہ شدہ یعنے عورت سے مجامعت کئے ہوئے مرد کے ساتھ کنواری بھی بیاہ کرنے کی خواہش نہ کریگی۔ جب بیاہ کئے ہوئے مرد کو کوئی کنواری لڑکی اور بیوہ عورت کو کوئی کنوارا مرد پسند نکریگا۔ تب مرد اور عورت کو نیوگ کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اور یہی دھرم ہے کہ جیسے کیساتھ ویسے ہی کا

رشتہ ہونا چاہیئے ۔

(تحقیق) باواجی نے جو دو وچنوں کی صورت میں بیوہ عورتوں کے لئے دوبارہ بیواہ کی
ممانعت لکھی ہے وہ بالکل درست ہے۔ اور منو آدک شاستر کا ویدک سمتی کے مطابق ہے۔ الّا
ان کی یہ تحریر کہ رنڈوا مرد بھی کنواری عورت سے دوبارہ شادی نہیں کر سکتا۔ بالکل غلط ہے
اور شاستروں کے مخالف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ باواجی کی امت (آریہ سماجیوں) نے بھی
ان کی اس تحریر کی پرواہ نہیں کی۔ اور رنڈوے ہو کر برابر کنواری عورتوں سے شادی کر لیتے
ہیں اور پھر بھی آریہ سماج کے یوگیہ ممبر اور لیڈر سمجھے جاتے ہیں۔

ذیل میں ہم منو مہاراج کے چند وچن بطور حوالہ پیش کرتے ہیں۔ جن سے باواجی کی اس بیان
کی تکذیب ہو جائیگی۔ ملاحظہ ہو منوسمرتی ادھیائے ۵۔ اشلوک نمبر ۱۶۸۔

(ترجمہ) پہلے مری ہوئی بھارجا کے لئے انت کرم میں داہ کے نمت اگنی دے کے گرہست
آشرم کی اچھیا کرتا ہوا پوتر کے ہوتے یا نہ ہوتے۔ دوسرا بواہ کرے اور اگنی ہوتر کو گرہن کرے

منوسمرتی ادھیائے ۹۔ اشلوک نمبر ۸۰ و نمبر ۸۱۔

ترجمہ۔ نشہ مدپان کرنیوالی اور نشٹ آچار والی۔ اور پتی سے پرتی کول (مخالف)
چلنے والی اور کشٹ آدمی روگ یکت اور نوکروں کی تاڑن کرنیوالی اور سدا بہت خرچ کرنیوالی
استری کے ہوتے ہی دوسرا بواہ کرنا چاہیئے ۔

ترجمہ۔ پہلے رتو دھرم سے لگا کے آٹھ برس تک جسکی سنتان ہی نہ ہوئی۔ تو آٹھویں برس
دوسرا بواہ کرنا چاہیئے۔ جسکی سنتان مرجاتی ہو تو ایسی استری کی موجودگی میں دسویں برس
۔ اگر صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں تو گیارہویں برس۔ اور بدزبان استری کی موجودگی میں
فوراً دوسرا بواہ کرنا چاہیئے۔

اس لئے باواجی کا یہ خیال بھی درست نہیں ہے کہ ایک مرد ایک ہی بار بیاہ کر سکتا ہے۔
آخر پر مہاراج جی نے یہ بھی لکھا ہے کہ کنواری عورت رنڈوے مردوں کو پسند نہ کریگی
وغیرہ اسی لئے نیوگ کی ضرورت پڑیگی۔ الّا تجربہ سے یہ بات بھی غلط ثابت ہوتی ہے
ہر روز لوگ کیا ہندو کیا آریہ سماجی رنڈوے ہو کر کنواری عورتوں سے دوبارہ
شادی کرتے ہیں۔ اور کوئی سوال عدم پسندیدگی کا کبھی پیدا نہیں ہوتا۔ اور جب کہ
نیوگ اور طرح سے وید شاستروں سے پرمانک ثابت نہ ہو سکے تو صرف اسی وجہ سے جائز

ثابت نہیں ہو سکتا ؛

دیانند۔ سوال نمبر ۱۳۔ جیسے بیاہ کے لئے وید آدی شاستروں کی سند ہے۔ ویسے نیوگ میں سند ہے یا نہیں ؛

جواب۔ اس بارہ میں بہت سی سندیں ہیں دیکھو اور سنو

(پہلی سند رگوید منڈل ۱۰۔ سوکت نمبر ۴۰ منتر ۲)

कुह स्विद्दोषा कुह वस्तोरश्विना कुहाभिपित्वं करतः कुहो-षतुः। को वां शयुत्रा विधवेव देवरं मर्यं न योषा कृणुते सधस्थआ॥

ارتھ۔ اے عورت مرد جیسے دیور کے ساتھ بیوہ کیا ہو۔ اور بیاہی عورت اپنے خاوند سے ہم بستری کر کے اولاد کو بہر طور پیدا کرتی ہے۔ ویسے تم دونوں بیاہتا عورت مرد کہاں دن میں بسے تھے۔ کہاں اشیاء کو حاصل کیا اور کس وقت کہاں رہتے رہے۔ تمہارے سونے کی جگہ کہاں ہے۔ نیز کون ہو یا کس ملک کے رہنے والے ہو؛ اس سے یہ ثابت ہوا کہ اپنے ملک یا غیر ملک میں شادی شدہ مرد و عورت اکٹھے ہی رہیں اور بیاہے خاوند کی مانند نیوگ شدہ خاوند کو حاصل کر کے بیوہ عورت بھی اولاد پیدا کرے ؛

(تحقیق) ناظرین اس جگہ سے باوا دیانند نے ویدوں اور شاستروں کے پرمان بتائید نیوگ دینے شروع کئے ہیں۔ اس حصہ کو ذرہ پوری توجہ سے وچارنا ہوگا۔ سب سے پہلا ثبوت رگ وید منڈل ۱۰۔ سوکت ۴۰ کا دوسرا منتر ہے۔ دیانند کے ارتھوں سے جو انہوں نے وید منتر محولہ بالا کے لکھے ہیں۔ کوئی براہ راست ودہی (اجازت) نیوگ کرنے کی اس منتر میں پائی نہیں جاتی۔ البتہ باوا جی نے ایک نتیجہ نکالا ہے کہ گو یا اس منتر سے نیوگ نکلتا ہے۔ اسی منتر کو باوا دیانند نے اپنی سنسکرت وید بھاشیہ بھومکا میں بھی لکھا ہے اور اس کے ارتھ بھی قریباً قریباً ایسے ہی کئے ہیں دیکھو صفحہ ۲۱۲ کتاب مذکور جس میں مفصلہ ذیل جملہ یہاں نقل کیا جاتا ہے۔

"جیسے ودھوا استری دیور کے ساتھ سنتان اتپتی کرتی ہے۔ ویسے تم بھی کرو"

ناظرین دیانند کے ان ہر دو ارتھوں سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے۔ کہ ایشر نے اپنی پرجا کو اس منتر میں تولد اولاد کا طریق بتلایا ہے اور بقول دیانند ایک جائز شادی شدہ جوڑے کو بیوہ عورت کے دیور سے بچے پیدا کرانے کی تمثیل دی ہے۔ کیا خوب ارتھ ہیں۔ گو یا شادی

سے پہلے نیوگ کی موجودگی ظاہر ہوئی۔ جسکی پیروی اور تمثیل شادی شدہ جوڑے کو کرنی چاہئیے
اور دیانند کے ارتھوں سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اس بات کا متکلم ایشر ہے یا کوئی اور
شخص۔ یا کہ باوا دیانند کو ہی کسی جگہ پردیس میں گئے ہوئے شادی شدہ جوڑے
سے ملاقات ہوئی اور باوا جی نے یہ نیوگی تمثیل دی۔ اب اگر ایشر کو اس کا متکلم مانا جاوے
تو کیا وہ اگیانی ہے جو واقعات مستفسرہ کے علم سے ناواقف ہے۔ کہ یہ استری مرد کہاں کے
رہنے والے ہیں اور دن رات کہاں رہتے ہیں جائیداد و پیدا کی وغیرہ۔

اگر کوئی آدمی ایسے سوالات پوچھتا ہے تو کیا معنے کہ لوگ آپسمیں ایسے سوالات بوقت
ملاقات کیا کریں معمولی طور پر۔ آئیے۔ مزاج شریف۔ کس طرح آئے۔ وغیرہ جیسے موزوں
سوالات ہیں جو آپسمیں لوگ خود ہی کیا کرتے ہیں۔ الّا ایسے بے ڈھنگے اور بے موقعہ
سوالات جو وید کی تعلیم کے سر مڑھے گئے تا بجدیکہ تمہارا سونے کا مکان کون سا ہے
مسافر کی استری کا کمرہ خوابگاہ پوچھنے سے کیا مراد۔ شرم ہے ایسے ارتھوں پر جو ویدوں کو
ایشروکت اور مستند ہونے سے گرا دیں۔ کیا ویدوں میں ایسے ہی تعلیم ہو سکتا ہے۔ کیا
یہی انوکھی باتیں ہیں جبکہ انسان خود نہ نکال سکتے۔ اور الہام کی ضرورت پڑتی۔ اور کیا
ایسے ہی تعلیم کی بدولت ویدوں کی بڑائی کا ایک زمانہ قائل ہے۔ دیانند جی کہاں ہیں
اور کہاں اس سے نیوگ کا سدھ ہونا اور کہاں اسمیں استری مرد کا پردیس میں اکٹھے
رہنے کا سوال۔ یہ محض آپ کی دل لگی ہے آئیے ہم آپ کو اس منتر کے صحیح اور اصلی ارتھ
مستند پستکوں سے نکال کر دکھاویں اور ناظرین کی گھبراہٹ کو کم کریں۔

آریہ سماجیوں کا دعوے ہے کہ دیانند کے ارتھ نرکت کے مطابق ہونیکے سبب زیادہ تر
قابل حصر ہیں۔ بیشک۔ نرکت کا پستک ویدوں کے ارتھوں کا بتلانے والا ہے۔ اور ویدوں
کے ارتھوں کی صحت کا معیار ہے۔ نرکت کار نے بعض مشکل منتروں یا الفاظ متعلقہ وید منتروں کے
ارتھ کئے ہیں۔ الّا خوش قسمتی سے اس منتر محولہ بالا کے پورے ارتھ کئے ہیں۔ اس لئے ہم
بجنسہ وہ ارتھ اس جگہ نقل کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو نرکت نگھنٹک کانڈ۔ ادھیاے ۳۔ پاد ۳
کھنڈ ۳۔ صفحہ ۱۵ ۳ و ۱۶ ۳۔ "ہے اشونی کمارو تم دونوں راتری میں کہاں تھے
اور دن میں کہاں تھے جب سے نہ راتری میں نہ دن میں تمہارا درشن ہوا۔ ملا۔ سنان
بھوجن آدمی کی پر اپنی کہاں کی۔ کہاں نواس کرا۔ سربدا تمہاری نواس ہرتی جاتی نہیں

جاتی - شنیں (سو سنے) ہر دو ہوا کی طرح کون یجمان تمکو بری چیرن کرتا بھیا - کیونکہ ہر کیہ (دوسری کا) پہی ہونے سے مشکل سے ارادھنا کرنے یوگیہ دیو رکو مرے بھرتا والی پتنی سے ارادھن کرتی ہے یعنے اس کرم کو شنت جان چھپکر بڑے یتن سے اوس سے ملتی ہے - اوس کی طرح تم کو کس یجمان نے ارادھن کرا جو ہم کو درشن نہیں ملا "

ناظرین وید کے ہر ایک منتر کا ایک دیوتا ہوتا ہے جس دیوتا کا اوس منتر میں بیان یا جسکی استتی ہوتی ہے - وہی اوس منتر کا دیوتا کہلاتا ہے - رگ وید کے منتر زیر بحث کا دیوتا اشونی کمار لکھا ہے - اور یہ دو دیوتا ہوتے ہیں - جو شاستروں میں ایک ہی نام پر اکٹھے بیان ہوئے ہیں - اسی لئے اس منتر میں بھی اشوی نا (अश्विना) کا شبد پڑا ہے - یہ منتر پراتہ کال (علی الصبح) اوٹھکر اشونی کماروں کی اوپاسنا کا ہے - اور یہی ہر دو دیوتا یگیہ میں پہلے آتے ہیں جیسا کہ نرکت کار کی مفصلہ ذیل تحریر سے معلوم ہوگا - ملاحظہ ہو نرکت دیوت کانڈ ادھیاء ۱۲ - پاد اول - کنڈ اول -

अथातो द्युस्थाना देवतास्तासामश्विनौ प्रथमागामिनौभवतः

ارتھ - اب روشن مقام دیوتاؤں کا ذکر کرتے ہیں - سب روشن مقام دیوتاؤں کے مدھ میں اشونی کمار دو دیوتا پرتھم یگیہ میں آگمن کرتے ہیں -

باوا آنند نے اشوئی نیوا (अश्विनौ) شبد کے مرد و عورت معنے کر کے نرکت کار کے ارتھوں سے بالکل مخالف ارتھ منتر زیر بحث کے کر دئے ہیں - حالانکہ نرکت کار اس شبد کے معنے دیوتاؤں کے کرتا ہے - اس لئے ثابت ہوا کہ ویانند کے ارتھ بالکل کپول کلپت اور نرکت کے ورودھ ہیں -

ناظرین - نرکت کار کے ارتھوں کے مطابق منتر بالا بالکل موزوں اور مناسب البشریہ تکیان ثابت ہوگا - جبکہ بھگت یا یجمان علی الصبح اوٹھکر یا یگیہ کے شروع میں اشونی کمار دیوتاؤں سے پرارتھنا کرتا ہے - کہ آپ مجھ سے چھپے رہتے ہیں - درشن نہیں دیتے - کیا کسی یجمان نے آپ کے ساتھ جیت لگا کر علیحدگی میں چھپا لیا

جیسی بیوہ اپنے دیور سے علیحدہ چھپ کر بوجہ اس کام کے قابل نفرت ہونے کو ملتی ہے اس منتر سے تو اولٹا نیوگ کی تردید ہوتی ہے - کیونکہ بیوہ کو دیور سے ملنے نہایت کریہہ کہا گیا ہے - اور دیانندی نیوگ تو علانیہ کرنا لکھا ہے - اور اس جگہ چھپ کر ملنے کی مثل ہے - اس لئے اس وید منتر سے دیانند کا نیوگ ہرگز سدھ نہوا -

دیانند - سوال نمبر ۱۴ - اگر کسی کا چھوٹا بھائی نہو تو بیوہ نیوگ کس کیساتھ کرے -

جواب - دیور کے ساتھ - لیکن دیور لفظ کے معنے جیسے کہ تم سمجھتے ہو - ویسے نہیں دیکھو نرکت میں - نرکت ادھیائے ۳ - کنڈ ۱۵ -

देवरः कस्माद् द्वितीयो वर उच्यते ॥

ارتھ - دیور اس کو کہتے ہیں کہ جو بیوہ کا دوسرا خاوند ہوتا ہے - چاہے چھوٹا بھائی یا بڑا بھائی اپنے ورن یا اپنے سے افضل ورن والا ہو جس سے نیوگ کرے اوسی کا نام دیور ہے -

(**تحقیق**) ویدوں اور سمرتیوں میں کسی کسی جگہ دیور کا شبد آیا ہے اور اس کے معنے عام طور پر خاوند کا چھوٹا بھائی مراد لیجاتی ہے - الّا باوا دیانند جی اپنی معمولی ہوشیاری سے اس ارتھ کو بھی بدلنا چاہتے ہیں کیونکہ اون کو خاوند کے چھوٹے بھائی کے سوائے بیوہ کا دیگر اشخاص سے بھی نیوگ کرانا مدنظر ہے - باوا جی نے دیور شبد کے ارتھ کیواسطے نرکت پر حوالہ کیا ہے حالانکہ پہلے سوال نمبر ۱۳ کی بحث میں رگ وید کے منتر کی نرکت کے مخالف ارتھ کر کے سماجیوں کے سر پر اور ہی جادو کی لکڑی پھیر گئے - ناظرین ہم آپکو وثوق سے کہتے ہیں کہ دیور شبد کے جو ارتھ آپ بھرم پر اسے سمجھے بیٹھے ہیں - اور جن معنوں میں دیور شبد جابجا آیا ہے اوس کے بدلنے میں دیانند کامیاب نہیں ہو سکتا - آئیے ذرہ اوس کے ارتھوں کا امتحان کریں -

سب سے پہلے جب ہم باوا دیانند کے حوالہ کو نرکت کی پستک سے نکالتے ہیں تو صفحہ ۵۰۳ عبارت محولہ بالا ایک خط وحدانی کے اندر پاتے ہیں - جو یاسک منی کی باقی عبارت سے بالکل متمیز ہے - سوال پیدا ہوتا ہے - کہ خاص یہی عبارت نرکت کار کی باقی عبارت سے کیوں علیحدہ کی گئی - اور اس کے گرداگرد خطوط وحدانی لگا کر کیوں ناقابل استعمال کیا گیا اس کا جواب آریہ سماجی دیں - کیونکہ اون کے گرو جی نے تو اس کا کوئی سمادھان

نہیں کیا۔ اگر دیانند کو سچائی کی پرواہ ہوتی۔ اور وہ نیک نیتی سے اپنا پوتھا لکھتا۔ تو ضرور اس کو اپنی تحریر میں صاف کر دیتا۔ اِلّا اوس کو تو سالک کی آنکھوں میں دھول پھینک کر مداری والا تماشہ دکھانا تھا۔ ناظرین نرکت کے اوسی صفحہ کے نیچے ایک نوٹ درج ہے جسمیں لکھا ہے کہ "یہ وچن پہلے ہر ایک پرانے نرکت کے گرنتھوں میں نہیں پایا جاتا" یہی وجہ ہے کہ نرکت کے بھاشیہ کار نے اس وچن پر کوئی بھاشیہ یا اوس کا ترجمہ نہیں کیا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ وچن یاسک منی کا نہیں ہے۔ اور پیچھے سے ملا یا گیا ہے۔ کیا آپ ایک لمحہ کے واسطے بھی خیال کر سکتے ہیں کہ دیانند نے اس خط وحدانی اور صفحہ کے نیچے کے نوٹ کو نہیں دیکھا تھا۔ جبکہ پران معہ پتہ اپنی کتاب میں درج کیا ہے۔ اگر دیکھا تھا تو اوس کی سماد ہان سے کیوں چشم پوشی اختیار کی۔ امید ہے کہ دیانندی بھائی اپنے گورو کی اس پالسی کا بھی جواب دینگے۔ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ باوا جی کو اور شاستروں میں تو بلا وجہ یہ کہنے کا حوصلہ پڑ گیا کہ اون کی رائے کے مخالف والے حوالہ جات ملاوٹی ہیں۔ اِلّا اس نرکت میں جو درحقیقت ملاوٹی وچن تھا اور جسپر صریح طور پر تحریری نوٹ نرکت کے پرکاش کرنے والے ودوانوں کا موجود ہے اور جو پراچین مستند تین نرکت کی پستکوں میں نہونے کے سبب سے خط وحدانی میں درج ہوا اوسکو اصلی مان کر اپنا مطلب سدھ کر گئے۔ حالانکہ ایسا نوٹ غالباً باوا جی کی پیدائش سے بھی پیشتر لگا دیا ہوا ہے ✦

ناظرین اگر یہ وچن نرکت کار کا ہوتا۔ تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ نرکت کار دیور شبد کے اسی محل پر اور بھی معنے درج کرتا۔ جو صفحہ ۱۵۱ کے سطر ۸ میں حسب ذیل درج ہیں۔

देवरो दीव्यतिकर्मा

اس وچن پر بھاشیہ کار نے حسب ذیل بھاشیہ کیا ہے۔

सहि भर्तुर्भ्रातानित्यमेव तया भ्रातृभार्यया देवनार्थंप्रियतइति देवर इत्युच्यते ॥

ارتھ۔ بھائی کی استری کی ٹہل سیوا کرنے سے اس کا نام دیور ہے۔ صریح ظاہر ہے کہ ٹہل سیوا کرنا چھوٹے بھائی کا ہی بڑے بھائی کی استری کے لئے بن سکتا ہے۔

ناظرین بالفرض اگر اس عبارت کو نرکت کار کا مان بھی لیں تو اوس کے ارتھ کیا ہو سکتے

ہیں۔ یہ ایک سوالیہ فقرہ ہے۔ جس کے ارتھ یہ ہوئے ”دیور کو دوسرا ور کس لئے کہتے ہیں“
اس سے یہ مراد ہرگز نہیں نکل سکتی کہ دیور کو دوسرا ور کہتے ہیں جیسا کہ دیانند لکھتا ہے۔
کیونکہ عبارت میں ایک مت ہ بد کسماد (कस्मा द्) کا پڑا ہے۔ جس کے ارتھ کس لئے
کے ہیں۔ اور دیانند نے اس کے کچھ ارتھ نہیں کئے۔ اس لئے دیور شبد کے ارتھ دوسرے
خاوند کے نہیں ہیں۔ بلکہ خاوند کے چھوٹے بھائی کے ہیں۔

اسی کی تائید میں منوسمرتی کے ادھیائے ۹ کا اشلوک ۶۹ ملاحظہ طلب ہے۔ جسمیں
منو مہاراج نے صریح طور پر خاوند کے چھوٹے بھائی کا نام دیور لکھا ہے۔
ناظرین اور تماشہ دیکھئے۔ خود دیانند بھی اپنی موجودہ ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۱۱۸
پر منو مہاراج کے اشلوک مندرجہ صدر کے یہی ارتھ کرتا ہے جو بجنسہ ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں
”جو استری ودھوا ہو جاوے تو پتی کا اپنا چھوٹا بھائی بھی اوس سے بواہ کر سکتا ہے“
اس اشلوک میں دیور شبد کا ارتھ دیانند نے بھی خاوند کا چھوٹا بھائی کیا ہے۔
کیوں آریہ سماجی مہاشہ گنو۔ اب آپ کو اپنے گورو کی علمیت یادداشت اور نیک
نیتی کی بابت کیسا گمان ہے۔ اوس بیچارے کو تو اپنی ہی کتاب کے آگے پیچھے کا خیال نہ
تھا۔ تو اوس کا دھرم پر فیصلہ کس طرح قابل تسلیم ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی وہ آپت پرش
یا رشی کہلانے کا حق رکھتا ہے۔ آپ چاہو اوس کو کتنا ہی بڑا بناؤ۔ کیونکہ پیراں نمی پرند
مریداں مے پرانند والا معاملہ ہے۔ الا اوس کی اپنی تحریرات اوس کو ودوانوں اور
عقلمندوں میں بڑائی کا سارٹیفکٹ نہیں دلا سکتیں۔ اس لئے اوس کے نام کے ساتھ
سوامی کا لفظ جوڑنا۔ اس لفظ کی تعمان کا کم کرنا ہے۔ دیانند کے لئے سوامی
کا خطاب برعکس نہند نام زنگی کافور کا سے بڑھ کر نہیں ہے۔ جبکہ اوسمیں بلحاظ اوس کی
ہی تحریرات کے سوامی کے گن مفقود ہیں ؛

دیانند، دوسری ستیارتھ وید منڈل ۱۰ سوکت ۱۸ منتر ۸

उदीर्ष्वनार्यभिजीवलोकं गतासुमेत मुप शेष एहि । हस्तग्राभस्य-
दिधिषोस्तवेदं पत्युर्जनित्व मभि सं बभूथ ॥

ارتھ۔ اے بیوہ عورت تو اس مرے ہوئے خاوند کی امید چھوڑ کر باقی مردوں میں سے

دوسرے زندہ خاوند کو حاصل کر اور اس بات کا خیال اور یقین رکھ کر اگر تجھ بیوہ کے دوبارہ ہتیوہ لینے والے نیوگ کرنے والے خاوند کے تعلق کے لئے نیوگ ہوگا تو یہ پیدا شدہ بچہ اوسی نیوگ کرنے والے خاوند کا ہوگا۔ اور اگر تو اپنے لئے نیوگ کریگی تو یہ اولاد تیری ہوگی۔ اسی طرح یقین رکھ اور نیوگ کرنے والا مرد بھی اسی اصول کی پابندی کرے ÷

(تحقیق) ناظرین باوا دیانند نے نہیں لکھا کہ یہ منتر کون شخص۔ کس وقت استری سے کہے۔ مگر اون کی طرز تحریر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خاوند کے مرنے کے وقت جبکہ استری رودن اور برلاپ کر رہی ہے اور اپنے پیارے پتی کی دائمی مفارقت کے رنج سے اوس کا سینہ یاد کر کر ہاہاکار کر رہی ہے۔ ایسے وقت دیانند سکھشا دیتا ہے کہ اس کو کہا جاوے کہ تو نیوگ کر لے۔ ہائے افسوس ایسے اندوہ ملال کے سمے میں کون عقلمند پسند کریگا کہ بیوہ کو نیوگ کرنے کی ہی تحریک کیجاوے۔ کیا وید ایسے ہی غیر مہذب تعلیم سے مملو ہے یا دیانند جیسے بدنام کنندہ کو ناحے جیندے نے ہی اپنے من مانے ارتھ لگا کر ویدوں کو دوشت کیا ہے۔ خیال کیجئے دیانند نے خود ہی سوال نمبر ۱۳ کے جواب میں لکھا ہے کہ اول برہمچریہ سیون کرنا اور پھر متبنے گود لینا بیوہ کا دھرم ہے۔ جس کا ذکر پہلے ہو چکا۔ اب مہاراج جی سب سے پہلے وید کی گواہی دیکر نیوگ کرنے کی ہی ہدایت کرتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ پہلی تحریر محض دکھاوہ تھی۔ تاکہ لوگ یک بیک چونک نہ پڑیں۔ اصلی مدعا باواجی کا اب ظاہر ہوا کہ پتی کے مرتے ہی آؤ دیکھو نہ تاؤ جھٹ نیوگ کرا دو۔ اور کوئی موقعہ بیوہ کو اپنے پتی برت دھرم کے استقلال سے پورا کرنے کا نہ دو۔ یہی اخلاق سکھشا ہے جو آریہ سماجیوں کے گورو جی کا ہی حصہ ہے ÷

باواجی کے وید منتر محولہ بالا کے ارتھ ایک اور پہلو سے بھی قرین عقل نہیں ہو سکتے۔ فرض کیجئے۔ کہ جس استری کا پتی مر گیا ہے۔ اوس کے ہاں پہلے پتی سے اولاد ہو چکی ہے تو پھر یہ وید کا حکم باواجی کے کس مصرف کا ہے۔ کیونکہ وہ خود ہی لکھ چکے ہیں کہ اولاد کے لئے نیوگ کیا جاوے۔ اگر وید منتر کے ویسے ہی ارتھ صحیح مانے جاویں جیسا کہ دیانند لکھا ہے تو اس سے خواہ اولاد ہو چکی ہو یا نہ بہر صورت بیوہ کو نیوگ کرنے کی ہدایت دینگے۔

ناظرین اب ہم آپکے سامنے اس وید منتر کے سچے اور اصلی ارتھ شری سائناچارج جی مہاراج کے کئے ہوئے پیش کرتے ہیں۔ جس سے آپ کو ویدوں کی تعلیم کی عظمت معلوم

ہوجائیگی +
ارتھ - ہے ناری (مرے ہوئے کی استری) تو پوتر پوتروں آدی ستھان گھر کو جانے
کا وچار کر اس استھان سے اوٹھ - تو مرے پتی کے پاس سوتی ہے اس سبب سے آ -
اپنے گھر کو گمن کر - اور جب پانی گرہن کرنے والے - تھا تیرے میں گربھ کو ستاپن کرنیوالے
تیرے پتی کے سمبندھ سے تجھ میں آئے ہوئے پتنی پن کو جان کر تو نے پتی کے مرجانے کو بھی
نشچے کر لیا ہے - اس سے اب چلو اپنے گھر کو گمن کرو"

ناظرین اب ہم آپ کو اس منتر کے استعمال کا موقعہ بتلاتے ہیں جس سے آپ کو وید منتر
محولہ بالا کے برتاؤ کی اپورب ودیا معلوم ہوگی - اور پراچین رشیوں کی تعلیم کی اوتمتا نظر
پڑیگی - کلپ سوتر میں لکھا ہے کہ جب استری کا پتی مرجاوے اور اوس کے ویوگ کے
سبب وہ استری مرے ہوئے پتی کے پاس رودن کرتی ہوئی اوس کے ساتھ ستی
ہوجانے کے لئے شئین کر رہی ہو - اور پتی کی چتا کو نہ چھوڑتی ہو - تو اُس کا دیور یا سمیپ
رہنے والا - یا پرانا نوکر - یا اچارج (گورو) اوس کو مرے ہوئے پتی کے پاس سے ہاتھ پکڑ کر
اوٹھاوے اور منتر مندرجہ صدر پڑھے -

ناظرین - سائنا چارج جی کے ارتھ اور کلپ سوتر کا مندرجہ بالا برتاؤ وید منتر کا دیکھ کر صریح
ظاہر ہو سکتا ہے کہ استری کو کیسی اوتم شکشا دیگئی ہے - کہاں یہ با موقعہ - مہذبانہ اور اخلاق
سے پر اوپدیش - اور کہاں دیانند کی نیوگ کی تعلیم - گورو جی نے ایسے متبرک منتر کو بھی جا
میں ہی لگا دیا - ہم آریہ سماجیوں کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ اس منتر سے نیوگ کے واچک
شبد کا پتہ دیں +

اب ہم ناظرین کے سامنے باوا آدیانند کے کئے ہوئے اسی وید منتر کے ارتھ وید آدی بھاشیہ بھومکا
سے پیش کر کے دکھلاتے ہیں کہ باوا جی وید منتروں کے ارتھ کرنے کی کیسی مہارت اور لیاقت رکھتے
تھے - ملاحظہ ہو کتاب مذکور صفحہ ۲۱۲ "ہے استری اپنے مرتک پتی کو چھوڑ کے اس جیو لوک میں
جو تیری اچھیا ہو - تو دوسرے پرش کے ساتھ نیوگ کر کے سنتانوں کو پراپت ہو - نہیں
تو برہمچریہ آشرم میں ستھر ہو کر کنیا اور استریوں کو پڑھایا کر - اور جو نیوگ دھرم میں استھت ہو تو
جب تک مرن نہ ہو - تب تک ایشور کا دھیان اور ست دھرم کے انوشٹھان میں پرورت ہو کر جو کہ
تیرا ہست گرہن کرنے والا دوسرا پتی ہے - اوسکی سیوا کیا کرے - وہ تیری سیوا کیا کرے - اس

کا نام ودہی شوہے . . . . وغیرہ ٭

جائے غور ہے کہ دیانند نے ویدوں کے ارتھوں کو موقع بموقع کیسا بدلا ہے۔ اور اُس کو اپنے کئے ہوئے ارتھ یاد نہ رہتے تھے۔ جس شخص کا یہ وطیرہ تھا کہ اپنی ہی پستکوں میں ایک ہی منتر کے ارتھ ایک دوسرے کے مخالف کرے۔ کیا ایسا ہی آدمی ویدوں پر بھاشیہ کرنے والا ہو سکتا ہے۔ ناظرین ہر دو پستکوں کے ارتھوں کو میلان کیجئے۔ او نہیں کیسا زمین و آسمان کا فرق ہے۔ جن الفاظ پر ہم نے لکیر کھینچدی ہے وہ ستیارتھ پرکاش کے ارتھوں میں موجود نہیں ہے۔ بھومکا کے ارتھوں میں صاف لکھا ہے کہ جب تک مرن نہو تب تک جو تیرا دوسرا پتی ہے اوسکی سیوا کیا کر وہ تیری سیوا کیا کرے۔ الّا ستیارتھ پرکاش میں (ملاحظہ ہو سوال نمبر ۵ ضمن ۴ و ۵) درج ہے کہ قرار حمل تک نیوگی جوڑے کا تعلق رہیگا۔ اور اوسی جگہ لکھا ہے کہ ایک دوسرے کی ٹہل سیوا نیوگ شدہ جوڑے کو نہ کرنی ہوگی۔ بھومکا میں نیوگی پتی کا مہاراج جی نے نام گرن سنسکار بھی بحوالہ وید کر دیا کہ یہی کا نام ودہی شوہے۔ الّا ستیارتھ پرکاش میں اس فقرہ کا کچھ اور ہی ارتھ کر دیا۔ کیوں آریہ سماجیو۔ تمکو اپنے گوروجی کی ایسی ایسی متضاد اور لچر تحریرات بھی اوس کی تعلیم سے نافر اور برافروختہ نہیں کرسکتیں۔ کیا اب بھی دیانند کو ودوان اور راستباز ماننے کی ہٹ دھرمی سے کنارے چلے جاؤگے۔ باواجی کی روح اگر ہمارے اس رسالہ سے واقف ہو سکی تو کم از کم ہمکو اپنی امرت کے ذریعے یہ تبلا دیوے کہ مہاراج کی ایسی تحریرات کے وقت دماغی حالت کیا تھی۔ باواجی نے پراچین رشی منیوں کو اپنی پستکوں میں بھنگ۔ دھتورہ کھائے ہوئے لکھا ہے۔ الا ہم تہذیب سے ہی کام لیکر ناظرین پر اس کا فیصلہ چھوڑتے ہیں کہ دیانند کو بلحاظ ان تحریرات کے کیا خطاب ملسکتا ہے ٭

(دیانند) تیسرا سمند۔ اتھروید کانڈ ۱۴۔ انوواک ۲ منتر ۱۸

अदेवृघ्न्यपतिघ्नीहैधि शिवा पशुभ्यः सुयमाः सुवर्चाः।
प्रजावती वीरसूर्देवृकामा स्योनेममग्निं गार्हपत्यं सपर्य ॥

ارتھ۔ اے پتی اور دیور کو دکھ نہ دینے والی عورت۔ اس گرہست آشرم میں تو حیوانوں کے ساتھ بھلائی کرنے والی۔ اچھی طرح دھرم کے اصول پر عمل کرنے والی خوبصورت۔

تمام شاستروں کے علم سے مزین اولاد پیدا کرنے والی۔ بہادر لڑکوں کے جننے والی۔ دیور
کی خواہش کرنے والی۔ سکھ کے دینے والی۔ پتی یا دیور کو حاصل کرکے گرہستھ کے متعلق جو
یہ اگنی ہوتر ہے اوس کو عمل میں لا۔

تحقیق) قبل اس سے کہ ہم ان ارتھوں پر اپنا وچار لکھیں مناسب سمجھتے ہیں کہ ناظرین کے
سامنے باوا دیانند کے کئے ہوئے بھومکا کے ارتھ بھی پیش کر دیں۔ تاکہ پبلک
ہماری طرح سے دیانند کی چال بازیوں سے واقف ہو کر اوسکی بنائی ہوئی آریہ سماج
کو مناسب عزت سے دیکھے۔ ملاحظہ ہو بھومکا صفحہ ۲۱۵۔

ہے ودھوا استری تو دیور اور بواہت پتی کو سکھ دینے والی ہو۔ کنتو ادن کا اپریہ
کسی پرکار سے مت کر۔ اور ویسے ہی تیری اپریہ نکریں۔ اسی پرکار منگل کاریوں کو کرکے
سدا اسکھ بڑھاتی رہو۔ گھر کے پشو آدی سب پرانیوں کی رکھشا کرکے جتیندریہ ہوکے دھرم
یکت سرو شریشٹ کاریوں کو کرتی رہو۔ تتھا سب پرکار کی ودیا روپ اوتم تیج کو بڑھاتی جا۔
تو سرشٹی پرجا یکت ہو بڑے بڑے بیر پرشوں کو اوتپن کر۔ جو تو دیور کی کامنا کرنیوالی ہے
تو جب تیرا پورب پتی نہ رہے وا روگی تتھا نپنسک ہو جاوے تب دوسرے پرشوں سے
نیوگ کرکے سنتان اوتپتی کر۔ اور تو اس اگنی ہوتر آدی گھر کے کاموں کو سکھ روپ
ہو کے سدا پریتی سے سیون کرتا

ناظرین ہر دو ارتھوں کے مقابلہ سے آپ کو خود ہی باواجی کی علمیت اور سچائی کا پتہ
لگ جائیگا۔ جس پد کا ارتھ ستیارتھ پرکاش میں "دیوے پتی اور دیور کو سکھ دینے
والی استری" کیا گیا ہے۔ اوسی کا ارتھ بھومکا میں "ہے ودھوا استری تو دیور اور
بواہت پتی کو سکھ دینے والی ہو" کا کیا گیا ہے۔ ذرہ غور کیجئے کہ اس جگہ ودھوا کس شبد
کا ارتھ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ کرانے کے جوش میں دیانند کو یہ بھی پتہ نہ رہا کہ جب وہ
ودھوا کو ہی اس ارتھ میں مخاطب کرتا ہے تو ودھوا اوس حال میں بواہت پتی کو کسطرح
سکھ دے سکتی ہے۔ ودھوا تو پتی مرنے پر ہی اوسکی سنگیا ہوگی۔ کیا یہ ارتھ مجرد رسیدہ
ہونے کے وقت کئے گئے۔ بھومکا کے جن لفظوں پر ہم نے لکیر کھینچی ہے ایسے کوئی شبد
منتر میں نہیں ہیں۔ ستیارتھ پرکاش کے ارتھوں میں بالاشتراک لکھا کہ دیور کی کامنا
کرنے والی ہو۔ اور بھومکا میں لکھدیا کہ جو تو دیور کی کامنا کرنے والی ہے۔ تو جب پتی مرے

یا بیمار یا نامرد ہو جاوے تو نیوگ کرنا۔ ہر دو پستکوں میں مختلف اور متضاد
ارتھوں کی موجودگی میں دیانند ہرگز ودوان نہیں کہلا سکتا۔

ناظرین منتر محولہ بالا اتھروید کے اون ۹۳۱ منتروں میں سے ہے۔ جنہیں
بواہ پرکرن کے متعلق پانی گرہن۔ اگنی کرما۔ اشمارو ہن۔ سوبھاگیہ دان وغیرہ بہت
سے منگل کاریوں کا ذکر ہے اور انہیں سے کئی ایک منتر مع منتر زیر بحث کے
بواہ کے سمے پر اوچارن کئے جاتے ہیں۔ باوا جی نے بھی اپنے پستک سنسکار
ودھی میں بواہ کے سمے کنیا کو مخاطب کر کے اس منتر کا اوچارن کرنا لکھا ہے۔
اب آپ خیال کر سکتے ہیں کہ موقعہ کے لحاظ سے بواہ جیسے منگل کاریہ پر۔ اس قسم کا
اوپدیش کنیا کو دیا جا سکتا ہے اور وید اس قسم کے نامبارک اور غیر مہذبانہ تعلیم
والا ہو سکتا ہے۔ ذرہ ایک لمحہ کے واسطے اپنی آنکھوں کے سامنے بواہ یگیہ کا نقشہ
کھینچیں۔ دیکھئے بواہ منڈپ رچا ہوا ہے۔ بر اور کنیا۔ اُتم بستر اور بھوشن سے
النکرت ہو کر آسنوں پر براجمان ہیں۔ پنڈت لوگ اون کے بواہ سنسکار کو کراتے
ہوئے ایشور اور دیوتاؤں کے سامنے جوڑے کی کلیان اور ترقی عمر کی پرارتھنا کر رہے
ہیں۔ دولہن کے والدین اور سارا پریوار اون کی خیر مناتے ہوئے اپنا سارا سرو سو
نچھاور کر رہے ہیں۔ خاندان کی استریں سہانے گیت اور ایشور بھجن گان کر رہی ہیں
ہر طرف سے "بر کنیا چرنجیو" کی صدا آ رہی ہے۔ اگنی دیوتا اپنی لاٹوں کے ذریعہ ہون
یگیہ کی آہوتی گرہن کر کے بانگ اور بدبو کو دور کر رہا ہے۔ ایسے سمے پر دیانند کے
وید منتر کا ارتھ کنیا کو یہ اوپدیش کرتا ہے کہ جب تیرا پتی (جو آسن کے دہنے بیٹھا ہے)
مر جاوے۔ روگی یا نامرد ہو جاوے تو دوسرے پرشوں سے نیوگ کر لینا۔ ہائے کٹھور دل
اور نامبارک زبان والے باوا جی کیا تجھے تہذیب اور اخلاق سے کچھ بھی ملکہ نہ تھا۔ کیا وید
کو تو ایسا ہی غیر مہذبانہ تعلیم سے پُر سمجھا۔ جس کے منتروں کے ارتھ کر کے بھارت کے سچے
پتی برت دھرم پالنے والی استریوں کو تو بھوچار کی سکشا دے گیا۔ ہا شوک۔ وہ
کنیا جو اپنی پتی کے واسطے بھولے سے بھی کسی کی زبان سے اپ شبد (بدکلام) سننے کو
تیار نہیں ہے اوس کو مخاطب کر کے منگل سمے پر اوس کے پتی کا مرنا۔ روگی۔ یا نامرد
ہونا چنتن کرا کے اوس کے کومل ہردے پر کیسا تبرپات کیا گیا ہے۔ اور پھر ساتھ ہی اوس

کو پرپُرش سے نیوگ کرنے کا شرمناک لفظ نہیں ہیں گیارہ پتی سے پیچھے بعد گیرے۔ نیوگ کرنے کا حکمنامہ قبول دیانند اسی موقعہ پر بتایا جاویگا۔ جیسا کہ مہاراج سچوالہ منتر ۴۵۔ رگوید۔ سوکت ۸۵ منڈل ۱۰۔ دکھلا دے چکے ہیں۔

ہم پوچھتے ہیں کہ اگر پتی مر جاوے تو دوسرے سے نیوگ کر لینا" کس شبد یا جملہ کا ترجمہ ہے ایسی کوئی عبارت وید منتر مجولہ میں نہیں ہے۔ یہ محض دیانند کا اپنا بنایا ہے اوس کو ہر دم سوتے جاگتے یہی دھن لگی رہتی تھی۔ اور ساون کے اندھے کو ہرا ہرا سوجھنے کی مثال سے ہر ایک منتر میں نیوگ نظر آتا تھا۔ الا تھوڑا سنسکرت جاننے والا بھی اس وید منتر میں نیوگ کی موجودگی کا ابھاؤ جان سکتا ہے۔ ناظرین اس منتر میں ایک شبد دیور کی کاما (देवृकामा) کا پڑا ہے۔ جس کے ارتھ باواجی نے شاید دیور سے نیوگ کرنے والی کے کر دئے ہیں۔ الا آپ اگر اسی پرکرن کے باقی منتر اتھروید میں دیکھیں تو کئی جگہ بھراتری کاما۔ پوتر کاما۔ سسر کاما۔ دیو کاما۔ شبد آئے ہیں۔ تو باواجی کی شیلی کے مطابق ان حوالوں کے ارتھ۔ بھائی سے نیوگ کرنے والی۔ پوتر سے نیوگ کرنے والی۔ سسر سے نیوگ کرنے والی۔ دیوتا سے نیوگ کرنے والی کئے جائینگے۔ بریں عقل و دانش بباید گریست۔ مہاتما جی دیوری کاما کے لیے ارتھ کرنے وقت اس پرکرن کے باقی منتروں پر توجہ دیا ہوتا۔ ناظرین اس منتر کے اصلی ارتھ حسب ذیل ہیں۔

"ہے بالی (نو عمر لڑکی) تو پتی اور دیور کو سکھ دینے والی۔ برہمی کو پراپت ہو۔ ارتھات دیور آدی کٹمبیوں سے ورودھ مت کرنا۔ اس گرہست آشرم میں پشوؤں کے لیے کلیان کاری اچھی پرکار دھرم نیم میں چلنے والی۔ روپ گن کیکت اُتم چتر۔ پوتر آدی بہت بیر پتروں کی اُتپن کرنے والی۔ دیور کے کامنا کرنیوالی۔ یا دیور کا آنند چاہنے والی سکھ پور تک اس گرہست سمبندھی اگنی ہوتر کو سیون کیا کر۔ پیارے ناظرین کیسے اُتم ارتھ ہیں۔ بیاہی کنیا کو کیسا اُپدیش ہے۔ کہ وہ اپنے پتی کے بھائی کے لیے بھی نیک خواہش رکھے۔ تاکہ خاندان میں تنازعات کا رفعداد رہے۔

(دیانند چوتھی سمندمنواد صیا ۹۔ اشلوک ۶۹)

तामनेन विधानेन निजो विन्देत देवरः ।

ترجمہ۔ جو اکشت یونی استری بیوہ ہو جاوے تو خاوند کا چھوٹا بھائی بھی اوس سے بیاہ کر سکتا

تحقیق ، اب نیوگ کی تائید میں ویدوں کے پرمان چھوڑ کر باوا دیانند جی نے منوسمرتی کے اشلوک کا نصف حصہ پیش کیا ہے - اول تو یہ ثبوت پرکرن وروُدھ ہے - یعنے سلسلہ مضمون کے مخالف ہے - کیونکہ مہاراج جی نیوگ کا ثبوت پیش کرتے کرتے بواہ کا ثبوت دیتے ہیں - اس ثبوت کا مناسب موقعہ سوال نمبر ۸ کے تحت تھا جہاں پر کہ آپ نے پنر بواہ کی بحث کی ہے ودوانوں کے نزدیک یہ نقص بڑا اہم ہے - اور لکھنے والی کی کمزوری طرز تحریر اور علمیت پر دھبہ ہے -

پھر ہم پوچھتے ہیں کہ اس نصف ٹکڑہ اشلوک میں وہ کون سا شبد ہے - جس کا ارتھ اکشت یونی (باکرہ) کیا گیا ہے - کیونکہ ایسا شبد موجود نہیں ہے - اور نیز سوال نمبر ۲ کے تحت میں باوا جی نے لکھا ہے - کہ اگر کسی استری کا خاوند مر جاوے اور وہ باکرہ ہو تو اوس کا دوسرے کسی پُرش سے پنر بواہ ہو سکتا ہے - اور سوال نمبر ۴ کے جواب میں دیور شبد سے دوسرا خاوند مراد لکھ آئے ہیں - خواہ خاوند کا چھوٹا بھائی ہو یا بڑا یا کوئی اور افضل اور اعلے ورن کا ہو - اب لکھتے ہیں کہ خاوند کا چھوٹا بھائی اوس سے بیاہ کر سکتا ہے - یہ تحریرات آپسمیں متضاد اور مخالف ہیں - جو باوا جی کی تعلیم کو مستند ہونے کے درجہ سے گرا دیتی ہیں - الا ان سب کو چھوڑ کر ہم ناظرین کو بڑی بھاری دھوکہ بازی کی طرف راغب کرنا چاہتے ہیں جو اس پرمان کے متعلق دی گئی ہے - پیارے دوستو آپ کے دل میں کوئی شبہ پڑا یا نہیں - کہ باوا جی نے اس جگہ نصف ٹکڑہ اشلوک کا پرمان کیوں دیا - باوا جی سہل انگار پبلک سے خوب واقف تھے - اونھوں نے آپ کی ناواقفیت اور عدم توجہی سے خوب فایدہ اوٹھا کر اپنا نوین مت چلا دیا ہے - ذرہ آپ منوسمرتی نکالئے اور دیکھئے کہ پورا اشلوک کیا ہے جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے -

यस्याम्रियेत कन्याया वाचा सत्येकृते पति: ।
तामनेनविधानेन निजोविंदेत देवर: ॥

ارتھ - جس کنیا کا بانی سے دان کرنے پر بھرتا مر جاوے اوسکو بواہ کی ودھی سے پتی کا چھوٹا بھائی بیاہ کر لیوے ٭

اس اشلوک میں لفظ کنیا کا آیا ہے نہ کہ استری کا جیسا کہ دیانند لکھتا ہے - کنیا سنگیا اوسوقت تک رہتی ہے جبتک کہ شادی نہ ہو جاوے - ملاحظہ ہو منو ادھیا ۸ - اشلوک

۲۲۴و۲۲۷-۲۲۶- اور اس نصف ٹکڑہ اول اشلوک میں جس کو دیانند جی نے قلم انداز کردیا تھا صاف لکھا ہے کہ جس کنیا (ناشادی شدہ) کا واک دان یعنے ناطہ یا کڑائی کیا ہوا بھرتا مرجاوے اوس سے خاوند کا چھوٹا بھائی شادی کرلے۔ اور عام طور پر بھی یہی رواج موجود ہے اس لئے باواجی کے اس پرمان سے اون کا خیال کردہ بیوہ سے پنرلواہ ثابت ہوا۔ نہ اس سے مسئلہ نیوگ کو کچھ تقویت پہونچی۔

ناظرین۔ دیانند جی نے ہندوؤں کے وید اور شاستروں کا مرم نہ جانکر ودھوا کے لئے پنرلواہ اور نیوگ کا پرچار کیا ہے۔ اگر وہ ودھوا (विधवा) شبد کے ارتھ ہی سمجھ لیتا تو بھی بیوہ استریوں کو ایسی آزادی نہ دلاتا۔ کہ پتی کے مرنے کے پیچھے جس سے چاہیں پنرلواہ یا نیوگ کرلیں۔ لفظ ودھوا ہی تا (विधावनात्) سے ودھوا شبد نکلا ہے۔ جس کے ارتھ یہ ہیں کہ پتی کے مرنے سے استری روکی جاتی ہے۔ جس سے صریح مراد ہے کہ بیوہ کو برہمچریہ کے ذریعہ ہر ایک ایسے کام سے روکا جاتا ہے۔ جو وہ پتی کی زندگی میں کرسکتی تھی۔ جب یہاں تک شاستروں کا خیال ہو تو جائے غور ہے کہ ہمارے شاستروں سے پرپرش سیون روپی بیوچار کس طرح نکالا جاسکتا ہے۔

(دیانند) سوال نمبر ۱۵- ایک عورت یا مرد کتنے نیوگ کرسکتے ہیں۔ اور بیاہے اور نیوگ شدہ خاوندوں کے نام کیا ہوتے ہیں۔

جواب- सोम: प्रथमो विविदे गंधर्वो विविद उत्तर: ।
तृतीयोऽग्निष्टे पति तुरीयस्ते मनुष्यज: ॥

رگوید منڈل ۱۰- سوکت ۸۵- منتر ۴۰

ترجمہ- اے عورت تجھ کو جو پہلا بیاہا خاوند ملتا ہے اوس کا نام کنوارپن وغیرہ اوصاف والا ہونے سے سوم- جو دوسرا نیوگ سے حاصل ہوتا ہے- وہ گندھرب- ایک عورت سے ہم بستر ہوچکنے سے گندھرب- جو دو کے پیچھے تیسرا خاوند ہوتا ہے- وہ بہت حرارت رکھنے سے اگنی نام والا اور جو تیسرے چوتھے سے لیکر گیارہویں تک نیوگ سے خاوند ہوتے ہیں وے منش نام سے موسوم ہوتے ہیں۔

اور جیسے (इमां त्वमिन्द्र) اس منتر سے گیارہویں مرد تک عورت نیوگ کرسکتی ہے ویسے مرد بھی گیارہویں عورت تک نیوگ کرسکتا ہے۔

(تحقیق) اب باوا دیانند وید سے ہی نیوگ کے خاوندوں کا نام کرن سنسکار کرتے ہیں۔ ناظرین جن الفاظ پر ترجمہ منتر محولہ بالا میں ہم نے لکیر کھینچدی ہے ایسے کوئی شبد یا جملے موجود نہیں ہیں۔ جن کے ایسے ارتھ ہوں۔ نہ معلوم باوا جی نے بلا موجودگی ایسے شبدوں کے ایسا ترجمہ کرنے کی جرأت کیوں کی۔ دیانند نے اپنے مقلدوں کو بالیہ منشی سمجھکر محض من مانی باتیں ویدوں کے نام پر لکھکر اپنا پوتھا بھر دیا ہے یہ نہ سوچا کہ سنسکرت پڑھے لکھے اونکی ایسی کارسازی سے واقف ہوکر کیا مٹھائی اونکے منہ میں دینگے۔

ناظرین منتر موجود ہے آپ کسی سنسکرت پڑھے ہوئے سے اس کا ارتھ سنیئے تو آپکو دیانند کی علمیت اور راستی معاملگی معلوم ہو جائیگی۔ باواجی نے آریہ سماجیوں کو ایسی پٹی پڑھادی ہوئی ہے کہ وہ کسی ودوان کی بات ہی نہیں سنتے۔ جو باواجی لکھ گئے ہیں۔ اوس پر بلا امتحان بہرہ دیتے ہوئے لڑنے مرنے کو موجود ہیں۔ پیارے آریہ سماجیو ودیا پڑھو تو آپ کو خود ہی معلوم ہو جائیگا۔ کہ آپکے گورو جی کی ودیا کی پونجی کس قدر تھی۔ اور وہ کس قدر ستیہ کے پرچار کے حامی تھے۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ آپ کو بھی اون سے ویسی ہی نفرت پیدا ہو جائیگی۔ جیسی کہ ہم کو اونکی تحریرات کو جانچنے پر ہو گئی ہے ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر انصاف کو اپنے دل میں جگہ دو تب ہی آپ سچے دھرم پر آرودھ ہو سکتے ہیں

ناظرین۔ دیانند کے مندرجہ صدر ارتھ کیسے خلاف عقل ہیں۔ اول تو پتیوں کے نام رکھنا وید کا مدعا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ہر ایک پرش کا نام بلحاظ اوسکے ورن کے نام کرن سنسکار وہی سے رکھا جانا ست شاستروں کا مت ہے۔ پھر بھلا اگر وید کا ایسا ہی منشاء تھا تو صرف تین خاوندوں کے نام مختلف لکھ کر باقی آٹھ کے نام کیوں نہ لکھے۔ کیا ایشر باقی کے نام علیحدہ نہ رکھ سکتا تھا۔ پھر دیکھیئے کہ چوتھے سے لیکر گیارہ تک، کو دیانند منش نام سے موسوم کرتا ہے تو کیا پہلے تین منش نہ تھے اور پیچھے پہلے تین پتیوں کے نام بقول باواجی بطور خاصیت جسمانی ویدنے بتلائے ہیں۔ اِلّا باقی کے نام منش جاتی کے طور پر بیان ہوئے۔ اور یہ بھی سوچنے کے لائق ہے۔ کہ جب پہلے تین پتیوں میں اوستھا بھید اور جسمانی گنوں کے سبب فرق ہوتا گیا۔ تو کیا وجہ ہے کہ باقی آٹھ میں درجہ بدرجہ

یہ فرق نہ پڑا۔ اور اون کے نام کو جو اوس تفاوت کے کیوں تبدیل نہ ہوئے۔
باواجی نے دوسرے پتی کا نام تو جب پہلے استری سے بھوگ کر چکنے کے گندھرب کہا اور
تیسرے کو حرارت زیادہ ہونے سے اگنی سنگیا دی۔ بھلا ہم پوچھتے ہیں۔ اس تیسری پتی
میں حرارت زیادہ ہونے کا کیا سبب ہے۔ بلکہ دو استری سے بھوگ کر چکنے پر تو حرارت
کم ہو جانی چاہئے تھی۔ شاید اس تیسرے پتی کو گرمی کی مرض کا گمان باواجی کو پیدا ہو گیا
ہو گا۔ یہ باواجی کی روح جانے یا اون کی امت۔ کیونکہ اون کا ہی یہ پیارا مسئلہ ہے
ہم تو اوسکی تعبیر سے قاصر ہیں۔ نہ ہی دیانند کی تحریرات سے ہمکو زیادہ مدد ملتی ہے
ناظرین۔ ہمکو باواجی کی ایسی ایسی تحریرات اور تاویلات دیکھ کر ہنسی بھی آتی ہے اور
رونا بھی آتا ہے۔ ہنسی تو اسواسطے آتی ہے باواجی بدھوؤں کو ویدوں کے من مانے
ارتھ لگا کر کس طرح اونگلیوں پر نچانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ جو منشی۔ بابو کسی کے
ہتھے نہ چڑھتے تھے۔ اون کو ویدوں اور ست شاستروں کے غلط تعبیروں کے ذریعہ باوا
جی نے اپنا مقلد بنا لیا۔ گویا کاٹھ کی تلوار سے بڑا بھاری قلعہ سر کر لیا۔ رونا اسواسطے
آتا ہے کہ وہ وید ودیا جس کا بھارت کو فخر ہے۔ وہ علم الٰہی اور اسرار غیبی کے خزائن
جسمیں کہ ایشور اُستتی۔ پرارتھنا۔ اوپاسنا۔ اور گیان کوٹ کوٹ کر بھر لئے ہے۔ وہ فلاسفی
اور واحدانیت کے بھنڈار جن کے ایک ایک منتر کے ارتھوں اور مطالب کے سمجھنے اور تعبیر
کرنے میں رشیوں نے اپنے جیون کے جیون صرف کر دیئے۔ اور وہ دولت لازوال جنکی وارثان
کو یورپ اور امریکہ کی مہذب دنیا سراہتی ہوئی اپنی قلم اور زبان تھکا بیٹھی ہے۔ آج دیانند
کے ہاتھوں اوس کی یہ دُردشا ہو رہی ہے۔ ایسی اوستھا کو دیکھ کون عقلمند ہے جو آٹھ
آٹھ آنسو نہ روتا ہو۔ دیانند کا کیا قصور ہے۔ بھارت کے ادبار اور ادھوگتی کے دن ہی
ایسے ہیں۔ سناتن دھرم کو ابھی اس سے بڑھ کر دیوتولیکی دل خراش چوٹیں سہنا باقی ہیں
پرانوں کی پیشینگوئیاں گواہی دیتی ہیں۔ کہ دھارمک گلانی درجہ اتم تک پہنچکر ہی چھٹکارا
ہو گا۔ وہاں گھور کلجگ آجانے اور کئی ایک ہیچ قسم قومی ننگ و ناموس کو لگاڑنے والی۔ گوروں
کا وجود ہو کر۔ ہری کلکی اوتار دھارن کر کے سناتن دھرم کی رکشا کرینگے۔ اس لئے ہمکو اوس
مبارک دن کا منتظر رہنا ہے۔ ہماری یہ ناچیز کوشش بجز اسکے سناتن دھرم کی امداد کے لئے
کیا سہارا ہو سکتی ہے۔ الا گھر کے بیمار کا باوجود مرض بڑھتے جانے کے بھی علاج کرتے جانا۔

فرض انسانیت ہے۔ اب ہم اس منتر کے اصلی اور صحیح ارتھ پیش کر کے اس حصہ کو ختم کرینگے۔ اس منتر کے ارتھ بھی نرکت کار نے اپنی پستک میں دئے ہیں۔ اور دیانند آچاریہ جی مہاراج نے بھی اپنے وید بھاشیہ کے صفحہ ۲۳۵ پر یہی ارتھ کئے ہیں۔ وہ یہ ہے کنیا پر ختم کمار (سومیہ) اوستھا میں تیرے کو سوم دیوتا پراپت ہوا۔ اور جب سندر انگ پر تینگ ہوئی۔ تب گندھرب تجھے لیتا ہے اور ابواہ کرم میں تیسرا پتی تیرا اگنی ہے۔ ابواہ سے اوپر تیرا چوتھا پتی منش ہے ۔ ۔

سناتن دھرمی اعتقاد کے مطابق کنیا کے بواہ سے پیشتر دیوتا پتی بھاؤ سے رکشا کرتے ہیں۔ پہلے کنیا کو پیدائش سے لیکر سوم دیوتا یعنے چندرماں۔ اچھے انگ اور سوم گن حیا و شرم دیتا ہے۔ پھر گندھرب اوس کو خوبصورتی اور جوانی دیتا ہے۔ بعد ش اگنی دیوتا حرارت عزیزی بخشتا ہے۔ چونکہ پتی سے بڑھکر استری کو کوئی پیار اور پریم سے پالن پوشن نہیں کرتا۔ اسواسطے وید نے ان دیوتاؤں کی بھی پتی سنگیا رکھی ہے نہ کہ کسی برے خیال سے پتی لکھا۔ جیسا کہ ودیا نند کے ناپاک دل میں جاگزیں تھا۔ عام طور پر بھی آپ دیکھ سکتے ہیں کہ استریوں میں حیا اور شرم بہ نسبت مردوں کے زیادہ ہوتی ہے۔ اور اون کی خوبصورتی اپنے مقناطیسی اثر سے ہر ایک مرد و پرش کے دل کو آکرشن کر لیتی ہے اور یہ بھی تجربے سے ظاہر ہے کہ استریوں میں باوجود عدم ورزش و حرکات جسمانی کے طاقت ہضم زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے استریوں میں یہ ہر سہ گن اوپر کے بیان شدہ دیوتاؤں کے ہی پربھاؤ سے اونکے پیدا ہوتے ہیں۔ اور نیز جبکہ وید چوتھے پتی کو منش بتلاتا ہے۔ تو صریح ظاہر ہے کہ پہلے تینوں پتی منش نہیں ہیں۔ بلکہ دیوتا ہیں۔ جیسا کہ نرکت کار نے بتلایا ہے۔

ناظرین۔ اگر ودیانند اس منتر سے اگلا منتر دیکھ لیتا۔ تو ہرگز ایسے ارتھ نہ کرتا۔ دیکھیے منتر نمبر ۴۱ اسی پرکرن کا پہلے منتر کے ارتھ کو بالکل واضح کر دیتا ہے۔

सोमोददद्गन्धर्वाय गन्धर्वो दददग्नये ।
रयिञ्च पुत्रांश्चादा दग्निर्मह्यमथो इमाम् ॥

ارتھ۔ سوم اس کو کو مارے اور دیو سمپتی لیئے اعضا بنا کر گندھرب کو دیتا ہوا اور وہ گندھرب بھی اس کو یون ادھکار (جوانی) سے سمپن کر کے اگنی کے ارتھ دیتا ہوا

اور اب اگنی دیو بھی اس بواہ کرم میں اس کو سنسکار یکت کر کے۔ میرے ارتھ وہن کو پوترون کو بھی دیتا ہے۔ تبا اس استری کو دیتا ہے"

ناظرین غور کریں کہ وہی پہلے منتر کے مطابق دیوتاؤں سے رکشا کی ہوئی اور کنول سے سمین کی ہوئی استری آخیر آدمی پُرش ہوتا کو دی گئی۔ اگر منتر نمبر ۴۴ کے ارتھ دیانند والے لیئے جاویں۔ تو منتر نمبر ۴۱ کے ارتھ کیا ہونگے۔ کہ پہلا شادی شدہ پُرش جس کا نام بقول دیانند سوم ہے۔ دوسرے نیوگ کے پتی گندھرب کو اپنی استری دیتا ہے اور پھر نیوگ والا پتی تیسرے پتی اگنی نام والے سے اوس استری کا نیوگ کراتا ہوا۔ اور پھر اگنی نام والا نیوگی بندہ چوتھے وغیرہ منشوں سے اوس استری کا نیوگ کراتا ہوا وغیرہ۔ شرم ہے ایسے تعبیر اور ارتھوں پر۔ کیا یہ ویدکی تعلیم ہے۔ کیا یہ الہامی کتاب کی نندا نہیں ہے۔ کیا اسی ویدک دھرم کا جھنڈا آریہ سماج کے ہاتھ میں ہے۔ ایسا غیر مہذبانہ اور مکروہ دھرم تو کسی وحشی سے وحشی قوم میں بھی نہیں پایا جاتا۔ اس لیئے پیارے ناظرین دیانند کے ارتھ بالکل غلط ہیں۔ اور منتر زیر بحث میں نیوگ یا نیوگی پتیوں کے نام ہرگز نہیں ہیں۔

آسی منتر کے ارتھوں کے ذیل میں باواجی نے یہ بھی لکھدیا ہے کہ استری گیارہ تک نیوگ کر سکتی ہے۔ اور مرد بھی گیارہ استری تک نیوگ کر سکتا ہے۔ اور باواجی نے اپنی سابقہ دی ہوئی سندر گوید منڈل ۱۰ سوکت ۸۵ ۔ منتر ۴۵ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اس منتر پر ہم دیانند کے سوال نمبر ۱۱ کی بحث میں مفصل وچار کر آئے ہیں اب اعادہ کی ضرورت نہیں ہے جس سے ہرگز ایک استری کے لیئے گیارہ خاوند نہیں نکل سکتے۔ ہندو جاتی کی پاکدامن استریوں کو یہ گھٹیا اوچھیشٹ اولیکی پتی برت دھرم کا بادھک ہے۔ آریہ سماجیوں کی دھرم پیروں کو اون کے گورو جی کا حکم مبارک رہے۔ دیانند کو ویدوں کے ارتھ کرنے کی ایسی اٹکل تھی کہ گیارہ تو کیا گیارہ سو پتی نکال سکتا تھا۔ اون کا جلدی ہی دیہانت ہو گیا۔ ورنہ ناظرین دیکھتے کہ کیا کیا گل کھلاتا۔

دیانند۔ سوال نمبر ۱۶۔ ایکادش شبد سے دس لڑکے اور گیارہواں پتی کو کیوں نہ گنیں؟

جواب - جو ایسا ارتھ کروگے تو ان وید کے حوالہ جات سے برخلاف معنے ہونگے کیونکہ تمہارے ترجمے سے دوسرے خاوند کا کرنا ہی نہیں ہو سکتا۔

"विधवेव देवरम्" "देवर: कस्माद् द्वितीयो वर उ-च्यते" "अदेवृघ्नि" "गंधर्वो विविद उत्तर:"

تحقیق ناظرین اب باوا جی خود ہی سوچ میں پڑ گئے - کہ رگوید منڈل ۱۰۔ سوکت ۸۵ کے منتر ۴۵ میں لفظ ایکادش سے دس پوتر اور گیارھواں پتی مراد کیوں نہ لیجاوے - جیسا کہ پہلے پنڈت - اچاریہ اور رشی برابر لیتے رہے ہیں۔ اس اپنی سوچ کو باوا جی نے سوال نمبر ۱۶ کی شکل میں رکھا - الا اس کا کوئی جواب باسما ہاں نہ لکھ کر وہی پہلے بیان کردہ وید منتروں اور حوالہ جات کی طرف اشارہ کر دیا جنپر ہم پیچھے مفصل بحث کرکے ثابت کر آئے ہیں - کہ دیانند کے ارتھ بالکل غلط - پرکرن ورودھ اور غیر مہذبانہ ہیں - بلکہ صریح طور پر نرکت کے مخالف ہیں - جو ویدوں کے ارتھ کی کسوٹی ہے - اور جس کو خود آریہ سماجی اور اون کا پیشوا ارتھ سمجھ بھی مانتا ہے - اس لئے باوا جی کا ایک استری کے واسطے وید کے منتروں سے گیارہ پتی نکالنا بالکل وہمی خیال ہے - آپ پراچین رشیوں کو رہنے دیجئے - ذرہ خود باوا دیانند کی پستک ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۱۴۴ سطر ۵ پر نگاہ ڈالئے - جہاں پر کہ مہاراج جی اسی منتر کے واقع شدہ ایکادش شبد کا ارتھ دس پوتر اور گیارھواں پتی کو مان کرتا ہے نہ معلوم پھر دیانند کس ترنگ میں آگیا - اور اوس کے بعد سعا صفحہ ۱۱۸ پر ایکادش شبد سے گیارہ پتی تک استری نیوگ کرے - ارتھ کر گیا - پیارے پلھک گن جب خود دیانند کی یہ دشا ہے کہ وہ اپنے ہی کئے ہوئے ایک ہی پستک کے ارتھ بلکہ صرف ۴۴ صفحہ پیشتر کے مندرجہ تحریر یاد نہیں رکھ سکتا تھا تو اوسکی تحریرات پر کیا بھروسہ ہو سکتا ہے اور اوس کا نوین مت آریہ سماج نامی کس حیثیت کا ہے -

دیانند -

देवराद्वा सपिण्डाद्वा स्त्रिया सम्यङ् नियुक्तया प्रजेप्सिताधिगन्तव्या सन्तानस्य परिक्षये ॥

ज्येष्ठो यवीयसो भार्यां यवीयान्वाग्रजस्त्रियम्।
पतितौ भवतो गत्वा नियुक्तावप्यनापदि॥
औरसः क्षेत्रजश्चैव॥

منو ادھیاے ۹ - اشلوک ۵۹ - ۵۸ - ۱۵۹

یہ سب منوجی لکھا ہے - کہ سپنڈ یعنے خاوند کی پشتوں ہیں - خاوند کے چھوٹے یا
بڑے بھائی یا اپنی ذات والے نیز اپنے سے اعلےٰ ذات والے مرد سے بیوہ عورت کا نیوگ
ہونا چاہئے - بشرطیکہ وہ رنڈوا مرد یا بیوہ عورت اولاد پیدا کرنیکی خواہش کرتے ہوں
تب نیوگ ہونا مناسب ہے - اور جب اولاد بالکل نہ ٹھہرے - تب نیوگ ہو - اگر آپت
کال یعنے اولاد کی خواہش کے ہونے کے بغیر بڑے بھائی کی عورت سے چھوٹے کا اور
چھوٹے کی عورت سے بڑے بھائی کا نیوگ ہو اور نیز اولاد پیدا ہو جانے پر دوبارہ
وے نیوگ شدہ آپسمیں صحبت کریں - تو اپنے دھرم سے گرے ہوئے سمجھے جائیں
مطلب یہ کہ ایک نیوگ میں دوسرے لڑکے کے حمل رہنے تک نیوگ کی حد ہے - اس
کے پیچھے صحبت نہ کریں اور اگر دونوں کے لئے نیوگ ہوا ہو تو چوتھے حمل تک حاصل
کلام مذکورہ بالا طریق سے دس اولاد تک ہو سکتی ہیں - پیچھے شہوت پرستی سمجھی جاتی ہے
اس سے پتت یعنے گرے ہوئے سمجھے جاتے ہیں - اور اگر بیاہی عورت اور مرد بھی دسویں
حمل سے زیادہ صحبت کریں - تو شہوت پرست ہوتے ہیں - یعنے بیاہ یا نیوگ اولاد ہی
کے لیئے کئے جاتے ہیں - اندھا دھند شہوت رانی کے لئے نہیں -

(تحقیق) ناظرین! آواپانند نے ویدوں کے ارتھ بدلنے پر ہی قناعت نہیں کی -
بلکہ سمرتیوں کے ارتھوں میں بھی گڑبڑ مچایا ہے - اشلوک نمبر ۵۹ میں اپنی ذات والے
یا اپنی ذات سے اعلےٰ کے ساتھ نیوگ ہو ایسا کوئی شبد نہیں ہے - اشلوک ۵۹ سے جس قدر
نتائج نکالتے ہیں - وہ بھی مہاراج کے اپنی بھاؤ کا اظہار ہیں - ورنہ اشلوک میں ایسی کوئی
عبارت نہیں ہے - پیچھے آکر حاصل کلام تو خوب ہی نکالا ہے - کہ دس اولاد نیوگ سے پیدا کئے
جاویں - الا اس کا کوئی پرمان نہیں دیا ہے - اشلوک ہائے بالا سے یہ ہرگز نہیں نکلتا -
اگر ہم اشلوک ہائے محولہ دیانند کو نیوگ کے مویدان بھی لیں تو اوس سے صرف یہ نکلتا ہے
کہ آپت کال میں چھوٹے بھائی یا سپنڈ سے نیوگ کیا جاوے - الا عام اشخاص سے

یا اعلےٰ ورن سے نیوگ سدھ نہیں ہوتا جیسا کہ ویاشند لکھتا ہے۔ ان حوالجات کے لکھنے سے دیاشند کی یہ مراد معلوم ہوتی ہے کہ اگر نیوگ دھرم نہوتا۔ تو منو مہاراج کیوں اپنی سمرتی میں جگہ دیتا۔ اس کا جواب صاف ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے بھی اشارہ کر آئے ہیں کہ منو مہاراج نے دھرم اور ادھرم دونوں کا روپ اپنی سمرتی میں دیا ہے۔ الّا دھرم کو سیون کرنے اور ادھرم کو چھوڑنے کی بھی ساتھ ہی منو جی نے ہدایت کی ہے منو نے اپنی سمرتی میں برے اعمال چوری زناکاری۔ قماربازی وغیرہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ الّا صرف اسی سے وہ جائز نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح سے نیوگ کا اندراج منو سمرتی میں نیوگ کو جائز نہیں بنا دیتا۔ ہاں اوس کے جواز کے لئے باقی عبارت اوس سلسلہ مضمون کی دیکھنی ہوگی اور کل قیود اور شرائط کو ایک ساتھ لینا ہوگا۔ منو جی نے صرف انہی دو اشلوکوں میں جنکا دیانند حوالہ دیتا ہے نیوگ کا ذکر ختم نہیں کر دیا۔ بلکہ اشلوک نمبر ۶۳ ادھیائے ۹ تک برابر نیوگ کا ذکر ہے۔ الّا فی الفور اوس کے بعد اشلوک نمبر ۶۴ سے لیکر کئی اشلوکوں تک منو مہاراج نے اپنی رائے اور فیصلہ نیوگ کے متعلق بیان کیا ہے۔ اور دوجاتی تین ورن۔ برہمن۔ کشتری۔ ویش کو اس سے مستثنےٰ کیا ہے۔ اور نیوگ کو ادھرم کہا ہے۔ ملاحظہ ہو اشلوک ۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸ جس کا ترجمہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔

۶۴۔ برہمن آدی تینوں ورنوں کو ودھوا استری دیور آدی کے سنگ نیوگ کرنے کو نہیں پریرنا کرنی۔ وہ استری دوسری پتی کے پراپت ہونے سے سناتن دھرم یعنی ایک ہی پتی برت دھرم کا نشٹ کرتی ہے۔

۶۶۔ اور یہ (نیوگ) ودوانوں نے پشو دھرم نندت کہا ہے۔ یہ پشو دھرم راجہ بین نے اپنے راج میں منشوں کے واسطے بھی کہا۔

۶۷۔ وہ راج رشی (چکرورتی راجہ ہونے سے راج رشی کہا گیا) نہ کہ دھرم سے) سب پرتھوی کو بھوگتا ہوا۔ کامی ہو کر بھائی کی استری کے ساتھ اس نیوگ روپی برن سنکرتا کو پرورت کرتا ہوا۔

ناظرین باوا دیاشند تو راجہ بین کے بھی دادا گورو تھے۔ کیونکہ بین نے تو صرف دیور یا سپنڈ سے نیوگ کی ریتی چلادی اور صرف ایک پوتر اوتپن کرنے کا آپت کال

میں حکم دیا (ملاحظہ ہو منوسمرتی ادھیائے ۹۔ اشلوک نمبر ۶۰) الّا باواجی ایسے دیالو
تھے کہ بھائی اور سپنڈ کی قید کو توڑ کر بیوہ کو اختیار دیا جس سے چاہے پر پُرش سے
بھی نیوگ کر سکتی ہے۔ اور ایک بھی نہیں بلکہ دس تک لائن کے لال پوتر پیدا کر سکتی ہے
اور مزید برآں یکے بعد دیگرے گیارہ خاوند تک کر سکتی ہے۔ شیخ سعدی بیچارہ تو صرف
یہ شعر لکھ کر ہی کہ زنے نو بکن در ہر نو بہار۔ رہ گیا۔ الّا باوا دیانند جی بھارت کے
اخلاق کو ترقی دیتے ہوئے خصم نو بکن در ہر نو بہار سے شیخ سعدی کے شعر کو ترمیم
کرتے ہوئے خوب ہی نام پیدا کر گئے۔

ناظرین۔ اشلوک نمبر ۱۵۸ و نمبر ۱۵۹ کا ثبوت در بارہ نیوگ۔ بکر۔ باواجی نے ایک
اور اشلوک نمبر ۱۵۹ ادھیائے مذکور کا صرف ایک ٹکڑہ ہی درج کر دیا ہے۔ ہم ہر دو اشلوک
محولہ کا جواب دے چکے ہیں۔ اب سنئے اشلوک ۱۵۹ کے ٹکڑے کا بھی امتحان کیجئے۔ اس
ٹکڑہ کا ترجمہ باواجی تو اپنے پوتھے میں کرنا بھول گئے۔ صرف پرمان ہی دیکر چپ ہو
اچھا لیجئے اوس کا ارتھ سنئے "اورس بیٹا۔ کھشیترج بیٹا" ہم نے بھی اس ٹکڑہ کا ارتھ دیا
جس سے باواجی کی یہ مراد معلوم ہوتی ہے کہ کھشیترج بیٹا اوس کا نام ہے جو نیوگ
سے پیدا ہوا کرتا ہے۔ ایسے بیٹے کو منوجی نے بیٹوں کے شمار میں گنا ہے پس نیوگ ثابت
ہو گیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ منو مہاراج نے لوگوں کے رویہ کے مطابق جس قدر
طریق سے لڑکے پیدا ہوتے دیکھے اون کا نام لکھ دیا ہے۔ دیانند نے صرف دو پوتروں
کے ہی نام لکھے۔ الّا اسی اشلوک نمبر ۱۵۹ کے بقیہ حصہ میں اور اشلوک نمبر ۱۶۰ میں
منوجی نے ۱۲ قسم کے پوتر لکھے ہیں۔ اونمیں گوڑھ اوتپن۔ کانین۔ سہوڑھ۔ پوتر بھو
وغیرہ حرامی بچے بھی لکھے ہیں۔ کیا اس سے یہ مراد ہو سکتی ہے۔ کہ چونکہ منوجی
نے ایسے حرامی بچوں کو اپنی لسٹ میں درج کر دیا ہے۔ اس سے حرامکاری جائز
ہو گئی۔ ایسا خیال جہل مرکب ہے۔ اس لئے محض نیوگ کے پیدا شدہ بچے کے
پتروں کی فہرست میں درج ہو جانے سے ہی نیوگ جائز ثابت نہیں ہو سکتا۔
نہ منوجی کے اس عمل سے نیوگ منوجی کا سمّت ہو سکتا ہے۔ جبکہ منوجی نے صریح
طور پر اوسکی تردید کر دی ہے۔ باواجی کھشیترج پوتر کو منو مہاراج کے بیان کردہ
بیٹوں کی فہرست میں شامل دیکھ کر ہی خوش ہو گئے وہ اپنے نیوگ کے پیدا شدہ دیگر

پوتروں کی حیثیت اور درجہ کو تو منوسمرتی میں دیکھ لیا ہوتا۔ اور اس کو بھی
پبلک میں پیش کرنے کی جرأت کی ہوتی۔ اگر مہاراج ایسا کرتے تو ان کے نیوگ
کا مول ہی نہ کھل جاتا۔ ان کو تو اپنا مطلب نکالنا تھا۔ کوئی ست کا وچار
تھوڑا ہی مدنظر تھا۔ ناظرین ہم آپ کو ایسے پتروں کی حیثیت اور درجہ کے
متعلق منوجی کی رائے دکھا کر اس حصہ کو پورا کرینگے۔ ملاحظہ ہو منوسمرتی ادھیائے
۹۔ اشلوک نمبر ۱۶۱-۱۶۳-

ارتھ- ۱۶۱- جیسے ٹوٹی گھاس پھوس کا ڈونگا بنا کے آدمی جل کو ترے
وہ جیسے ڈوب جاتے اور کچھ پھل کو پراپت ہوتا ہے۔ ویسے ہی کشیترج آدک پوتروں
سے پتا کو پھل ملیگا۔

۱۶۳- ایک اورس (ذاتی) پوتر ہی پتا کے دھن کا سوامی ہو۔ باقی کشیترج آدک
پوتروں کو رحم کر کے گذارہ کے لئے روٹی کپڑا دینا چاہئیے۔

منوجی نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ خاص نیوگ کی قابل نفرت۔ مذہب اور پشو دھرم
ہونے سے نیوگی اولاد کی حیثیت اور بھی خراب لکھی ہے ملاحظہ ہو منو ادھیائے ۳
اشلوک نمبر ۱۷۴ نمبر ۱۷۵-

ارتھ- ۱۷۴- پرائی استری میں گنڈ اور گولک نام دو پوتر اوتپن ہوتے
ہیں- پتی کے جیتے جی (دوسرے مرد سے نیوگ ہو کر) گنڈ اور پتی مرے پیچھے
نیوگ سے گولک ہوتا ہے-

۱۷۵- پرائی استری میں اوتپن ہوئے وے گنڈ اور گولک دونوں۔ پرائی کے
اس لوک میں کیرتی آدک کو اور پرلوک میں ہیبہ کیبیہ کو ناش کرتے ہیں
پس ہمارے آریہ سماجی بھائیو نیوگ کے ذریعے لڑکوں کے پیدا کرنے سے
کیا فائدہ ہے جو کہ نہ اصلی پوتر کہلا سکتے ہیں۔ نہ جائز وارث۔ اور نہ ہی ان کی
کچھ حیثیت سوسائٹی میں ہو اور نہ ہی شرادھ اور یگیہ کے ادھکاری ہوں
اس لئے ایسے ورن سنکر اور قابل نفرت اولاد پیدا کرنے سے اور قومی حقیقی میں
خانہ جنگی اور گڑبڑ مچانے کے خیال خام سے باز آؤ۔ اور دیانند کے ایسے اپدیش
گھر ناکیت اور وید آدی ست شاستروں سے ورودھ تحریرات پر ہرگز عمل کر کے

آپت پُرشوں اور رشیوں کی رائے کی قدر کرو۔ شودروں میں پہلے سے منو آدک سمرتی
کاروں کے احکام کے مطابق کریوہ وغیرہ بد ہوا ہوا آپکے نیوگ کے ہم پلہ بلکہ رائج ہی ہے
الا دو جاتی اعلےٰ ورنوں کے اخلاق کو برباد کرنے۔ اور اون کو شودر بنانے کی شٹ ودھی
کو چھوڑ کر سچے سناتن دھرم کی شرن لو۔ اور پتی ورت دھرم کو جو کہ ہندو جاتی
کا بھوشن ہے ملیا میٹ کرنے سے باز رہ کر اپنی ماؤں بہنوں اور بہو والدی کی استریوں
سے نیک اشیرباد لو

دیانند۔ سوال نمبر ۷ استری نیوگ مرے پیچھے ہوتا ہے یا خاوند کے جیتے بھی۔

جواب۔ جیتے بھی ہوتا ہے۔ رگوید منڈل ۱۰۔ سوکت ۱۰۔ منتر ۱۰۔

अन्यमिच्छस्व सुभगे पतिं मत् ।

جب خاوند اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو تب اپنی عورت کو اجازت دیوے کہ "اے
نیک بخت اولاد کی خواہش کرنیوالی عورت تو مجھ سے علاوہ دوسرے خاوند کی خواہش
کر، کیونکہ اب مجھ سے تو اولاد نہیں ہو سکیگی۔ تب عورت دوسرے کے ساتھ نیوگ
کر کے اولاد پیدا کرے۔ لیکن اوس بیاہے ہوئے خاوند کی خدمت میں کمربستہ رہے
ویسے ہی عورت بھی جب بیماری وغیرہ امراض میں مبتلا ہو کر تولد اولاد کے ناقابل ہو
تب اپنے خاوند کو اجازت دے کہ اے مالک آپ تولد اولاد کی خواہش مجھ سے چھوڑ کر کسی دوسری
بیوہ عورت سے نیوگ کر کے اولاد پیدا کیجئے۔

جیسا کہ پانڈو راجہ کی عورت کنتی اور مادری وغیرہ نے کیا۔ اور جیسا کہ بیاس جی
نے چترانگد اور وچترویرج کے مرجانے پر اون اپنے بھائیوں کی عورتوں سے نیوگ
کر کے امبیکا امبالیکا سے دھرتراشٹر اور انبالکا سے پانڈو اور داسی سے ودر کو پیدا کیا۔

تحقیق) ناظرین باوا دیانند نے اب ایک اور فرمان وید کا دیکر پتی کے جیتے جی نیوگ
کرانے کا دیا ہے۔ اور اس وید منتر کے پیش کرنے میں بھی مہاراج نے بڑی بھاری دھوکہ
دہی سے کام لیا ہے۔ جس وید منتر کا چوتھا حصہ اپنے ثبوت میں باوا جی نے اوپر
دیا ہے۔ وہ منتر منجملہ اون چودہ ۱۴ منتروں کے ہے جو رگوید منڈل ۱۰ کے سوکت ۱۰ میں درج
ہیں۔ یہ چودہ ۱۴ منتر یم۔ یمی کے سمباد کے ہیں۔ اور اوس سوکت کے شروع میں مضمون کی
تشریح کے طور پر بھاشیہ کار نے یم۔ یمی کا سمباد لکھ کر ظاہر کیا ہے کہ یم۔ یمی آپس میں بھائی اور بہن

کا رشتہ رکھتے تھے۔

افسوس کہ باوا اُپادھیائے نے سلسلہ مضمون کو دیکھنے اور وچارنے کے بدون یا دیدہ و دانستہ پبلک کو دھوکہ دینے کے لئے لکھدیا کہ اس سوکت کے دسویں منتر کی رو سے خاوند اپنی استری کو جیتے جی اجازت دیسکتا ہے کہ وہ دوسرے پُرش سے نیوگ کرلے۔ اگر مہاراج جی منترا کو پورا ہی درج کردیتے تو بہی اون کا دھوکہ طشت از بام ہوجاتا۔ اِلّا اوپادھیائے نے صرف آخری چوتھا حصہ منتر کا درج کردیا جسمیں صرف یہ لکھا ہے وہ اے سوبھاگیہ وتی مجھ سے علیحدہ اور پتی کی خواہش کر۔ تا اس قدر حصہ سے بھی دیانند کا لکھا ہوا طریقہ نیوگ سدھ نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اسمیں یہ درج نہیں ہے کہ خاوند اپنی ناقابلیت پیدائش اولاد کے سبب اپنی استری کو اجازت دیوے۔ نہ ہی اس پورے منتر میں کہیں دیانند کے نیوگ کا وہاں تک کوئی ثبوت ہے لیجئے ہم آپکے سامنے پورا منتر پیش کرتے ہیں۔ آپ خود ہی دیانند کی چال بازی کا امتحان کریں۔

आघाता गच्छानुत्तरा युगानि यत्र जामयः कृणवन्नजामि।
उपबर्बृहि वृषभाय बाहुमन्यमिच्छस्व सुभगे पतिं मत्॥

ارتھ۔ وے اوتر یُگ آوینگے جن یُگوں میں بھگنیاں (بہنایں) بھگنی سے علیحدہ سمبندھ رہت کرم کو کرینگی۔ اسواسطے ہے سوبھاگیہ والی میرے سے انیہ پتی کی اچھیا کر۔ اور اوس پتی کے واسطے اپنے پانی کو گرہن کرا لے۔

مطلب یہ ہے کہ کلیگ آئیگا جسمیں یہ سنکرتا ہوگی جس کال میں بھگنی (بہن) سے علیحدہ استری ہوکے کرموں کو بھگنی کریگی۔ کنتو ابھی تو سنکر دھرم نہیں۔ اپنے اپنے دھرم میں سب ورن ورتمان ہیں۔ اس منتر سے صاف ظاہر ہے کہ اس کا متکلم بھائی ہے اور مخاطب بہن ہے اس سوکت کے باقی منتروں سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ یم۔ یمی بھائی بہن کا رشتہ رکھتے تھے جیسا کہ مہابھاشیہ کار نے شروع میں لکھدیا ہے۔ اس سوکت میں یمی نامی بہن کام آتر ہوکر اپنے بھائی یم نامی کے ساتھ نیوگ کرنے کی خواہش ظاہر کرتی ہوئی اوس کے ساتھ مباحثہ کرتی ہے۔ اور بھائی اوس کو اس نندت کرم سے باز رکھنے کے لئے کوشش کرتا ہے۔ اور یہ سلسلہ گفتگو منتر اول سے لیکر دسویں منتر تک جاتا ہے۔ چنانچہ یم صاف کہتا ہے کہ میرے سے

اور پتی کی اچھیا کر۔ کیونکہ ابھی تک یہ ادھرم نہیں ہو سکتا۔ کہ بھائی بہن سے سماگم کریں۔ البتہ آئندہ ایسے یگ آوینگے جس کا اشارہ کلجگ کی طرف ہے کہ جب دیانند جیسے کلجگی رشی پیدا ہو کر ورنوں کو سنکر کرنے کا بیڑا اٹھائینگے۔ اور سناتن پتی برت دھرم کو نشٹ کرنے کے لئے نیوگ جیسے شرمناک اور گندے مسئلے پر پرچار کرکے پراپکار کا سہرا اپنے سر پر سجائینگے۔ گیارہویں منتر میں صاف طور پر یمی کہتی ہے۔ کہ بھائی کے ہونے سے کیا فائدہ جو بہن کے دکھ کو رفع نہ کرے۔ اور آخرکار بارہویں منتر میں بڑے زور سے یم انکار کرتا ہے۔ اور اپنا رشتہ ظاہر کرتا ہے۔

न वा उ ते तन्वा तन्वं सं पपृच्यां पापमाहुर्यः स्वसारं निगच्छात्। अन्येन मत्प्रमुदः कल्पयस्व न ते भ्राता सुभगे वष्ट्येतत्॥

ارتھ۔ میں کبھی تیرے شریر سے اپنا شریر ملاؤنگا۔ کیونکہ لوگ کہیں گے کہ یہ پاپی ہے جو بہن سے نزدیکی کرتا ہے۔ مجھ سے سوائے اور مرد کی اے سوبھاگیہ وتی خواہش کر۔ تیرا بھائی یہ نہیں چاہتا۔

ناظرین اب کیا شک باقی رہا کہ یہ سلسلہ گفتگو بھائی بہن کا ہے۔ اور اس منتر میں صاف طور پر شبد بھراتا (**भ्राता**) یعنی بھائی کا پڑا ہے۔ پھر دیانند کا کیا منہ ہے۔ کہ ان منتروں سے جورو اور خاوند کی مراد لیکر نیوگ سدھ کرے۔

اے ہندو قوم کے یوگیہ پرشو۔ ایسے ایسے ویدوں کی دوشٹ اور قومی ننگ و ناموس کو برباد کرنے والے فرضی ویدوالوں سے نفرت کرو۔ اور ان جھوٹے رفارمروں کی چال بازیوں سے واقف ہو کر اپنے دل کو مت ڈگمگاؤ۔ اپنے سچے سناتن دھرم میں قائم رہ کر اپنے رشیوں کے احکام کی تعمیل کرتے ہوئے اپنی زندگی کے اعلےٰ معراج کو حاصل کرو۔

دیانند جی نے اسی منتر کے حوالے سے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جب استری بیمار ہو جاوے تو خاوند کو بھی ویسی ہی اجازت دیوے کہ آپ بھی اور دوسری استری سے نیوگ کر کے اولاد پیدا کریں۔ بھلا ہم پوچھتے ہیں کہ اس منتر میں ایسا کونسا شبد ہے جس کا الٹا ارتھ مہاراج نے کیا ہے۔ یا آپ نے ہر ایک بات میں استری اور مرد کو مساوی حقوق دینے کے لئے ویدوں کے جا بجا ایسے الٹے ارتھ کئے ہیں۔ یا واقعی ویدوں کی تو ایسی تعلیم نہیں ہے بلکہ ویدوں میں بالتشبیہ ہر خاص جنس

یا شخص یا شے کے متعلق ہے اوس کا اوپدیش کیا گیا ہے - اور ایسا ہی اوسکا ترجمہ ہوسکتا ہے - اگر آپ کے خیال میں یہ بھی ایک کمی تھی تو آپ آریہ سماجی وید بھی بنا ہی رچ دیجئے - ہمارے سناتن ویدوں کی مٹی پلید کیوں کی دیانند جی اگر آپ کو کسی پورب جنم کے سبب منشا دیہہ پھر ملجاوے تو اس کمی کو ضرور پورا کر دینا - کیونکہ ہماری خیال میں آپ کے اس جنم کے کرم تو کبھی جنم تک آپکو منشا دیہہ نہیں پانے دینگے - جیسا کہ ہمارے شاستروں میں آپ جیسے مہاتماؤں کی گتی لکھی ہے -

ناظرین - آخیر میں سوامی جی نے تواریخی سلسلہ کا ثبوت یہ دیا ہے کہ پہلے ہی پانڈوؤں کی استریوں نے نیوگ سے اولاد پیدا کی - اور بیاس جی نے بھی اپنے بھائی کی استریوں کو نیوگ کر کے صاحب اولاد کر دیا -

قبل اس کے کہ ہم ان نظائر کا مفصل امتحان کریں - ہم یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ جب اعلے سند وید سے دیانند کا نیوگ سدھ نہوا - اور منو آدک آپت پرشوں کی تحریرات سے نیوگ کی تردید ہو کر نیوگ ایک نندت کرم ثابت ہو گیا تو محض کسی آدمی کے آچرن یا عمل سے خواہ وہ آدمی کیسا ہی بڑا کیوں نہو - دھرم کا فیصلہ نہیں ہو سکتا - اور نہ ہی بمقابلہ وید اور سمرت شاستروں کے وہ عمل قابل تقلید ہو سکتا ہے - اس لئے اگر کسی راجہ نے ایسا کیا بھی ہو تو وہ ہمارے لئے نیوگ کو جائز نہیں بنا سکتا - اگر ان راجاؤں کے آچرن سے ہی دھرم کا فیصلہ مان لیا جاوے تو خیال کیجئے کہ یدھشٹر جیسے ستیہ وادی نے قمار بازی بھی کی ہے نہ صرف بلکہ اپنی استری کو بھی داؤ پر رکھ کر ہار دیا تھا تو کیا اس سے قمار بازی جائز ہو سکتی ہے - جبکہ شاستروں میں اوسکی نندا موجود ہے - اسیطرح سے جبکہ نیوگ منو سمرتی سے نندت کرم سدھ ہو گیا - تو کسی کے عمل سے وہ جائز نہیں ہو سکتا -

اب ہم دیانند کے پیش کردہ تواریخی نظائر کا امتحان کرتے ہیں - ناظرین ان پر نظائر کے حالات سے جنہیں کہ وہ وقوع میں آئیں - آپ خود ہی نتیجہ نکال سکینگے کہ یہ ہرگز دھرم کا فیصلہ نہیں کر سکتیں - سب سے پہلے جب بچتر ویرج راجہ کا انتقال

ہو گیا تھا۔ تو ستّیَ وتی بیاس جی کی ماتا نے خیال کیا کہ کُل نشٹ ہو کر کوئی راجہ باقی
کی شاسن کو نہیں رہا۔ اس لئے اوس نے اول بھیشم جی سے کہا کہ بچتر ویرج کی استریوں
کو اولاد دیکر اس ضرورت کو پورا کریں۔ الا چونکہ وہ ساری عمر جیسا کہ برہمچریہ کا پرن کر کے
بادشاہت بھی چھوڑ چکے تھے۔ اونہوں نے انکار کیا۔ اور بتلایا کہ بیاس جی اس کام
کے لئے یوگیہ پرش ہے۔ جب بیاس جی کو بلا کر ماتا نے کہا۔ کہ اس آپت کال میں
میرے حکم کی تعمیل کرو۔ چنانچہ اسوقت بیاس جی کے سامنے دو باتیں تھیں۔ یا تو وہ
نیوگ سے اولاد پیدا کرتا۔ یا ماتا کے حکم کی نافرمانی کرتا۔ انہیں سے جو اون کو پسند
ہوئی اوسکو کرنے پر مجبور ہو گئے۔ اور جس امر کے کرنے میں بیاس جی کے خیال میں کم پاپ
نظر آیا اوس کو منظور کر لیا۔ بیاس جی ماتا کے حکم کی تعمیل کو مہابھارت میں سب سے
اعلٰے بیان کرتے ہیں۔ اور لکھتے ہیں۔

लोकवेदविरुद्धोऽपि मातुर्वाक्यं न लंघयेत् ।

ترجمہ۔ دنیا اور وید کے ورودھ ہونے پر بھی ماتا کا بچن اولنگھن (نافرمانی)
کرنے کے یوگیہ نہیں ہے۔

मातृदेवो भव شاستروں کا بھی یہی سدھانت ہے۔ کیونکہ ماتری دیوو بھو
ترجمہ۔ ماتا کی دیوتا کی طرح پوجا کرنے والا ہو۔ ایسا حکم ہے تو پھر بیاس جی کب اپنی
ماتا کے حکم سے نافرمانی کر سکتے تھے۔

دوسری نظیر میں جبکہ راجہ پانڈو نے اپنی استری کنتی کو نیوگ سے اولاد پیدا
کرنے کی ہدایت کی ہے تو کنتی نے بڑے زور سے اوسکی تردید کی ہے۔ اور پتی برت
دھرم کی عظمت کو ظاہر کر کے ایسا کرنے سے انکار کرنے پر آخر راجہ نے کنتی سے یہ بات
کہی کہ پھر ماتا کا حکم ماننا ہی پتی برتا استریوں کا پرم دھرم ہے۔ اس لئے میں تم کو ایسا
ہی حکم دیتا ہوں اور میرا کُل نشٹ ہوتا ہے۔ اس لئے تم بلا حجت خواہ تمہاری دلیل کیسی
ہی معقول ہو میری آگیا کا پالن کرو۔ تب کنتی نے جبراً قہراً سنبھال اس کے کہ اوس کا
پتی برت دھرم پتی کی نافرمانی سے نشٹ ہوتا ہے۔ منظور کر لیا۔ اس لئے ناظرین
یہ ہر دو نظائر نیوگ کے جواز کے لئے کافی نہیں ہیں۔ نہ ان سے دھرم کا فیصلہ ہوتا ہے اور
نہ ہی ان سے عام رویہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اور ایک دو ابابیل کے آسمان پر گھومتے نظر آنے

سے گرمی کا موسم نہیں آجاتا۔ اور جب کہ ہم پہلے وید شاستروں کی گواہی سے نیوگ کو
نندت اور پشو دھرم ثابت کر آئے ہیں تو ایسی نظائر اس کو قابل تقلید نہیں بنا سکتیں

(دیانند) منو ادھیاے ۹ - اشلوک ۷۶ و ۸۱

प्रोषितो धर्मकार्यार्थं प्रतीक्ष्योऽष्टौ नरः समाः ।
विद्यार्थं षड् यशोऽर्थं वा कामार्थं त्रींस्तु वत्सरान् ॥
वन्ध्याष्टमेऽधिवेद्याब्दे दशमे तु मृतप्रजा ।
एकादशे स्त्रीजननी सद्यस्त्वप्रियवादिनी ॥

ترجمہ - اگر بیاہا خاوند دھرم کی غرض سے غیر ملک میں گیا ہو تو بیاہی عورت آٹھ برس اور اگر علم و نیکنامی کے لئے گیا ہو تو چھ برس اور دولت وغیرہ کے لئے گیا ہو تو تین برس تک انتظار کرکے پھر نیوگ کرکے اولاد پیدا کرے۔

جب شادی شدہ خاوند آوے تب نیوگ شدہ خاوند سے تعلق قطع ہو جاوے - ویسے ہی مرد کے لئے بھی قاعدہ ہے کہ عورت بانجھ ہو تو آٹھویں برس۔ اولاد ہو کر مر جاوے تو دسویں برس۔ لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں تو گیارھویں برس تک اور جو بدکلام بولنے والی ہو تو جلدی ہی اوس عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نیوگ کرکے اولاد پیدا کر لے۔

ویسے ہی اگر مرد نہایت تکلیف دہندہ ہو تو عورت کو چاہئے کہ اوس کو چھوڑ کر دوسرے مرد سے نیوگ کرکے اولاد پیدا کرکے اوسی بیاہے خاوند کی وارث اولاد کو کر لے۔
اس قسم کے حوالہ جات اور دلائل سے سوئمبر بیاہ اور نیوگ سے اپنے اپنے خاندان کی ترقی کرنی چاہئے۔

(تحقیق) ناظرین اس جگہ بھی اشلوکوں کے ترجمہ کرنے میں دیانند نے بڑی غلط بیانی کی ہے۔ ذرہ اشلوک نمبر ۷۶ کے ترجمہ کی طرف توجہ مبذول کیجئے۔ جہاں لکھا ہے کہ اگر پُرش پردیس کو جاوے تو خاص خاص معیاد کے بعد اوسکی استری نیوگ کرکے اولاد پیدا کر لے۔ ہم پوچھتے ہیں۔ کہ اشلوک مذکور میں ایسا کونسا شبد یا جملہ ہے جس کا ترجمہ مہاراج جی نے ایسا کیا ہے۔ یہ جملہ دیانند نے اپنے مسئلہ نیوگ کی تائید کرنے کے لئے فالتو داخل کر دیا ہے۔ اگر باواجی اس اشلوک کے اوپر کے دو اشلوک اور بھی

پڑھ لیتے - تو اون کو ایسا ارتھ کرنیکی جرات نہ پڑتی - اشلوک نمبر ۷۴ میں منو مہاراج
نے لکھا ہے کہ پردیس جانے والا پرش اپنی استری کیلئے اوس کے گذران یان
گذارہ کا بندوبست کر جاوے اور اشلوک نمبر ۷۵ میں لکھا ہے کہ استری اپنے خاوند
کے پیچھے نیم ارتھات پتی برت سے رہ کر اپنا وقت کاٹے - اور جو کچھ جن آدمی کو نہ پہنچے
تو دستکاری وغیرہ کاموں سے جو نندت نہوں گذران کرے اور اشلوک نمبر ۷۶
کے مندرجہ خاص خاص میعاد تک انتظار کرنے کے بعد حسب رائے کلوک بھٹ
شارح منو سمرتی پتی کے پاس چلی جانا چاہئے - پس ناظرین آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کہاں
یہ منو مہاراج کا انتظام اور پتی برت دھرم کا اوپدیش - اور کہاں دیانند کا
نیوگ - اگر دیانند سیاق عبارت سے اگلی پچھلی عبارت کو ملا کر ارتھ کرتا - تو اوس کو
منو مہاراج کا آشا معلوم ہو جاتا - جیسا کہ کلوک بھٹ نے نتیجہ نکالا ہے - منو
مہاراج کے اس اشلوک نمبر ۷۶ کے تعبیر کے لئے ہم آپ کو وششٹ سمرتی کا بھی
پرمان دیتے ہیں جسمیں حسب ذیل عبارت درج ہے -

प्रोषितपत्नी पंचवर्षाण्युपासीत । ऊर्ध्वं पति-
सकाशं गच्छेदिति ॥

ترجمہ - پانچ برس تک استری پتی کی راہ دیکھے - اور پیچھے اوس کے پاس چلی
جاوے -

اس لئے ناظرین منو مہاراج یا کسی اور سمرتی کار نے پتی کے پردیس جانے پر استری
کو خواہ وہ کتنی ہی میعاد کے لئے جاوے پیچھے سے نیوگ کر لینے کی اجازت نہیں دی - یہ
صرف باوا دیانند کی ہی منصفانہ رائے ہے جس کا عملدرآمد محض دیانندی
امت کے احاطہ تک محدود رہنا چاہئے - اور آریہ سماجی بھائی اس کو سر پر رکھ
کر ناچتے پھریں -

اسی کی ذیل میں باوا جی کہتے ہیں کہ جب اصلی پتی پردیس سے واپس آجاوے تو
نیوگ والے کا تعلق قطع ہو جاوے - واہ مہاراج جی آپ پیچھے لکھ چکے ہیں کہ نیوگ
کا تعلق ایک یا دو حمل تک رہنا چاہئے - کیوں صاحب یہ دوسرا نیوگی پتی تنازعہ نہ
کریگا - کہ میرے ساتھ استری نے ایک یا دو حمل تک کا اقرار کیا ہوا ہے میں تعلق نہیں چھوڑتا

اور کیا پھر ایسے مقدمات عدالتوں میں نہ آئیں گے۔ باواجی نے مینر لوا ہ کو لوجہ مقدمہ بازی ناجائز قرار دیا۔ الّا نیوگ کی مقدمہ بازی پر کچھ بھی دھیان نہ دیا۔

پھر باوا دیانند نے بحوالہ اشلوک نمبر ۸۱ لکھا ہے کہ ویسے ہی مرد کیواسطے بھی قاعدہ ہے کہ خاص خاص حالات میں اپنی پہلی استری کو چھوڑ کر دوسری استری سے نیوگ کرلے۔ باواجی نے پرش اور استری کے حقوق برابر کرنے کے لئے یہ اشلوک اس جگہ لکھا ہے۔ ورنہ اس کا کوئی تعلق نیوگ سے نہیں ہے اس اشلوک کو ہم سوال نمبر ۱۲ کے تحت رنڈوے مرد کی کنواری عورت سے دوبارہ شادی کرنے کے جواز میں دے آئے ہیں۔ مفصل بحث کے لئے ناظرین اوس جگہ مطالعہ کریں۔ الّا جو نتیجہ اس سے باواجی اخذ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ بالکل مفقود ہے اسمیں ہرگز نیوگ کا لفظ نہیں ہے۔ نہ یہ لکھا ہے کہ پہلے استری کو آدمی چھوڑ دے۔ بلکہ اس سے یہی مراد ہے کہ بحالات مندرجہ اشلوک پہلی استری کی موجودگی میں آدمی دوسرا بیاہ کنواری سے کرسکتا ہے۔ ناظرین باواجی کی یہ تحریر عجیب ہے۔ کہ مرد اپنی پہلی استری کو چھوڑ کر دوسری سے نیوگ کرلے۔ گویا مہاراج نے آریہ سماجیوں میں مسئلہ طلاق کا رائج کرنا چاہا ہے۔ آجتک جس قدر رشی منی یا ودوان ہندو قوم میں گذرے ہیں۔ کسی نے بھی طلاق کو ہماری دھرم کے مطابق نہیں تبلایا۔ الا باواجی کی بدولت اج یہ دن بھی دیکھنا نصیب ہوا۔ کہ طلاق بھی روا ہے۔ سناتن شاستروں کا ہرگز ایسا منشا نہیں ہے۔

ناظرین آگے دیکھیئے کہ باوا دیانند کیا گل کھلاتے ہیں بھارت کے ننگ و ناموس کی کس طرح مٹی پلید کرتے ہیں اور ہندو گھرانوں کی عصمت مآب اور پتی برت دھرم میں پرورت بیچاری سیدھی سادی استریوں کو کیسی شرمناک ترغیب دیتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ ویسے ہی اگر مرد نہایت تکلیف دہندہ ہو تو عورت کو چاہیئے کہ اوس کو چھوڑ کر دوسرے مرد سے نیوگ کرکے اولاد پیدا کرکے بیاہے خاوند کا وارث بناوے۔ باواجی نے اپنے پتی سے منحرف ہونے کے لئے استریوں کو خوب ہی سبق دی ہے۔

باواجی نے مساوی حقوق کی شہ پر استریوں کو بھی اپنے پتی کو طلاق دینے کا اختیار دیا

ہے۔ باواجی کی یہ اختراع بھی عجیب اور نرالی ہے۔
مہاراج جی بھلا اس کے متعلق وید شاستر سے کوئی پرمان تو دیا ہوتا۔ الٹا دیتے کہاں سے
ہمارے ست شاستروں میں اعلیٰ درجہ کا اخلاق موجود ہے۔ جس کو دیکھ کر مغربی دنیا چکت
ہو رہی ہے۔ خیر باوا دیانند ہی اس معاملہ میں زیادہ ظن کے یوگیہ نہیں ہے۔ کیونکہ
جب آپ نے مسئلہ نیوگ کا آریہ سماجیوں کے اوپکار کے لئے پرچار کیا تھا۔ تو لازم
آیا کہ نیوگ کا احاطہ وسیع کرنے کے لئے ایسی استریوں کی بہتایت مہیا کیجاوے۔ جو
نیوگ کا مدعا پورا کریں۔ یہی وجہ ہے کہ مہاراج جی نے استریوں کو حق دیا ہے کہ وہ
ناچاقی یا خانہ جنگی کی وجہ سے اپنے پہلے خاوند کو چھوڑ کر بھی نیوگ کر لیا کریں۔
ناظرین دیانند نے اس پر اکتفا نہیں کیا۔ بلکہ لکھا ہے کہ ایسی استری جو اپنے پتی کو
چھوڑ کر نیوگ کرے اولاد پیدا کرکے اوس کو اپنے پہلے شادی شدہ پتی کی وارث بنا
دیوے۔ کیوں باواجی اس امر کو بھی سوچا تھا یا نہیں۔ کہ وہ کون سا بے غیرت اور
حمیت سے خالی انسان ہوگا جو ایسے بھوچار سے پیدا شدہ اولاد کو اور پھر ایسی
استری کی اولاد کو جو خاوند کو بوجہ ناراضگی باہمی چھوڑ کر پر پرش سیون کر رہی ہے۔
اپنا وارث قبول کریگا۔ ایسا اوپکاری دل تو آپ کی امت کا ہی ہوگا۔ الا ہندو جاتی
میں ایسی منش ابھی پیدا نہیں ہوئی۔ مہاراج جی اس پر بھی کوئی پرمان دیجاتے تو ہمکو بھی
آپ کے شاستروں سے واقفیت کا دم بھرنے کا موقعہ ملجاتا۔ یا یونہی نیوگی مراقبہ میں گئے
ہوئے اپنے دلی بھاو پرگٹ کر رہے ہو۔ ناظرین آپ باواجی کی تحریرات کو بغور
جانچیں کوئی معمولی عقل کا آدمی بھی ایسی تحریرات نہیں کر سکتا۔ کیا باواجی نے
ہندوؤں کے بواہ سنسکار کو بھی مثل دیگر اقوام کے ایک معاہدہ سمجھ لیا ہے۔ ہمارے
شاستروں سے صریح ظاہر ہے کہ یہ ایک دھارمک سمبندھ ہے۔ وید منتروں دوارا پتی
اور پتنی کا ایسا گاڑھا تعلق پیدا کیا جاتا ہے جو نہ صرف اس دنیا میں قایم رہتا ہے بلکہ پتی
لوک تک بعد مرنے کے بھی اوسکا قیام ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندو استری اردھنگی
بنکر پتی کے کل کرموں کی حصہ دار ہوتی ہے۔ اسی لئے نہ پرش اپنی استری کو چھوڑ سکتا ہے
نہ استری اپنے بھرتا کو خواہ وہ کیسا ہی کیوں نہ ہو چھوڑ سکتی ہے۔ اس پر ہم آپ کو منو مہاراج
کی ایک سند دیکر دکھاتے ہیں۔ کہ ہندو استریوں کو اپنے بھرتا کی بابت کیا آچرن کرنا لکھا ہے

ملاحظہ ہو منوسمرتی ادھیائے ۵ - اشلوک ۱۵۴ -

ارتھ: شیل سے رہت ہو یا دوسری استری سے پریتی کرنے والا - یا وہ یا آدمی گنوں سے خالی - تس پر بھی پتی ورتا استریوں کو پتی دیوتا کی طرح پوجا کرنے کے یوگیہ ہے -

ناظرین خیال کیجئے کہاں یہ اعلیٰ دھارمک اور اخلاقی سکشا کہ پتی کو دیوتا کی مانند پوجن کرنا - استری کا دھرم ہے خواہ وہ کیسا ہی غصے والا یا تنگ کرنے والا یا دیگر عیوب سے پُر ہو اور کہاں ودیانند کا اوپدیش کہ استری اپنے پتی کو جبکہ وہ تنگ کرنے والا ہو چھوڑ دے اور نیوگ کرلے !!!

آخیر پر باواجی لکھتے ہیں کہ اس قسم کے حوالہ جات اور دلائل سے سویمبر بیاہ اور نیوگ سے اپنے اپنے خاندانوں کی ترقی کرنی چاہئے - باواجی کیا کھا بیٹھے ہو - یا سوئے ہوئے بڑبڑا رہے ہو - آپ نے کسی جگہ اوپر اپنی تحریر یا پرمانوں میں سویمبر بیاہ کا تو کوئی ذکر نہیں کیا - پھر یہ نتیجہ کہاں سے نکالا جاوے اور نہ ہی اوس کا کوئی پرسنگ یا سلسلہ ہے - آپ کے اشارہ کردہ سویمبر بواہ پر ہم آپ کے لکھے ہوئے بواہ سنسکار پر بحث کرتے ہوئے رائے زنی کرینگے - بالفعل ہماری تحریر مسئلہ نیوگ پر ہی محدود ہوگی -

آخیر پر مہاراج لکھتے ہیں کہ بیاہ اور نیوگ سے اولاد پیدا کرکے خاندانوں کی ترقی کرنی چاہئے - اب مہاراج کی دلی منشاء کا پتہ لگ گیا - کہ بیاہ یا نیوگ سے خواہ جائز ہو یا ناجائز استری خاوند سے کوئی بیمار ہو یا پردیس میں ہو - آپس میں لڑائی ہو یا سلوک بسلسلہ پیدائش ہر وقت جاری رہے - جس سے کہ مہاراج کی امت میں ترقی ہوتی رہے - یہی نہیں بلکہ آریہ سماجی بغیر ترقی تعداد غیر ہندو اشخاص کو بھی شامل کر رہے ہیں - جس پر کہ ہم ایک علیحدہ رسالہ میں وچار کریں گے - الا پیارے آریہ سماجیو سچ جانو کہ ایسے افراد کی شمولیت اور بہو چاری اولاد کی زیادہ پیدائش سے ہر گز ترقی قومی نہیں ہو سکتی - اصلی ترقی اوس وقت تک ہوگی جبکہ شدھ ویرج کے ذریعے اپنے اپنے ورن کی استری اور پتی سے ویدوکت بواہ دوارا اورس (صلبی) بیٹے پیدا ہونگے - جیسا کہ منو مہاراج کے حوالہ سے ہم آپ کو پہلے درشا چکے ہیں -

(دیانند) جبکہ ایک بیاہ ہوگا - ایک مرد کے لئے ایک عورت اور ایک عورت کے لئے

ایک مرد رہیگا۔ اس عرصہ میں عورت حاملہ۔ دائم المریض یا مرد دائم المریض ہو جاوے
اور دونوں کا عالم شباب ہو اور رہا نہ جائے۔ تو پھر کیا کریں۔

جواب۔ اس کا جواب نیوگ کے مضمون میں دے چکے ہیں۔ اگر حاملہ عورت سے ایکسال صحبت نہ کرنے کے عرصہ میں مرد سے یا عورت سے نہ رہا جاوے تو کسی سے نیوگ کر کے اوس کے لئے اولاد پیدا کر دے۔ لیکن رنڈی بازی یا زنا کاری کبھی نہ کریں

(**تحقیق**) ناظرین اوپر کی جوابی عبارت میں مترجم اردو ترجمہ ستیارتھ پرکاش والے نے دیانند کی اصل تحریر کے مخالف ارتھ کر دیا تھا۔ جس کو ہم نے اصل کتاب سے لیکر درست کر دیا ہے۔ دیانند کی عقل کا امتحان کرنے کے لئے اون کی یہ تحریر بھی قابل توجہ ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ اگر حاملہ عورت سے ایک سال صحبت نہ کرنے کے عرصہ میں مرد یا عورت سے رہا نہ جائے۔ تو نیوگ کر کے اولاد پیدا کر دیں۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ حاملہ عورت ایسے وقت میں دوسرے سے نیوگ کر کے اولاد کس طرح پیدا کر سکتی ہے نہ معلوم باواجی کی اس سے کیا مراد تھی۔ خیر ناظرین اب ہم آپ کو دیانند جی کے نیوگ کے آخری کرشمہ کا نظارہ کرائیں گے۔ آہا دیکھئے یہ بات بھی رہ گئی تھی۔ اور ایک بڑا بھاری معمہ لاحل تھا۔ آخر باواجی نے اپنی دیالتا سے اس کو بھی صاف کر کے اپنی امرت کا اوپکار کر دیا۔ مہاراج جی لکھتے ہیں کہ اگر سوالات مندرجہ سوال بالا استری یا مرد سے بوجہ عالم شباب رہا نہ جائے تو بھی نیوگ کر لیں۔

کیوں **آریہ سماجیو** اب آپ کو **دیانند** کے دلی بھاؤ کا پتہ لگ گیا۔ اب آپ کو ہماری پہلی تحریر کا یقین آیا۔ جہاں ہم نے دکھلایا تھا کہ **دیانند** کا نیوگ محض وشے بھوگ اور خواہشات نفسانی کے پورا کرنے کا ذریعہ ہے۔ جس کا ثبوت خود **دیانند** کے ہی الفاظ ہیں۔ اس سے **دیانند** کی پہلی تحریر کہ آپت کال (لاولدی) میں نیوگ ہو بالکل رد ہو گئی۔ کسی رشی یا شاستر کار نے بوجہ عالم شباب نہ رہا جانے کو آپت کال نہیں لکھا ہے۔ نہ اس پر باواجی ہی کوئی پرمان دے سکے ہیں۔

ناظرین مہاراجہ منو کامی پرش کے چلائے ہوئے طریقہ نیوگ میں بھی جسکی منو مہاراج اور پاراشر جی نے تردید کی ہے۔ ایسی کوئی گندی تحریک نہیں ہے۔ اور نہ ہی مہابھارت کی ان نظائر میں جن کو دیانند اپنے ثبوت میں پیش کرتا ہے۔

کوئی ایسا واقعہ ہے - اس لئے دیانندی نیوگ کسی حالت میں رنڈی بازی اور
زناکاری سے افضل نہیں ہے - گو باواجی نے موجودہ طریق رنڈی بازی کو ناپسند
کرکے منع بھی کیا ہو - الّا نیوگ روپی فیشنیبل اور ریفارم کردہ رنڈی بازی کے اختراع
پر جو باواجی نے اپنی پستکوں میں پرچار کی ہے مہاراج دھنیاد کے ہوگیے ہیں -

ناظرین اس سے آگے باوا دیانند نے کچھ اپرسنگ یعنے سلسلہ مضمون نیوگ سے غیر متعلق باتیں لکھ کر
شری پاراشر جی مہاراج کے چند اشلوکوں پر اعتراض کیا ہو اور اونکی نسبت حسب ذیل لکھا ہے -

(دیانند) جب دیور سے اولاد پیدا کرنا ویدوں میں لکھا ہے تو اس اشلوک کا کرتا (المصنف)
کیوں ہو سکتا ہے -

ناظرین سب سے پہلے آپ دیانند کی تہذیب اور اخلاق کی طرف توجہ کریں - باواجی نے پراچین رشی
منی اور آپت پرشوں کو کیسی کیسی بدکلامی سے یاد کیا ہو سوا اسکے ہر مذہب اور ملت کے معزز
پیشواؤں کو مہاراج نے ایسے ہی الفاظ سے خطاب کیا ہو کیا ایسے ہی مہاتما دھرم اور اخلاق کے
پرچارک کہلا سکتے ہیں - یہی وجہ ہو کہ اونکی امت آریہ سماجی بھی اپنے مخالفین کو درشت
کلامی اور ذاتی حملوں کا نشانہ بنایا کرتے ہیں - کیا یہی بھارت کا اودّھار ہو - ہم ناظرین کو دیانند
کے اخلاق پر فیصلہ کرنے کیطرف راغب کرکے اصل مطلب پر آتے ہیں -

ناظرین دیانند کا اشارہ پاراشر جی کے اوس اشلوک پر ہو جس میں کہ اونہوں نے کلجگ کیلئے - دیور سے
لڑکا پیدا کرانیکی ممانعت کردی ہے - باواجی سے اپنے نیوگ کی تردید دیکھ کر رہا نہ گیا - اور بیچارے رشی
کو صلواتیں سنائیں - دیانند پھر لکھتا ہو کہ ویدمیں دیور سے لڑکا پیدا کرانا لکھا ہے - الّا اس
قسم کا کوئی منتر باواجی نے اسوقت تک پیش نہیں کیا - جن وید منتروں کا حوالہ اونہوں نے اپنی پستکوں
میں دیا تھا ہم نے اون پر مفصل بحث کرکے دکھا دیا ہو کہ اون سے ہرگز نیوگ کی ودھی نہیں نکلتی - اور
دیانند کے ارتھ نیر کرن - نرکت اور ویاکرن کے بالکل مخالف ہیں -

ناظرین دیانند نے پاراشر جی کی مدعا کو نہیں سمجھا پاراشر جی کا منشا نیوگ کے سابقہ یگوں میں جائز قرار
دینے کا نہیں ہے - وہ جانتے تھے کہ منو مہاراج نے اپنی سمرتی میں راجہ بین کا چلایا ہوا طریقہ نیوگ لکھ کر اس کو
رد کیا ہو - اور کسی یگ کیواسطے بھی جائز نہیں رکھا - اونہوں نے اپنی سمرتی کلجگ کیواسطے خاص طور پر رچی
تھی جیسا کہ پاراشر سمرتی کے ابتدائی اشلوکوں میں صریح طور پر درج ہے - اس لئے پاراشر جی کے اشلوک
سے جو دیور سے لڑکا پیدا کرانیکی ممانعت پرہے کلجگ کے لئے یہی نتیجہ نکلنا تھا - نہ کہ دیگر یگوں کیواسطے

اور نیز پاراشر جی جانتے تھے کہ کلجگ کے لوگ اور وہ رتیا (جنکا ویرج اوپر کو نہیں گرتا) نہیں ہونگے۔
اور نہ ہی وہ نیوگ کی ودہی کا لحاظ کرینگے۔ بلکہ کامی اور ادہرمی ہوکر بہن راجہ کے طریقہ سے بھی بڑھ جاوینگے
اس لئے کبھی ممانعت کردی گئی۔ الّا اس سے یہ لازم نہیں آگیا کہ سابقہ یگوں میں ایسا فعل جائز تھا جبکہ
منو مہاراج کی رائے صریح طور پر نیوگ کے برخلاف موجود ہے۔ اور دوجاتی ورنوں کے واسطے وہ نیوگ کو
نندت کرم اور پشو دھرم کہتے ہیں۔

ناظرین راجہ بین کے طریق نیوگ میں تو آپت کال کے وقت نیوگ کرنا کہا گیا ہے۔ اور آپت کال کے معنے
لڑکا نہ ہونا مانا ہے۔ اور نیوگ سے ایک یا حد درجہ دو لڑکے پیدا کرنا کہا گیا تھا۔ الّا باوا دیانند تو دس لڑکے نیوگ
سے پیدا کرنیکا حکم دیتے ہیں۔ گویا پراچین آپت کال کے ارتھ بھی اور ہی کرتے ہیں اور بین کے طریقہ نیوگ
میں چپ چاپ ہوکر نیوگ بغرض تولد اولاد لکھا ہے الّا باوا جی کے طریقہ نیوگ میں علانیہ طور پر مجمع
برادری میں مثل بیاہ کے نیوگ مشتہر کرنا لکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاراشر جی نے کلجگ کے واسطے نیوگ
کے جیسے کیسے طریق کو ہی قطعی بند کرنا لکھا ہے۔

(دیانند) اگر نشٹے یعنی خاوند کسی دور دراز ملک کو چلا گیا ہو۔ گھر میں عورت نیوگ کر لے اوس
وقت بیاہتا خاوند آجائے تو وہ کس کی عورت ہو۔ اگر کوئی کہے بیاہے خاوند کی۔ تو ہم نے مانا۔ لیکن یہ انتظام
پاراشری میں نہیں لکھا۔ کیا عورت کے پانچ ہی مصیبت کے موقعے ہیں۔ اگر بیمار پڑا ہو۔ یا لڑائی ہو گئی ہو۔
اس قسم کے موقعہ پانچ سے بھی زیادہ ہیں۔ اس لئے ایسے ایسے اشلوکوں کو کبھی نہ ماننا چاہیئے۔

ناظرین اسجگہ باوا دیانند کا اشارہ پاراشر جی کے اوس اشلوک پر ہے جسمیں اونہوں نے خاوند کے مرجانے یا
سنیاسی وغیرہ ہوجانے کے پانچ مصیبتوں میں استری کو دوبارہ بواہ کی آگیا دی ہے۔ الّا اوسمیں نیوگ کا
کوئی شبد نہیں ہے۔ باوا دیانند نے اس سے اپنا نیوگ ہی سمجھ لیا ہے۔ پاراشر جی نے تو پانچ واجب مصیبتوں کا ذکر کیا ہے
اور اونہیں کلجگ کیلئے پنر لواہ کا ودہان کیا ہے (جسکو شودروں نے کریوہ کے ذریعہ عمل پذیر کر لیا ہوا ہے
الّا دوجاتی لوگ برابر اب تک اپنے اعلےٰ اخلاق کو قائم رکھنے اور اوتم دھرم پر چلنے کا جو پہلے یگوں میں رائج
تھا پرن کئے ہوئے ہیں۔ وہ منو مہاراج کے بیان کردہ طریق پر بیوہ کا ازدواج ثانی کسی حالت میں بھی روا
نہیں رکھتے) مگر باوا دیانند نے بیماری اور آپس کی لڑائی کو بھی آپت کال (سخت مصیبت) گن کر پاراشر جی
پر اعتراض کیا ہے۔ بیشک باوا جی آپ کا اخلاق اور تہذیب بہت اعلےٰ ہے۔ کہ استریں خاوند کی بیماری اور
لڑائی کے موقعوں پر بھی نیوگ کر لیا کریں۔ اس پر ہم پہلے بہت کچھ لکھ چکے ہیں۔ ناظرین خود فیصلہ کر لیں۔ کہ
باوا دیانند کی یہ تحریر کہاں تک اون کے دلکو بھاتی ہے۔ اور اوس سے کیسا اخلاق اور دھرم نکلتا ہے۔

ہم تو ایسی تعلیم کو نہایت ہی نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور پھر باواجی کو حوصلہ یہ ہے کہ شری پاراشر جی کو بھونکتا لکھتے ہیں۔ ناظرین اس بات کا بھی فیصلہ خود ہی کریں کہ کون بھونکتا ہے۔
ناظرین غور کریں کہ کیا ایسی ایسی صورتوں میں نیوگ کے ودہان سے جیسا کہ دیانند لکھتا ہے بھوچار کا کھلم کھلا رواج ہوگا یا نہیں۔ اور پتی برت دھرم کا ستیاناس ہوگا یا نہیں۔
دیانند نے لکھا ہے خاوند کے پردیس جانے سے جب استری نیوگ کرلے اور خاوند واپس آجاوے تو وہ عورت کس کی ہوگی۔ اس کا کوئی ودہان پاراشری میں نہیں لکھا۔ باواجی پاراشری میں اس کا ودہان ہوتا بھی کیوں جبکہ ایسی صورت میں پاراشر جی نے نیوگ کرنا ہی نہیں لکھا بلکہ صاف طور پر ممانعت کردی ہوئی ہے۔ یہ اوپکار تو آپنے ہی ایسے مہاشوں کے لئے کیا ہے جو تعلیم کے لئے ولائت کا سفر یا دیگر دیشوں میں تلاش معاش جائیں۔ اس لئے یہ ودہان بھی آپ کی ہی ستیارتھ کا کام تھا جو آپ نے کردیا اور جیسا ہم بھی اپنی رائے پہلے لکھ چکے ہیں۔
ناظرین ستیارتھ پرکاش کی مندرجہ سندات و دلائل متعلقہ نیوگ کا امتحان ہوچکا۔ الا باواجی کی بھومکا لپتک کی مندرجہ ایک سند اور باقی ہے۔ ہم اس رسالہ کو مکمل کرنیکی غرض سے آپ کا تھوڑا سا وقت اور لیتے ہیں۔
اتھرو وید۔ کانڈ ۱۸۔ انوواک ۳۔ منتر اول
(دیانند) इयंनारीपतिलोकंवृणानानिपद्यतउपत्वामर्त्यप्रेतम्
धर्मपुराणमनुपालयंती तस्यैप्रजांद्रविणंचेहधेहि ॥
ارتھ۔ جو ودھوا ناری پتی لوک ارتھات پتی سکھ کی اچھا کرکے نیوگ کیا چاہے تو ارتھات وہ پتی مرجانے کے پیچھے دوسرے پتی کو پراپت ہو۔ اس وید منتر میں استری اور پرش کو پرمیشر آگیا دیتا ہے کہ ہے پرش جو اس سناتن نیوگ دھرم کی رکھشا کرنیوالی استری ہے اسکی سنتان اوتپتی کے لئے۔ دھرم سے ویرج دان کر۔ جس سے وہ پرجاینت ہوکر انند میں رہے۔ تتھا استری کے لئے بھی آگیا ہے۔ کہ جب کسی پرش کی استری مرجاوے اور وہ سنتان اوتپتی کیا چاہے تب استری بھی اوس پرش کیساتھ نیوگ کرکے اس کو پرجاینت کردے۔ اس لئے میں آگیا دیتا ہوں کہ تم من۔ کرم۔ اور شریر سے بھوچار کبھی مت کرو۔ کنتو دھرم پوربک بیاہ اور نیوگ سے سنتان اوتپتی کرتے رہو۔
(تحقیق) ناظرین مندرجہ صدر ارتھوں سے آپ کو خود ہی دیانند جی کے ویدک دھرم کا اخلاق معلوم ہوجائیگا۔ عام طور پر مردوں اور استریوں کو تولد اولاد کے لئے ایکدوسری کی سہایتا کرنے کے لئے ہدایت دینے سے مہاراج جی نے کیسا اوپکار کیا ہے۔ اس منتر میں ایسا کوئی شبد نہیں ہے

کہ استری بھی رنڈوے مرد کو نیوگ کرکے صاحب اولاد کر دے۔ نہ معلوم وہ کون سی
استری ہے جسکو مہاراج نے یہ فرض لگایا ہے۔ ناظرین اس منتر کے ارتھ سائناچارج
جی مہاراج نے حسب ذیل کئے ہیں۔

ارتھ۔ اے مرتیو کو پراپت ہوئے پُرش۔ تیری استری پتی لوک کی اچھیا کرتی ہوئی تیرے پاس
آئی ہو۔ جو انادی کال سے پرچار پائی ہوئی ساری استری دھرم (سناتن پتی برت دھرم)
کو کرم سے پالن کر رہی ہے۔ ارتھات پتی کے ساتھ رہنا ہی پتی برتا استریوں کا پرم دھرم ہے۔
ایسی دھرم پتنی کو تو اس لوک میں رہنے کی آگیا دیکر پہلی موجود اولاد اور دھن کی آگیا دے۔

ناظرین۔ وچاریئے کیسا اوتم اور باموقعہ اوپدیش ہے۔ جس کو باوا جی نے گندے معنوں میں
لگا دیا تھا۔ آپ جانتے ہیں۔ کہ جب ایک استری کا خاوند مرجاتا ہے۔ اوسکی استری شمسان بھومی
میں اوس کے پاس جاتی ہے۔ اور ستی ہونے کی اچھیا کرتی ہے۔ ایسے موقعہ پر وید سکشا کرتا ہے
کہ وہ پتی کی موجودہ اولاد اور دھن کو پاکر سنتشٹ رہے اور اوس کو ستی ہونے سے روکا جاوے
اس کا مفصل بیان تیسرے ارتنگ میں آیا ہے۔ زیادہ وضاحت کیلئے ناظرین اوس جگہ حوالہ کر سکتے ہیں۔

ناظرین ہم نے ستیارتھ پرکاش اور رگویدادی بھاشیہ بھومکا سے باوا دیانند کے دئے ہوئے وید اور سمرتیوں
کے پرمان اور دلائل نقل کرکے مفصل بحث متعلق نیوگ اور پنر بواہ آپ کے سامنے پیش کر دئے ہیں۔ اب
آپ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ راستی کس طرف ہے۔ ہم آخیر پر اپنے آریہ سماجی بھائیوں سے بھی پرارتھنا
کرتے ہیں کہ وہ سچائی کی تحقیقات کے لئے اپنا وقت لگا کر اپنے گورو کی تحریرات کو امتحان کریں اور درست کے
معلوم ہونے پر سناتن ہندو ویدوں اور شاستروں کی عظمت کو قایم رکھنے کے لئے باوا دیانند
کے بیان کردہ نیوگ آدی تحریرات کو اون کی پستکوں سے نکال کر بھارت کا اودھار کریں۔

ہے ایشور پرماتما ہمارے بھائیوں کی بدھیوں کو ست کیطرف پریرنا کرو۔ اور بھارت سے اودیا
اندھکار کو دور کرنے کیلئے ست سناتن دھرم کے سورج کا پرکاش کرکے اپنی گیتا میں کی ہوئی
پرتگیا کو پورا کرو۔ اور سناتن پتی برت دھرم کی رکھشا دوارا ہندو جاتی کے گورو کو قایم
رکھنے کے لئے ہندوں میں دھرم بھاؤ کی بردھی کرو جس سے ہم لوگ کلیان کے بھاگی ہوکر سربدا
تیری استُتی کو کیرتن کرتے ہوئے انسانی زندگی کے مقصد کو پورا کریں۔

اوم۔ شانتی۔ شانتی۔ شانتی۔

ٹھاکر داس

صحت نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۱۴	۱۵۵	۱۵۹
۱۳	۱۸	ہر	پھر
۱۷	۴	۱۸۵	۱۸۱
۱۹	۳	اوہن	اوس
۲۴	۱۶	بڑا	پڑا
۲۶	۱۴	باقاعدہ	قاعدہ
۲۷	۱۰	ہی	یہی
۲۸	۱۸	انیہ	مانیہ
۲۹	۱۳	شتنکر	سنکر
۲۹	۱۳	فیکٹری	نیوگ نامی فیکٹری
۳۰	۴	ہیں	ہیں یا نہ
۳۰	۱۷	شتنکر	سنکر
۳۲	۱۷	مرجانی	مرجاتی
۴۸	۲۵	ہیں	ہے
۵۵	۲۴	خانہ جنگی	خانہ ابتری
۵۷	۲۲	نیوگ	بھوگ
۶۸	۱۶	ناظرین	(تحقیق) ناظرین
۷۰	۲۲	ہردول	ہماری سردوں

اعلان

مؤلف کی بنائی ہوئی مفصلہ ذیل پستکیں پنڈت بہاری لعل

مالک - ناول ایجنسی ہوشیارپور سے مل سکتی ہیں ؎

نام کتب	قیمت
جلوہ اصلاح	۲/
سکھ ہندو ہیں	۲/
ہمسنے کا وچار	۱/
شانتی دھرم کا پرچار	۱/
رسالہ نیوگ	۳/

المشتہر

ٹھاکرداس وکیل مقیم ہوشیارپور